وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (سورۃ الحشر:7)

صراط الجنة

فی ضیاء الکتاب والسنة

40 روزہ تعلیم القرآن کورس

نصابِ تعلیم

قرآن کریم وصحیح بخاری

کی منتخب آیات واحادیث مبارکہ اور انکی تائید میں دیگر روایات معتبرہ

مرتب
سید محمد سعید الحسن شاہ

ناشر
نور الہدیٰ فاؤنڈیشن انٹرنیشنل (رجسٹرڈ)
گلشن سعید مانانوالہ نزد پرانی چونگی، شیخوپورہ روڈ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصابِ تعلیم

40 روزہ تعلیم القرآن کورس

قرآنِ کریم اور صحیح بخاری

کی منتخب آیات واحادیثِ مبارکہ اوران کی تائید میں دیگر روایاتِ معتبرہ

مُرتَّب

صاحبزادہ

پیر سیّد **محمد سعید الحسن شاہ**

دامتِ برکاتہم العالیہ

شعبۂ نشرواشاعت **نور الھدیٰ فاؤنڈیشن** گلشنِ سعید، شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد (پاکستان)

معاونین: مبارک اظہر ضیاء ، محمد آفتاب اسلم

فہرست

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ	نمبر شمار	موضوعات	صفحہ
1	صدائے دل	3	14	وسیلہ از روئے حدیث	151
2	فرقہ واریت کی لعنت ختم کرنے کا تیر بہدف نسخہ	7	15	شفاعت از روئے قرآن	164
3	ادب اور تعظیمِ نبوی ﷺ از روئے قرآن	9	16	شفاعت از روئے حدیث	166
4	ادب اور تعظیمِ نبوی ﷺ از روئے حدیث	15	17	متفرق واقعات	183
5	اختیارات مصطفٰے بعطائے رب العلیٰ جل شانہ از روئے قرآن	38	18	تقلید از روئے قران	185
6	مشکل کشاء بعطائے رب العلی از روئے قرآن	42	19	تقلید از روئے حدیث	187
7	اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا فرمودہ اختیار از روئے حدیث	46	20	فضائل مدینہ منورہ	192
8	حاضر و ناظر از روئے قرآن	60	21	حقیقت اور مجاز	193
9	علمِ غیب بعطائے علّام الغیوب از روئے قرآن	65	22	شانِ اولیاء	197
10	اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا فرمودہ علم و نظر از روئے حدیث	70	23	حرمتِ مومن	201
11	بابرکت کھانا از روئے قرآن	133	24	حقوق العباد اور رزقِ حلال	204
12	بابرکت کھانا از روئے حدیث	138	25	قرض اور سود	206
13	ایصالِ ثواب از روئے حدیث	141	26	اختتامیہ	208

صدائے دل

" نحمدالله تعالیٰ ونصلی ونسلم علیٰ رسوله الکریم وعلیٰ اله واصحابه اجمعین "

یہ سن چھ ہجری کی بات ہے کہ جب مقامِ حدیبیہ سے واپس پلٹنے والے قریش مکہ کے سفیر نے حضورِ اکرم رسول محتشم رحمتِ عالم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں صحابہ کے طرزِ عمل کو دیکھ کر صنادید مکہ اور قریش کے سرداروں کو کہا تھا کہ "میں نے قیصر وکسریٰ کو اس زمانے میں دیکھا تھا جب کہ ان کی خدائی کا سورج عین نصف النہار پر تھا۔ اس کے ایک اشارۂ ابرو پر انسانوں کی زندگی وموت کے فیصلے ہوتے تھے لوگ ان کو معبود سمجھ کر سجدہ کرتے تھے۔ میں نے بڑے بڑے عاشقوں اور معشوقوں کو دیکھا مگر ربّ کعبہ کی قسم! جو احترام ومحبت محمد عربی ﷺ کے صحابہ کرتے ہیں۔ یہ میں نے تو کجا چشمِ فلک نے بھی کہیں نہ دیکھا ہوگا۔ میں نے دیکھا کہ وہ وضو فرماتے ہیں تو ان کے صحابہ پانی کا ایک ایک قطرہ اپنے ہاتھوں پر اٹھا لیتے ہیں۔ اگر وہ اپنا لعابِ دہن (تھوک مبارک) پھینکتے ہیں تو اسے حاصل کرنے کے لئے دیوانہ وار آگے بڑھتے ہیں پھر جب ان کا لعاب دہن کسی کے ہاتھ پر گرتا ہے تو وہ فوراً اسے اپنے چہرے کا غازہ بنالیتا ہے اور جسے میسر نہیں آتا وہ اس خوش قسمت کے گیلے ہاتھوں سے ہاتھ مل کر ہی چہرہ پر سجالیتا ہے۔ اللہ کی قسم! ایسا منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا، جب وہ کسی بات کا حکم ارشاد فرماتے ہیں تو ہمہ تن گوش ہوکر سنتے ہیں۔ کعبہ کے رب کی قسم! ان کے دربار کا عجب عالم ہے" پھر کفار مکہ کا یہ نمائندہ معنی خیز الفاظ میں گویا ہوا "اے اہلِ مکہ سنو! مجھے کعبہ کے رب کی قسم جب تک محمد ﷺ کا ایک بھی ایسا جاں نثار زندہ ہے تم محمد ﷺ کو فتح نہیں کرسکتے، ذرا سوچو! کہ جس کے غلام اس کے وضو کے پانی کا قطرہ زمین پر نہیں گرنے دیتے بھلا اس کا خون زمین پر کیسے گرنے دیں گے؟ اگر تم محمد ﷺ کو فتح کرنا چاہتے ہو تو لوگوں کے دلوں سے ان کی محبت کو نکالو۔

محترم قارئین! شیطان لعین اور اس کے لاؤ لشکر کی پہلے دن سے لے کر آج تک یہی کوشش رہی ہے کہ اہلِ ایمان کے دل سے ان کے نبی ﷺ کے شدید احترام کو نکال کر اتنا معمولی احترام باقی رہنے

دیا جائے جتنا کسی باپ یا بھائی کا ہوتا ہے۔پس وہ نبی ﷺ کو اپنے جیسا انسان یا زیادہ سے زیادہ بڑا بھائی سمجھیں، ظاہر ہے کہ بڑے بھائی بلکہ باپ سے بھی وہ سلوک انسان نہیں کرتا جو آپ درج بالا صحابہ کے عمل مبارکہ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں تو جب قلوب واذہان سے نبی کریم ﷺ کا احترام کم ہونا شروع ہو جائے گا کفر کو ڈیرہ جمانے کا موقع مل جائے گا اور یوں کوئی بے چارہ بڑا عابد وزاہد، قرآن کریم کا قاری وحافظ اور علاّم ہونے کے باوجود کفر کے عمق گڑھے میں گرا ہوا ہوگا۔جس طرح کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم ودیگر کتب صحاح میں ایک دو نہیں بطریق محدثین سینکڑوں احادیث مبارکہ ہیں جن میں سے تقریباً ڈیڑھ درجن کے قریب صرف صحیح بخاری میں ہیں، جب کہ علامہ طاہر القادری صاحب نے بھی منہاج السوی کا باب الثانی حکم الخوارج المرتدین والمتنقصین النبی ﷺ اسی موضوع پر باندھا اور قابل مطالعہ احادیث مبارکہ نقل کیں۔ان احادیث مبارکہ کے مفہوم کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ ایسے لوگ ہوں گے ظاہراً اُن کے اعمال بہت ہی اچھے ہوں گے وہ بڑی کثرت کے ساتھ نمازیں پڑھیں گے، بہت زیادہ روزے رکھیں گے، دین متین کے بڑے مبلغ ہوں گے، بڑے متقی وپرہیزگار نظر آئیں گے، قرآن کریم کی بہت زیادہ تلاوت کریں گے مگر ان کے دل میں اس کا احترام نہیں ہوگا، ان کی ظاہری گفتگو بڑی پیاری ہوگی مگر ان کے دل ظالم بھیڑیوں جیسے ہوں گے وہ مسلمانوں سے خواہ مخواہ الجھیں گے۔لڑائی جھگڑا بحث کرنا ان کا شیوہ ہوگا۔آپ ﷺ نے فرمایا! خبردار ان کا میرے دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں وہ دین سے اس طرح نکل گئے ہیں جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔حدیث پاک کے مطابق جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکمین (دو فیصلہ کرنے والوں) کو مقرر فرمایا تھا تو ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کفر کا فتویٰ لگا کر آپ کو کافر قرار دے دیا تھا اور کہا تھا حَکَمُ (یعنی) فیصلہ کرنے والا تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔علی نے غیر اللہ کو حَکَمُ مان کر شرک کیا ہے اس لئے ہم مجاہد اس کی فوج سے الگ کرتے ہیں اسی لئے ان سے الگ ہونے والوں کو ''خوارج''، یعنی خارج ہونے والا کہا جاتا ہے۔ان لوگوں کے دلوں میں توحید الٰہیہ کے بارے میں

کوئی شک وشبہ نہیں تھا بلکہ بہت پکے موحد تھے اسی نشۂ توحید کے دعویٰ کی وجہ سے انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بھی شرک کا فتویٰ لگایا تھا اگران میں کوئی کمی تھی تو صرف یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت کا وہ معیاران میں نہ پایا جاتا تھا کہ جوروحِ ایمان ہے۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی زیادہ تعظیم شرک کی طرف لے جائے گی۔ یہ بالکل اسی طرح ہے کہ جیسے شیطان اللہ تعالیٰ کی توحید کا منکر تو ہرگز نہیں نہ وہ قیامت کا انکار کرتا ہے، جنت دوزخ اور ملائکہ پر بھی ایمان رکھتا ہے اگراس میں کمی ہے تو تعظیمِ نبی کی۔ بس اسی عدم تعظیم کی وجہ سے اس کی ساری عبادت رائیگاں گئی اور وہ مردود بارگاہ ٹھہرا۔ آج بھی اس ظالم کا یہی حربہ کارگر کہ توحید کی آڑ میں نبی کی توہین کا درس دیتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ یہود ونصاریٰ حتیٰ کہ سکھ بھی مشرک ہونے کے باوجود توحید کے قائل ہیں ہندو اور بہت سے دوسرے کافر بھی کسی نہ کسی شکل میں اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں اگر انکار ہے تو رسول اللہ ﷺ کی رفعت و شان کا، اسی لئے وہ کسی نہ کسی شکل میں توہین رسالت مآب کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں اور سرتوڑ کوشش کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے دل سے ان کے رسول ﷺ کی محبت نکل جائے۔ مؤرخہ 20 نومبر 2006ء کے روزمانہ جنگ میں معروف صحافی حامد میر نے اپنا ذاتی مشاہدہ نقل کیا کہ ''امریکہ کے شہر لاس ویگاس کے ایک بڑے کلب کے بہت بڑے ہال میں ڈینش اخبارات کی انتہائی مکروہ شرارت خاکوں کی اشاعت کے ردِّعمل سے پیدا ہونے والی صورتِ حال کا جائزہ لینے کے لئے یورپین ممالک کے نام نہاد دانشوروں کا ایک بڑا اجلاس ہوا جس کا ماحاصل یہ تھا کہ مسلمانوں میں روشن خیالی کے پرچار کے لئے ضروری ہے کہ تمام یورپی ممالک کے اخبارات یہ مکروہ خاکے زیادہ سے زیادہ شائع کریں چند دن کے احتجاج کے بعد مسلمان خودبخود خاموش ہو جائیں گے اوران کی نظر میں ان کا نبی ﷺ ایک عام انسانی سطح پر آجائے گا۔'' (خلاصہ حامد میر روزنامہ جنگ)

کچھ ایسی ہی صورتِ حال 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد پیش آئی، خود فرنگیوں کی شائع کردہ انڈیا آفس لندن کی مطبوعہ رپورٹ کے مطابق 1857ء کی جنگِ آزادی کو ظلم وجبر سے دبانے کے

بعد انگریز حکومت نے معروف دانشوروں، اخبارات کے ایڈیٹرز، چرچ کے اعلیٰ نمائندوں، فوج کے حاضر دماغ آفیسر، مختلف یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز اور کالجز وغیرھم پر مشتمل ایک کانفرنس بلوائی اور حکم دیا کہ تحقیق کر کے بتاؤ کہ مسلمانوں کو زیر کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ تو انھوں نے طویل ریسرچ کے بعد جو رپورٹ اور سفارشات پیش کیں۔ ان میں یہ تھا کہ مسلمانوں کے دل سے ایک تو ان کے نبی ﷺ کی محبت نکال دو اور دوسرا جذبہ جہاد، جب تک یہ دونوں چیزیں مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں ان کو نیچا دکھانا ممکن نہیں۔ اس کے بعد فرنگی نے علماء کو خریدا، معلوم نہیں کیا سے کیا کچھ کیا۔ کتابیں لکھوائیں اور ان کو شائع کر کے تقسیم کیا تا کہ مسلمانوں کے دلوں سے نبی کریم ﷺ کی محبت نکل جائے اور وہ رسولِ اکرم ﷺ کو اپنے جیسا بشر سمجھنے لگیں۔ تو پھر جب نورِ ایمان ہی باقی نہ رہے گا تو چاہے جس قدر بھی نیک اعمال کر لیں وہ مردود ہو جائیں گے۔

محترم قارئین! کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کی انھی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ زیرِ نظر نصابِ تعلیم مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں قرآن کریم کی منتخب آیاتِ مبارکہ اور صحیح بخاری شریف کی منتخب احادیث مبارکہ اور ان کی تائید و توثیق میں بعض دیگر کتبِ احادیث سے روایات مقدسہ نقل کی گئی ہیں۔ اگرچہ اس موضوع پر اس قدر کثیر آیات و احادیث موجود ہیں کہ کئی جلدیں تیار ہو سکتی ہیں مگر چالیس روزہ دورہ تعلیم القرآن کورس کا دورانیہ کسی بڑے نصاب کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے محبوبِ مکرم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے اس بندۂ ناچیز کی ادنیٰ سی کاوش کو اپنے دربارِ مقدس میں شرفِ قبولیت سے نوازے۔ اس کے لئے اور اس کے سارے مخلص معاونین کے لئے اس عمل خیر کو کل بروزِ حشر ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الکریم الامین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

فرقہ واریت کی لعنت
کو ختم کرنے کا تیر بہدف نسخہ

✪ اِنَّـا اَرۡسَـلۡـنٰـکَ شَـاهِـدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا ○ لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتُعَزِّرُوۡهُ وَتُوَقِّرُوۡهُ ط وَتُسَبِّحُوۡهُ بُكۡرَةً وَّ اَصِيۡلًا ○ (الفتح۔۸)

✪ اَلنَّبِىُّ اَوۡلٰى بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَاَزۡوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمۡ ط (الاحزاب۔٦)

✪ فَلَا وَرَبِّکَ لَا يُـؤۡمِـنُـوۡنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوۡكَ فِيۡمَا شَجَرَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ لَا يَجِدُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيۡتَ وَيُسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا ○ (النساء۔٦٥)

✪ قال النبی ﷺ وَالَّذِیۡ نَفۡسِیۡ بِیَدِہٖ لَا یُؤۡمِنُ اَحَدُکُمۡ حَتّٰی اَکُوۡنَ اَحَبَّ اِلَیۡهِ مِنۡ وَّالِـدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَفِیۡ رَوایة قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا یُـؤۡمِـنُ اَحَدُکُمۡ حَتّٰی اَکُوۡنَ اَحَبَّ اِلَیۡهِ مِنۡ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ (رواہ البخاری)

﴿ اس کی روشنی میں ﴾

✪ نبی کے گستاخ کی محبت کو دل سے اس طرح نکال دے جس طرح مکھن سے بال یا دودھ سے مکھی کو نکال کر پھینک دیا جاتا ہے۔ خواہ وہ تیرا باپ ہو یا ماں، بہن ہو یا کوئی بھی عزیز ترین رشتہ نبی ﷺ کا احترام سب سے فائق ہے۔ (امام احمد رضا فاضل بریلوی)

✪ جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرورِ کائنات ﷺ ہوں (یعنی) جن الفاظ میں توہین کا شبہ بھی پایا جاتا ہو) اگرچہ کہنے والے کی نیت حقارت کی نہ ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ (مولانا رشید احمد گنگوہی، شہاب ثاقب، مطبوعہ دیوبند ص: 57، از مولانا حسین احمد مدنی دار العلوم دیوبند)

✪ ’’حرمت رسول پر جان بھی قربان ہے‘‘، ’’گستاخ رسول کی سزا تن سے سر جدا‘‘، یعنی گستاخِ رسول واجب القتل ہے۔ (جماعۃ الدعوۃ پاکستان)

✪ ڈینش اخبارات کی دریدہ ذہنی پر حکومت سعودیہ، علماء کرام اور عوام نے سخت ردِّعمل کا اظہار کیا نہ صرف ڈینش مصنوعات کا بائیکاٹ کیا بلکہ جابجا اس قسم کے اشتہارات چسپاں کئے ''کلنا فداؤک یارسول اللہ ﷺ'' اور اس سے ملتے جلتے بڑے بڑے سائن بورڈ مشہور شاہراہوں پر نصب کئے گئے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہم سب پورے اخلاص کے ساتھ ان نعروں میں سچے اور حضور ﷺ سے واقعی اتنی محبت کرتے ہیں تو تحفظ ناموس رسالت جیسے نازک مسئلے پر ہم سب ایک کیوں نہیں ہوسکتے؟

اگر اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ کے مطابق ازواجِ مطہرات ہماری مائیں اور حضور ﷺ ہمارے باپ ٹھہرے تو ایک باپ کی اولاد باپ کی عزت و رضا کی خاطر ایک کیوں نہیں ہوسکتی؟ سوچئے ذرا، غور فرمایئے۔

یکے از غلامان غلامان خیر الانام حضور سرورِ کائنات ﷺ
سید محمد سعید الحسن شاہ
چیئرمین نور الھدیٰ فاؤنڈیشن، فیصل آباد

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

ادب اور تعظیم نبوی ﷺ از روئے قرآن

عــقــیـدہ : انبیاء اور رُسل وہ شاندار بشر ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کی ہدایت کے لیے بھیجا چونکہ وہ خصوصاً انسانوں (اور انکی اتباع میں جنوں) کی طرف تشریف لائے اس لیے وہ انسان ہی تھے اور ان کی اولاد بھی انسان ہی ہے، اس بات کا انکار کرنا کفر ہے۔ چونکہ ان کی بشریت پر انکی روحانیت کا غلبہ تھا اور ''یُوۡحٰی اِلَیۡھِمۡ'' کے عظیم ترین منصب مجتبیٰ پر فائز تھے اس لیے انکا تعارف ہماری طرح کے بشر کہہ کر کروانا حرام ہے۔ کیونکہ اس میں توہین کا پہلو نکلتا ہے اور نبی کی توہین کفر ہے۔ مثلاً ایک شخص پی ایچ ڈی ہو اور آپ اسکا تعارف کرائیں کہ جناب یہ میرے دوست ہیں اور ماشاءاللہ یہ مڈل پاس ہیں۔ ان کی لکھائی بڑی اچھی ہے اور یہ انگریزی بھی بول لیتے ہیں۔ تو فرمایئے آپ کے اس انداز تعارف پر وہ شخص راضی ہوگا یا ناراض؟ پھر اگر وہ ناراض ہو کر آپ سے یہ کہے کہ آپ نے مجھے مڈل پاس کہہ کر میری توہین کی ہے حالانکہ میں تو پی ایچ ڈی ہوں تو آپ بڑی سادگی کے ساتھ جواب دیں کہ جناب آپ پی ایچ ڈی بھی سہی میں نے کب انکار کیا ہے لیکن آپ نے میرے ساتھ مڈل پاس کیا ہے وہ جدا بات ہے کہ میں آگے نہ پڑھ سکا لیکن میں نے جھوٹ تو نہیں بولا..... بالکل اسی طرح وہ شخص کہے کہ میں حضور اکرم (ﷺ) کو نور ہدایت کا منبع مانتا ہوں میں انکو امام الانبیاء مانتا ہوں، میں شافع محشر مانتا ہوں، میں انکو حبیب اللہ مانتا ہوں میں نے کب انکار کیا ہے مگر وہ ہیں تو میری طرح کے ایک بشر ہی وہ جدا بات ہے کہ میں نبی نہیں ہوں مگر میں نے جھوٹ تو نہیں بولا۔ تو فرمایئے اس انداز سے تعارف میں نبی کریم (ﷺ) کی توہین ہوتی ہے کہ نہیں۔ یاد رکھیے میرے آقا رسول عربی (ﷺ) نے بکریاں چرائی ہیں اور بکریاں چرانا سنت انبیاء ہے۔ یہودیوں کے جدّ امجد حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے بھی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ پھر خطۂ عرب میں بکریاں چرانا کوئی عیب بھی نہیں تھا بلکہ جس طرح آج زمیندار ہونا عیب نہیں اسی طرح

اس علاقے میں بکریوں والا ہونا عیب نہیں تھا۔مگر جب یہودیوں نے لفظ ''راعنا'' کو بگاڑ کر حضور اکرم رحمت عالم (ﷺ) کو ''راعینا'' یعنی ہمارا چرواہا کہا تو اللہ تعالیٰ کے غضب کا دریا جوش میں آ گیا اور مسلمانوں کو حکم دے دیا کہ خبر دار آئندہ لفظ ''راعنا'' نہ کہنا بلکہ ''انظرنا'' عرض کیا کرو تا کہ کسی بھی گستاخ کو گستاخی کا موقعہ نہ ملے۔معلوم ہوا کہ کسی معمولی انداز سے حضور اکرم رحمت عالم (ﷺ) کا تذکرہ کرنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ بلکہ بعض اوقات کفر ہے۔

۞ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ. (پ: الٓمّٓ ، س:البقرة:104)

ترجمہ: اے ایمان والو! (میرے حبیب ﷺ سے کلام کرتے وقت) مت کہا کرو "راعنا" بلکہ کہو "انظرنا" اور (انکی بات پہلے ہی) غور سے سنا کرو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۞ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا م بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ لا وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا. (پ: والمحصنت، س: النساء : 46)

ترجمہ: کچھ لوگ جو یہودی ہیں پھیر دیتے ہیں (اللہ کے کلام کو) اس کی اصلی جگہوں سے اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور ہم نے نافرمانی کی اور (کہتے ہیں) سنو، تم نہ سنائے جاؤ اور (کہتے ہیں) "راعنا" بل دیتے ہوئے اپنی زبانوں کو اور طعنہ زنی کرتے ہوئے دین میں۔اور اگر وہ (یوں) کہتے ہم نے (آپ کا ارشاد) سنا اور (اسے) مان لیا اور (ہماری عرض) سنیئے اور نگاہ (کرم) فرمایئے ہم پر، تو ہوتا بہت بہتر ان کے لیے اور بہت درست۔لیکن (اپنی رحمت سے) دور کر دیا انہیں اللہ نے بوجہ انکے کفر کے پس نہیں ایمان لائیں گے مگر تھوڑے سے۔

۞ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ

الْکِتٰبِ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ ط قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ O

(پ:لا یحب اللہ ،س: المآئدۃ: 15)

ترجمہ: اے اہل کتاب ! بے شک آ گیا ہے تمہارے پاس ہمارا رسول ،کھول کر بیان کرتا ہے تمہارے لیے بہت سی ایسی چیزیں جنہیں تم چھپایا کرتے تھے کتاب سے، اور درگزر فرماتا ہے بہت سی باتوں سے ۔ بے شک تشریف لایا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور ایک کتاب ظاہر کرنے والی۔

❁ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ O (پ:واعلموا ،س: التوبۃ : 32)

ترجمہ: (یہ لوگ) چاہتے ہیں کہ بجھادیں اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے اور انکار فرماتا ہے اللہ مگر یہ کہ کمال تک پہنچادے اپنے نور کو اگرچہ ناپسند کریں کافر اس کو۔

❁ وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا O

(پ:ومن یقنت ، س:الاحزاب: 46)

ترجمہ: اور دعوت دینے والا اللہ کی طرف اس کے اذن سے اور آفتاب روشن کردینے والا۔

❁ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْ نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ ط وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ O (پ: قد سمع اللہ ،س: الصف: 8)

ترجمہ: یہ (نادان) چاہتے ہیں کہ بجھادیں اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے۔لیکن اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا خواہ سخت ناپسند کریں کافر اس کو۔

❁ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا .

(پ: والمحصنٰت، س: النساء: 65)

ترجمہ: پس (اے مصطفےٰ کریم ﷺ) تیرے رب کی قسم یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے یہانتک کہ حاکم بنائیں آپ کو ہر اس جھگڑے میں جو پھوٹ پڑا ان کے درمیان ، پھر نہ پائیں اپنے نفسوں میں تنگی اس سے جو فیصلہ آپ نے کیا اور تسلیم کرلیں دل وجان سے۔

۞ اَلَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ الرَّسُوۡلَ النَّبِیَّ الۡاُمِّیَّ الَّذِیۡ یَجِدُوۡنَهٗ مَکۡتُوۡبًا عِنۡدَهُمۡ فِی التَّوۡرٰىةِ وَالۡاِنۡجِیۡلِ ز یَاۡمُرُهُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡهٰهُمۡ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیۡهِمُ الۡخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنۡهُمۡ اِصۡرَهُمۡ وَالۡاَغۡلٰلَ الَّتِیۡ کَانَتۡ عَلَیۡهِمۡ ط فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِهٖ وَعَزَّرُوۡهُ وَ نَصَرُوۡهُ وَاتَّبَعُوا النُّوۡرَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ مَعَهٗۤ لا اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ .

(پ:قال الملا،س:الاعراف: 157)

ترجمہ: (یہ وہ ہیں) جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی امّی ہے جس (کے ذکر) کو وہ پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس تورات اور انجیل میں۔ وہ نبی حکم دیتا ہے انہیں نیکی کا اور اور روکتا ہے انہیں برائی سے اور حلال کرتا ہے ان کے لیے پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک چیزیں اور اتارتا ہے ان سے انکا بوجھ اور (کاٹتا ہے) وہ زنجیریں جو جکڑے ہوئے تھیں انہیں پس جو لوگ ایمان لائے اس (نبی امّی) پر اور تعظیم کی آپ کی اور امداد کی آپ کی اور پیروی کی اس نور کی جو اتارا گیا آپ کے ساتھ وہی (خوش نصیب) کامیاب وکامران ہیں۔

۞ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ لِمَا یُحۡیِیۡکُمۡ ج وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوۡلُ بَیۡنَ الۡمَرۡءِ وَقَلۡبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَیۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ .

(پ:قال الملا،س: الانفال : 24)

ترجمہ: لبیک کہو اللہ اور (اسکے) رسول کی پکار پر جب وہ رسول بلائے تمہیں اس امر کی طرف جو زندہ کرتا ہے تمہیں اور خوب جان لو کہ اللہ (کا حکم) حائل ہو جاتا ہے انسان اور اس کے دل (کے ارادوں) کے بیشک اسی کی طرف تم اٹھائے جاؤ گے۔

۞ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ط قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ج فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ . (پ:قد افلح س:النور : 63)

ترجمہ: نہ بنالو رسول کے پکارنے کو آپس میں جیسے تم پکارتے ہو ایک دوسرے کو۔ اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتا ہے انہیں جو کھسک جاتے ہیں تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ لیکر۔ پس ڈرنا چاہیے انہیں جو خلاف ورزی کرتے ہیں رسول کریم (ﷺ) کے فرمان کی کہ انہیں کوئی مصیبت نہ پہنچے یا انہیں دردناک عذاب نہ آلے۔

۞ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ط وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا .

(پ:ومن يقنت، س:الاحزاب: 36)

ترجمہ: نہ کسی مومن مرد کو یہ حق پہنچتا ہے اور نہ کسی مومنہ عورت کو کہ جب فیصلہ فرمادے اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول کسی معاملہ کا تو پھر انہیں کوئی اختیار ہو اپنے اس معاملہ میں۔ اور جو نافرمانی کرتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی تو وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔

۞ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا . (پ:ومن يقنت، س:الاحزاب : 57)

ترجمہ: بیشک جو لوگ ایذاء پہنچاتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے محروم کردیتا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور اس نے تیار کررکھا ہے ان کے لیے رسوا کن عذاب۔

۞ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا o لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ط وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا o اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ط يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ

اللّٰهِ فَسَيُؤْتِيهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۔ (پ:حمٓ، س:الفتح : 8 تا10)

ترجمہ: بے شک ہم نے بھیجا ہے آپ کو گواہ بنا کر (اپنی رحمت کی) خوشخبری سنانے والا (عذاب سے) بروقت ڈرانے والا۔ تا کہ (اے لوگو!) تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر اور تا کہ تم انکی مدد کرو اور دل سے انکی تعظیم کرو۔ اور پا کی بیان کرو اللہ کی صبح وشام (اے جان عالم) بے شک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھوں پر ہے۔ پس جس نے توڑ دیا اس بیعت کو تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی ذات پر ہوگا اور جس نے ایفاء کیا اس عہد کو جو اس نے اللہ سے کیا تو وہ اس کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

❁ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(پ: حمٓ سورۃ الحجرات: 1 تا 5)

ترجمہ: اے ایمان والو! آگے نہ بڑھا کرو اللہ اور اس کے رسول سے اور ڈرتے رہا کرو اللہ تعالیٰ سے، بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔ اے ایمان والو! نہ بلند کیا کرو اپنی آوازوں کو (نبی کریم ﷺ) کی آواز سے اور نہ زور سے آپکے ساتھ بات کیا کرو۔ جس طرح زور سے تم ایک دوسرے سے بات کرتے ہو (اس بے ادبی سے) کہیں ضائع نہ ہو جائیں تمہارے اعمال اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔ بے شک جو پست رکھتے ہیں اپنی آوازوں کو اللہ کے رسول کے سامنے، یہی وہ لوگ ہیں مختص کر لیا ہے اللہ نے انکے دلوں کو تقوی کے لیے۔ انہی کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے۔

بے شک جو لوگ پکارتے ہیں آپ کو حجروں کے باہر سے ان میں سے اکثر ناسمجھ ہیں۔ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ باہر تشریف لاتے ان کے پاس تو یہ ان کے لیے بہت بہتر ہوتا اور اللہ غفور رحیم ہے۔

ادب اور تعظیم نبوی ﷺ از روئے حدیث

۞ حدثنا ابو لیمان قال ثنا شعیب قال ثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هریره اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ. (بخاری رقم الحدیث:13)

ترجمہ: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اسے اس کے والد اور اسکی اولاد سے عزیز تر ہو جاؤں۔

۞ حدثنا یعقوب بن ابراهیم قال حدثنا ابن علیّة عن عبد العزیزبن صهیب، عن انس عن النبی ﷺ (ح) وحدثنا ادم قال حدثنا شعبه عن قتاده عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ.

(بخاری رقم الحدیث:15، مسلم:44، سنن نسائی :5030، ابن ماجه:67)

ترجمہ: یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے،........آدم بن ابوایاس، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اسے اس کے والد، اسکی اولاد اور تمام لوگوں سے عزیز ہو جاؤں۔

❁ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ کُنَّ وَجَدَ فِیْهِ حَلَاوَةَ الاِیْمَانِ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ یُحِبُّ الْمَرْءُ لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ یَّکْرَهَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَهُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ.

(رواه البخاری، کتاب الایمان ، رقم الحدیث :21،

راجع: 6041، 6941مسلم:43،سنن ترمذی:2664، نسائی:4988)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین باتیں جس میں ہونگی اس نے ایمان کی حلاوت پالی یہ کہ اللہ اور اسکا رسول اسے دوسروں سے زیادہ محبوب ہو جائیں اور یہ کہ آدمی کسی سے محبت رکھے تو صرف اللہ کے لیے اور کفر میں واپس جانے کو یوں ناپسند کرے جیسے اسے ناپسند کرتا ہے کہ اسے آگ میں ڈالا جائے۔

❁ حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزهری قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکِ الْاَنْصَارِیّ وَ کَانَ تَبِعَ النَّبِیّ ﷺ وَخَدَمَهٗ وَصَحِبَهٗ اَنَّ اَبَابَکْرٍ کَانَ یُصَلِّیْ لَهُمْ فِیْ وَجَعِ النَّبِیِّ ﷺ اَلَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ حَتّٰی اِذَاکَانَ فِیْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِی الصَّلٰوةِ فَکَشَفَ النَّبِی ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ یَنْظُرُ اِلَیْنَا وَهُوَ قَائِمٌ کَاَنَّ وَجْهَهٗ وَرْقَةُمُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ یَضْحَکُ فَهَمَمْنَا اَنْ نَفْتِنَ مِنَ الْفَرحِ بِرُوْیَتِه النَّبِی ﷺ فَنَکَصَ اَبُوْبَکْر عَلٰی عَقِبَیْهِ لِیَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَارِجٌ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَیْنَا النَّبِی ﷺ اَنْ اَتِمُّوا صَلوتَکُمْ وَاَرْخَی السِّتْرَ فَتُوُفِّیَ مِنْ یَّوْمِهٖ ﷺ.

(رواه البخاری ،کتاب الاذان ،رقم الحدیث: 680، راجع: 54، 1205، 4448)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو نبی کریم ﷺ کے پیروکار، خادم اور صحابی تھے کہ حضرت ابوبکر انہیں نبی کریم ﷺ کی بیماری کی حالت میں نماز پڑھایا کرتے تھے جس میں کہ وصال فرمایا، یہاں تک کہ جب پیر کا روز ہوا اور وہ نماز میں صف بستہ تھے

تو نبی کریم نے حجرے کا پردہ ہٹایا اور ہماری طرف دیکھنے لگے، آپ کھڑے تھے اور آپ کا چہرہ انور گویا مصحف کا ورق تھا، پھر تبسم ریزی فرمائی۔ ہم نے مصمم ارادہ کرلیا کہ از راہ مسرت نبی کریم ﷺ کا دیدار کرتے رہیں، پس حضرت ابوبکر ہٹنے لگے کہ صف میں مل جائیں یہ گمان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ شاید نماز کے لیے تشریف لے آئیں۔ آپ نے ہماری طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو اور پردہ گرادیا، نبی کریم ﷺ نے اسی روز پردہ فرمایا۔

۞ **حدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی قال ثنا فضیل بن سلیمان قال ثنا موسی ابن عقبة قَالَ رَأَيْتُ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَتَحَرّٰى اَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيْقِ فَيُصَلِّیْ فِيْهَا وَيُحَدِّثُ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُصَلِّیْ فِيْهَا وَاَنَّهُ رَاَى النَّبِیَّ ﷺ يُصَلِّیْ فِیْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّیْ فِیْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ وَسَاَلْتُ سَالِمًا فَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِی الْاَمْكِنَةِ كُلِّهَا اِلَّا اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِیْ مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ.**

(صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، رقم الحدیث: 483، راجع:1535,2336,7345)

ترجمہ: موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ سالم بن عبداللہ کو میں نے دیکھا کہ راستے میں جو مقامات تھے انہیں تلاش کر کے ان میں نماز پڑھا کرتے تھے اور بتایا کرتے تھے ان کے والد ماجد ان (مقامات) میں نماز پڑھا کرتے تھے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ان مقامات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ان مقامات میں نماز پڑھا کرتے تھے اور میں نے سالم سے پوچھا تو انہوں نے تمام مقامات کے بارے میں نافع سے موافقت کی سوائے دونوں کا اختلاف اس مسجد میں ہے جو روحاء کی بلندی پر ہے۔

۞ **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَاِنَّ لِیْ غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ اِنْ شِئْتِ**

قَالَ فَعَمِلْتُ لَهُ الْمِنبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِىْ صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِىْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِىْ يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ.

(بخاری، کتاب البیوع، رقم الحدیث:2095 ، راجع: 918,3584,3585)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے ایک ایسی چیز نہ بنوادوں جس پر آپ بیٹھا کریں، کیونکہ میرا ایک غلام ایک بڑھئی ہے۔فرمایا اگر تم چاہو۔پس آپ کے لیے منبر بنادیا گیا۔جب جمعہ کے روز نبی کریم ﷺ اس منبر پر جلوہ افروز ہوئے جو آپ کے لیے بنایا گیا تھا کھجور کی وہ لکڑی چیخنے لگی جس کے پاس آپ خطبہ دیا کرتے تھے اور قریب تھا کہ وہ پھٹ جاتی پس نبی کریم ﷺ نیچے اترے اور سینے سے لگالیا۔وہ لکڑی بچے کی طرح سسکیاں لے رہی تھی جس کو چپ کرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ اسے قرار آ گیا فرمایا: لکڑی اس لیے روئی کہ ذکر سنا کرتی تھی۔

۞ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ فَاُتِىَ بِوُضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَاخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِهٖ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ.

(بخاری ,کتاب الوضوء، رقم الحدیث: 187،

راجع: ,376,495,499,501,633,634,3553,3566,5786,5889)

ترجمہ: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے پانی لایا گیا تو آپ نے وضو کیا گیا۔لوگ آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو

لینے لگے اور اسے اپنے اوپر ملنے لگے۔ پس نبی کریم ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور نیزہ آپ کے سامنے تھا۔

۞ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی دَعَا النَّبِیُّ ﷺ بِقَدَحٍ فِیْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ یَدَیْهِ وَجَهَهٗ فِیْهِ وَمَجَّ فِیْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا اشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰی وُجُوْهِکُمَا وَنُحُوْرِکُمَا.

(بخاری, کتاب الوضوء رقم الحدیث: 188،راجع: 196,4328)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا، پس اپنے چہرے اور ہاتھوں کی اسی میں دھویا اور اسی میں کلی کی، پھر ان دونوں سے فرمایا کہ اس میں سے پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لو۔

۞ قَالَ سَمِعْتُ سَائِبَ ابْنَ یَزِیْدَ یَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِیْ خَالَتِیْ اِلَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ ابْنَ اُخْتِیْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِیْ وَ دَعَا لِیْ بِالْبَرَکَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَفَشَرِبْتُ مِنْ وُّضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَیْنَ کَتِفَیْهِ مِثْلَ زَرِّ الْحَجَلَةِ. (بخاری, کتاب الوضوء رقم الحدیث: 190،راجع: 3540,3541,5670,6352)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری خالہ جان مجھے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں لے جا کر عرض گزار ہوئیں: یارسول اللہ ﷺ میرا بھانجا بیمار ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا، پھر آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کی زیارت کی جو کبوتروں کے انڈے جیسی تھی۔

۞ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَ مَروَان خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحُدَیْبِیَّةِ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ وَمَا تَنَخَّمَ النَّبِیُّ ﷺ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِیْ کَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَکَ

بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ. (بخاری باب نمبر,70صفحہ :44)

ترجمہ: عروہ،مسور اور مروان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ سے تشریف لائے،حدیث بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ جب بھی تھوک مبارک گرایا تو وہ ان میں سے کسی آدمی کے ہاتھ پر گرا،جسے وہ اپنے منہ اور جسم پر مل لیتا۔

۞ عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَوَ مَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبِه......ثُمَّ اِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ قَالَ فَوَ اللّٰهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نُخَامَةٍ اِلَّا وَقَعَتْ فِىْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ وَاِذَا اَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوْا اَمْرَهٗ وَاِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْ يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وُضُوْئِهٖ وَاِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَمَا يُحِدُّوْنَ اِلَيْهِ النَّظْرَ تَعْظِيْمًا لَّهٗ فَرَجَعَ عُرْوَةُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَىْ قَوْمِ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْكِ وَوَفَدْتُ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَ النَّجَاشِىْ وَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهٗ اَصْحَابُهٗ مَا يُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ محمدًاوَاللّٰهَ اِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِىْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَ جِلْدَهٗ وَاِذَا اَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوْا اَمْرَهٗ وَاِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْ يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وُضُوْئِهٖ وَاِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَمَا يُحِدُّوْنَ اِلَيْهِ النَّظْرَ تَعْظِيْمًا لهٗ وَ اِنَّهٗ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوْهَا.

(بخاری ,کتاب الشروط،رقم الحدیث: 2732,2731)

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان سے روایت ہے دونوں نے ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا......پھر عروہ اصحاب رسول کو غور سے دیکھنے لگا،راوی کا بیان ہے کہ وہ دیکھ رہا تھا کہ جب بھی آپ تھوکتے تو وہ کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ میں آتا،جس کو وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا تھا جب آپ کسی بات کا حکم دیتے تو اس کی فوراتعمیل کی جاتی تھی جب آپ وضوفرماتے تو لوگ آپ کے مستعمل پانی کو حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑتے تھے اور ایک دوسرے پر سبقت

لیجانے کی کوشش کرتے تھے ہر ایک کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ یہ پانی میں حاصل کروں، جب لوگ آپ کی بارگاہ میں گفتگو کرتے تو اپنی آوازوں کو پست رکھتے تھے اور غایت تعظیم کے باعث آپ کی طرف نظر جما کر نہیں دیکھتے تھے اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! واللہ! میں بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اسکی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد (ﷺ) کے ساتھی انکی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم جب وہ تھوکتے ہیں تو انکا لعاب دہن کسی نہ کسی آدمی کی ہتھیلی پر گرتا ہے جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے، جب وہ وضو فرماتے ہیں تو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ لوگ وضو کا پانی حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے، وہ انکی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور غایت تعظیم کے سبب انکی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتے، انہوں نے تمہارے سامنے عمدہ تجویز رکھی ہے پس اسے قبول کرلو۔

❁ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ اِلٰى بَنِىْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فَقَالَ اَتُصَلِّىْ لِلنَّاسِ فَاُقِيْمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْر فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِى الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِى الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْر لَا يَلْتَفِتُ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهُ عَلٰى مَا اَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَاْخَرَ اَبُوْبَكْر حَتّٰى اسْتَوٰى فِى الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا اَبَا بَكْر مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْر مَا كَانَ لِابْنِ اَبِىْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّىَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ،فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا لِى

رَأَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهُ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ وَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ.

(بخاری ،کتاب الاذان ، رقم الحدیث : 684،

راجع : 2690,2693,7190, 1218,1234, 1201, 1204)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان میں صلح کرانے کی غرض سے بنی عمرو بن عوف کے پاس تشریف لے گئے نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے حضرت ابوبکر کے پاس آکر کہا کہ کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں گے؟ فرمایا ہاں! چنانچہ اقامت کہی گئی پس حضرت ابوبکر نماز پڑھانے لگے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور لوگ نماز میں تھے آپ اندر داخل ہوئے اور صف میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالیاں بجائیں جبکہ حضرت ابوبکر نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوتے تھے جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو پس حضرت ابوبکر نے ہاتھ اٹھا کر اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جو انہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا پھر حضرت ابوبکر پیچھے ہٹے اور صف میں آملے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے پس نماز پڑھی اور فارغ ہو کر فرمایا: اے ابوبکر تمہیں اپنی جگہ پر رہنے سے کس چیز نے روکا جبکہ میں نے حکم دیا تھا ؟ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ ابن ابو قحافہ میں یہ جرأت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں بہت زیادہ تالیاں بجاتے دیکھا جب نماز میں کوئی بات ہو تو سبحان اللہ کہو اور اس پر توجہ دی جائے جبکہ عورتوں کے لیے تالی بجانا ہے۔

❁ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَس اَنَّ اُمَّ سُلَيْم كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نِطَعًا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا عَلٰى ذٰلِكَ النَّطْعِ قَالَ فَاِذَا نَامَ النَّبِيُّ ﷺ اَخَذْتُ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعْرِهِ فَجَمَعْتُهُ فِيْ قَارُوْرَةٍ ثُمَّ جَمَعْتُهُ فِيْ سُكٍّ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ اَنَسَ بْنَ مَالِكِ

الْوَفَاةُ اَوْصیٰ اَنْ يَّجْعَل فِیْ حَنُوْطِهٖ مِنْ ذٰلِکَ السُّکِ قَالَ فَجُعِلَ فِیْ حَنُوْطِهٖ.

(بخاری، کتاب الاستئذان، رقم الحدیث: 6281)

ترجمہ: ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ام سلیم نبی کریم ﷺ کے لیے چمڑے کا گدا بچھایا کرتیں اور آپ ﷺ اسی گدے پر قیلولہ فرمایا کرتے تھے، ان کا بیان ہے کہ جب نبی کریم ﷺ سو جاتے تو میں آپکا مقدس پسینہ اور موئے مبارک جمع کر لیتا تھا، ثمامہ کا بیان ہے کہ جب حضرت انس کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت فرمائی کہ وہ خوشبو انکے کفن کو لگائی جائے ان کا بیان ہے کہ وہی خوشبو انکے کفن کو لگائی گئی۔

۞ عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلاً عَلٰى عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ كَانَ اسْمُهٗ عَبْدَ اللّٰهِ وَكَانَ يُـقَلَّبُ حِمَاراً ،وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ،كَانَ النَّبِیُّ ﷺ جَلَدَهٗ فِی الشَّرَابِ ،فَـاُتِیَ بِهٖ يَوْماً فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ : اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَا يُوتٰى بِهٖ ،فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَا اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا اَنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.

(بخاری، کتاب الحدود، رقم الحدیث: 6780)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے زمانے میں تھا، جسکا نام عبداللہ اور لقب حمار تھا اور وہ نبی کریم ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا، نبی کریم ﷺ نے اسے شراب پینے پر کوڑے لگوائے۔ ایک روز اسے آپ کی خدمت میں لایا گیا، چنانچہ آپ کے حکم سے اسے کوڑے مارے گئے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت ہو اسے کتنی دفعہ لایا گیا، پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت نہ کرو یہ تو (صرف) میں جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

۞ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکَ رَضِیَ اللّٰه عنه قَالَ بَيْنَمَا اَنَا وَالنَّبِیُّ ﷺ خَارِجَانِ مِنَ الْـمَسْـجِدِ فَلَـقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِد فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَتیٰ

السَّاعَة ؟قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا ؟فَکَاَنَّ الرَّجُلَ اسْتَکَانَ ثُمَّ قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا کَبِیْرِ صِیَامٍ وَّلَا صَلٰوةٍ وَّلَا صَدَقَةٍ وَلٰکِنِّی اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ.

(بخاری ,کتاب الاحکام،رقم الحدیث: 7153، راجع: 6171,7153 ,3688,6168)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم اور میں، ہم دونوں مسجد سے نکل رہے تھے کہ مسجد کے دروازے پر ایک آدمی ملا اور عرض گزار ہوا: یارسول اللہ ﷺ: قیامت کب آئے گی؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ وہ آدمی کچھ دیر خاموش رہا، پھر عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے اس کے لیے زیادہ روزہ، نماز اور صدقہ وغیرہ اعمال تو جمع نہیں کیے لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔فرمایا کہ تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت کرتے ہو۔

❁ عَنْ اَبِی ذَرٍّ اَنَّهٗ قَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّعْمَلَ کَعَمَلِهِمْ ، قَالَ اَنْتَ یَا اَبَاذَرٍّ! مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ فَاِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ : فَاِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ : فَاَعَادَهَا اَبُوْ ذَرٍّ ،فَاَعَادَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

(سنن ابوداؤد ،کتاب الادب،رقم الحدیث: 5126 ، صحیح ابن حبان : 556، مطبوعه بیروت)

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسے عمل نہیں کرسکتا (اس کا معاملہ کیسا ہوگا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔انہوں نے عرض کیا: پھر میں تو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔آپ نے فرمایا: اے ابوذر! تو یقیناً اس کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر نے دوسری مرتبہ یہی سوال دہرایا تو آپ ﷺ نے یہی کلمات ارشاد فرمائے۔

۞ وعن أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ الله عَنْهُ قَالَ :نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ .فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ :إِنَّکَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :وَأَيُّكُمْ مِثْلِیْ إِنِّیْ أَبِيْتُ يُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَيَسْقِيْنِیْ "

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صومِ وصال (یعنی بغیر کچھ کھائے پیئے مسلسل کئی کئی دن تک روزے سے رہنا) سے منع فرمایا تو ایک صحابی نے بارگاہِ رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ) آپ مسلسل صومِ وصال رکھتے ہیں (جبکہ ہمیں منع فرمایا ہے) اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم میں میرے جیسا کون ہوسکتا ہے، میں تو اپنے رب کے حضور اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ وہ مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔ (متفق علیہ)

۞ - 868 (1)

عَنْ أَنَس قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :أَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ إِنِّیْ لَأَرَاكُمْ مِّنْ بَعْدِیْ "

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (صحابہ کرام سے) فرمایا تم رکوع وسجود صحیح کیا کرو۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ کی قسم! اس میں شک نہیں کہ میں تم کو اپنی پس پشت سے بھی ملاحظہ فرما رہا ہوں (جیسا کہ اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں)۔ متفق علیہ

۞ - 811 (22)

وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِیْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ فَأَسَاءَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا فُلَانُ أَلَا تَتَّقِی اللّٰهَ ؟ أَلَا تَرٰی كَيْفَ تُصَلِّیْ ؟ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهٗ يَخْفٰى عَلَیَّ شَیْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ وَاللّٰهِ إِنِّیْ لَأَرٰى مِنْ خَلْفِیْ كَمَا أَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَیْ." رواه أحمد

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہم صحابہ کو نماز ظہر پڑھائی پچھلی اور آخری صفوں میں ایک ایسا شخص تھا کہ جس نے اچھی طرح نماز نہ پڑھی (یعنی بے دلی سے نماز پڑھی) جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے نماز مکمل فرما کر سلام پھیرا تو اس آدمی کو آواز دے کر فرمایا: اے فلاں (یعنی اس شخص کا نام لیا)! کیا تجھے اللہ تعالیٰ کا کوئی ڈر نہیں تو دیکھتا نہیں ہے کہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے۔تم کیا سمجھتے ہو کہ جو کچھ تم کر رہے ہو وہ مجھ سے پوشیدہ رہتا ہے؟ (ہرگز نہیں) مجھ کو اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اپنی پشتِ انور کی طرف سے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔

۞ (12) 1252 -

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :حُـدِّثْـتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ": صَلاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ "قَالَ :فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُّهُ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى رَأْسِهٖ فَقَالَ " :مَالَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ؟ "قُلْتُ :حُدِّثْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ قُلْتَ " :صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلَاةِ "وَأَنْتَ تُصَلِّيْ قَاعِدًا قَالَ " :اَجَلْ وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِّنْكُمْ . " رواه مسلم

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز ہے'' (یعنی ثواب آدھا ملتا ہے) اس کے بعد (ایک مرتبہ ایسا ہوا) میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت فیض درجت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے تھے۔میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سرانور پر رکھا (کہ دیکھوں خدانخواستہ بخار تو نہیں) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: عبداللہ بن عمرو کیا بات ہے (کیا دیکھ رہے ہو)؟ میں نے عرض کیا: ''مجھے بتایا گیا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا (ثواب کے اعتبار سے) آدھی

نماز (کے برابر) ہے۔جبکہ آپ خود بیٹھ کر نماز ادا فرمارہے ہیں (حالانکہ آپ تو سب سے بڑھ کر نیکیوں میں سبقت لیجانے والے ہیں) تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہاں اسی طرح ہے لیکن میں تم میں سے کسی کی بھی مثل نہیں ہوں (یعنی میں تمہاری یا تم میری مثل نہیں ہوسکتے)۔مسلم

۞ 1137- (2)

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ :صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَهٗ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّیْ إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَإِنِّیْ أَرَاكُمْ أَمَامِیْ وَمِنْ خَلْفِیْ. رواه مسلم

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، جب نماز مکمل فرما چکے تو اپنا رخ زیبا ہم صحابہ کی طرف فرما کر ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔خبردار خبردار رکوع وسجود کی اور قیام اور سلام پھیرنے میں مجھ سے آگے نہ بڑھو۔اس میں شک نہیں کہ میں تم کو اپنے آگے اور پیچھے (ہر جانب) سے دیکھتا ہوں۔ صحیح مسلم

۞ 5949 - (6)

وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ سَفِيْنَةَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْطَأَ الْجَيْشَ بِأَرْضِ الرُّوْمِ أَوْ أُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَّلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَإِذَا هُوَ بِالْأَسَدِ .فَقَالَ :يَا أَبَا الْحَارِثِ أَنَا مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَمْرِیْ كَيْتَ وَكَيْتَ فَأَقْبَلَ الْأَسَدُ لَهٗ بَصْبَصَةٍ حَتّٰی قَامَ إِلٰی جَنْبِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا أَهْوٰی إِلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَمْشِیْ إِلٰی جَنْبِهٖ حَتّٰی بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْأَسَدَ . رواه فی "شرح السنة"

ترجمہ: حضرت ابن منکدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ازاد کردہ غلام تھے سرزمین روم میں اپنے لشکر سے بچھڑ

گئے یا پھر ان کو قید کر دیا گیا تھا اور یہ ان (اہل روم) کی قید سے بچ نکلے یہ اپنے لشکر کو ڈھونڈ رہے تھے کہ اچانک ایک بڑا شیر ان کے سامنے آ گیا (قریب تھا کہ وہ ان پر حملہ کر دیتا) انہوں نے شیر سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''اے ابوالحارث! میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا غلام ہوں'' یہ سنتے ہی شیر کا میرے ساتھ یہ رویہ تھا کہ وہ (کتے کی طرح) دم ہلاتا ہوا میرے پہلو میں آ کر کھڑا ہو گیا (پھر جب حضرت سفینہ چلے تو) شیر بھی ان کے پہلو میں چلنے لگا (راستے میں وہ شیر اگر کسی جھاڑی وغیرہ سے) کسی جانور کے غرّانے کی خوفناک آواز سنتا تو فوراً اس کی جانب متوجہ ہوتا (گویا حفاظت کے لیے حقِ غلامی ادا کر رہا تھا) پھر جب حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر میں پہنچ گئے تو وہ شیر واپس جنگل کی طرف لوٹ گیا۔ شرح السنۃ

۞ - 5951 (8)

وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ: لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقِمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رواه الدارمی

ترجمہ: حضرت سعید بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب ''حرّہ'' کا واقعہ پیش آیا تو تین دن تک مسجد نبوی شریفہ میں نہ تو اذان ہوئی اور نہ ہی اقامت اور حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز کا پتہ صرف اس طرح ہوتا تھا کہ ان کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی قبرِ انور سے آہستہ آواز میں اذان کی آواز سنائی دیتی تھی۔

فائدہ: واقعہ حرہ سے مراد یہ ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد اہل مدینہ نے یزید کی حکومت ماننے سے انکار کر دیا تو یزید نے مسلم بن عقبہ (المعروف مسرف بن عقبہ) کی زیر قیادت بارہ ہزار کے لشکر سے مدینہ منورہ پر حملہ کروایا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو بے

دریغ شہید کیا مسجد نبوی شریفہ کے اس مقدس حصہ میں جسے ریاض الجنۃ کہا جاتا ہے وہاں گھوڑے اور گدھے باندھے گئے، تین دن تک مسجد نبوی شریفہ میں اذان و جماعت نہ ہوئی۔ حضرت سعید بن مسیّب کو یزیدی لشکر نے دیوانہ سمجھ کر کچھ نہ کہا یہ روضۂ انور پر بیٹھے رہے۔ یزید کے لشکریوں نے اہلِ مدینہ کی عزت و ناموس کو اس قدر برباد کیا کہ ایک ہزار کے قریب خواتین کے ناجائز بچے پیدا ہوئے۔(ملاحظہ ہو تاریخ مدینہ، وفاء الوفاء)

5758 (20) -

وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ :قَالُوْا :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّةِ ؟ قَالَ ": وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ. رواہ الترمذی

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) آپ منصب نبوت پر کب فائز ہوئے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب کہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔ ترمذی

فائدہ: اس جگہ اگر یہ مراد لیا جائے کہ تخلیق آدم علیہ السلام سے حضور اکرم (ﷺ)، اللہ تعالیٰ کے علم میں نبی تھے تو معاذ اللہ تعالیٰ کیا باقی نبی اللہ تعالیٰ کے علم میں نبی نہیں تھے؟ اگر یہ ایمان ہے کہ سارے ہی انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے علم میں نبی تھے تو اس میں حضور علیہ السلام کی کیا خصوصیت؟ اسی لیے علماء کرام فرماتے ہیں کہ سب سے اوّل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو ہی یہ منصب عطا فرمایا گیا ہے جیسا کہ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں حاکم اور حافظ ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ: " کنت اول النبی فی الخلق و اخرھم فی البعث " یعنی میں تخلیق میں سب انبیاء سے اول ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم۔

❁ - 5759 (21)

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ " :إِنِّیْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ :خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِيْنَتِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِیْ دَعْوَةُ إِبْرَاهِيْمَ وَبَشَارَةُ عِيْسٰى وَرُؤْيَا أُمِّیَ الَّتِیْ رَأَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِیْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ . "وراه فی "شرح السنة "

❁ - 5760 (22)

ورواه أحمد عن أَبِیْ أُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهِ " :سَأُخْبِرُكُمْ "إِلٰى آخِرِهِ

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: ”میں اللہ تعالیٰ کے حضور خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے میں تمہیں اپنے امر کی ابتداء بتاتا ہوں۔ میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں ۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں میں اپنی والدہ ماجدہ کا خواب ہوں۔ جب میں پیدا ہوا تو انہوں نے دیکھا کہ ایک نوران کے جسمِ اطہر سے نکلا ہے جس سے ملکِ شام کے محلات روشن ہوگئے۔شرح السنۃ

❁ - 5761 (23)

وَعَنْ أَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ .وَمَا مِنْ نَبِیٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ . "رواه الترمذی

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میں اولادِ آدم کا سردار ہوں یہ میں فخر سے نہیں کہہ رہا، میرے ہی ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور کوئی فخر نہیں، آدم اوران کے علاوہ باقی سارے انبیاء میرے جھنڈے کے نیچے

ہونگے اور میں پہلا ہوں گا کہ جس کی قبر کھلے گی (یعنی میں قیامت کے دن سب سے اوّل قبرِ انور سے باہر تشریف لاؤنگا) اور میں کوئی فخر نہیں کر رہا۔ ترمذی

❁ - 5762 (24)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ :جَلَسَ نَاسٌ مِّنَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ :إِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيْلاً وَقَالَ آخَرُ :مُوْسٰى كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا وَقَالَ اٰخَرُ :فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوحهُ .وَقَالَ اٰخَرُ :اٰدَمُ اِصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ " :قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَهُ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حَلْقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ . "

رواه الترمذی والدارمی

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چند صحابہ آپس میں بیٹھے محوِ گفتگو تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائے جب ان کے نزدیک ہوئے تو سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا، دوسرے صحابی کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا، ان میں ایک اور کہہ رہے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں ایک نے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: جو کچھ تم نے کہا میں نے سن لیا اور تمہارے تعجب کو ملاحظہ فرمالیا ہے کہ (تم کہہ رہے تھے)

بے شک ابرہیم علیہ السلام علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں یہ صحیح ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام راز داری سے اللہ تعالیٰ سے گفتگو کرنے والے ہیں یہ بھی درست ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں اور کلمۃ اللہ ہیں یہ بھی درست ہے اور آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا ہے یہ بھی اسی طرح ہے۔ خبردار! (غور سے سنو) میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور فخر سے نہیں کہتا اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور فخر نہیں کرتا کہ آدم اور ان کے سوا سارے کے سارے (انبیاء علیہم السلام) میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے اور میں فخر نہیں کرتا، میں وہ پہلا ہوں جو شفاعت کرونگا اور سب سے اوّل میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی قیامت کے دن۔ اور میں فخر نہیں کرتا سب سے پہلے میں جنت کا حلقہ ہلاؤنگا (یعنی دروازہ کھلواؤنگا) اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے میرے لیے ہی کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا اور میرے ساتھ فقراء مومنین ہونگے اور فخر نہیں کرتا۔ میں ان سب لوگوں میں جو پہلے گزر چکے ہیں اور جو آئندہ آئیں گے (یعنی ساری مخلوق میں) اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے زیادہ عزت والا ہوں اور کوئی فخر نہیں۔ ترمذی، دارمی

❁ - 922 (4)

عَنْ أَنس قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ . " رواه النسائی

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو ایک بار مجھ پر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف ہونگے اور اس کے دس درجے بلند کیے جائیں گے۔ نسائی

❁ - 896 (10)

وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ :كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ

بِوُضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِیْ " :سَلْ "فَقُلْتُ :أَسْأَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّةِ .قَالَ : "أَوَ غَيْرَ ذٰلِکَ ؟ . "قُلْتُ هُوَ ذَاکَ .قَالَ " :فَأَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ . " رواه مسلم

ترجمہ: حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس گزارتا تھا اور حضور علیہ السلام کے وضو اور حاجت کے لیے پانی پیش کرتا تھا۔(ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مانگ، پس میں نے عرض کی: جنت میں آپ کی رفاقت کا طلبگار رہوں، فرمایا: (یہ تو ہو گیا) اس کے علاوہ کیا مانگتے ہو؟ میں نے عرض کی: بس وہی کافی ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: پھر کثرت سجود کے ساتھ میری اعانت کرو۔

❁ - 924 (6)

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِی الْأَرْضِ يُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ أُمَّتِیَ السَّلَامَ . " رواه النسائی والدارمی

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرشتے ہیں جو زمین میں سفر کرتے رہتے ہیں اور مجھ تک میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔ نسائی و دارمی

❁ - 925 (7)

وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :مَا مِنْ أَحَدٍ يُّسَلِّمُ عَلَیَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَام . "

رواه أبو داود و البيهقی فی الدعوات الكبير

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

نے فرمایا: سوائے اس کے نہیں ہے کہ جب بھی میرا کوئی امتی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو میری طرف لوٹا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ ابوداؤد، بیہقی

- 926 (8)

وَعَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ " :لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِيْدًا وَّصَلُّوْا عَلَیَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِیْ حَيْثُ كُنْتُمْ . "

رواه النسائی

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبروں کی مانند نہ بناؤ اور میری قبر کو عید نہ بناؤ (کہ سال کے بعد آؤ) اور مجھ پر درود بھیجو۔ بے شک تم جہاں کہیں بھی ہو تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ نسائی

- 2755 (28)

وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ آلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا كَانَ فِیْ جِوَارِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِيْنَةَ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَّشَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ مَّاتَ فِیْ أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الآمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ "

ترجمہ: آل خطاب کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قصداً میری زیارت کرتا ہے قیامت کے دن میری ہمسائیگی میں ہوگا اور جو مدینہ میں رہا اور اس کی تکلیفوں پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور سفارشی ہونگا۔ جو شخص دونوں حرموں (مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ) میں کسی ایک میں فوت ہوا اللہ تعالیٰ اس کو امن والوں میں سے اٹھائے گا۔ شعب الایمان للبیہقی

(29) 2756 -

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا " :مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَيَاتِیْ . " رواهما البيهقی فی شعب الإيمان

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: جس نے حج کیا اور وفات کے بعد میری قبر انور کی زیارت کی وہ ایسے ہی ہے جیسا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ شعب الایمان للبیہقی

(10) 1363 -

عَنْ أَبِیْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ :قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَ يَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَّوْمِ الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ :خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ وَأَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ إِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَّفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةِ مَا مِنْ مَّلَکٍ مُّقَرَّبٍ وَّلَا سَمَاءٍ وَّلَا أَرْضٍ وَّلَا رِيَاحٍ وَّلَا جِبَالٍ وَّلَا بَحْرٍ إِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ . " رواه ابن ماجه

ترجمہ: حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کا دن دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا دن ہے بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر سے بھی زیادہ بڑا ہے (اس کی عظمت کا سبب یہ ہے کہ) اس میں پانچ باتیں ہیں یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اسی دن پیدا کیا (یعنی یہ میلادِ آدم کا دن ہے) اور اسی دن (یعنی جمعہ کو) حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو فوت کیا (یعنی حضرت آدم علیہ السلام کا یوم وصال بھی) اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ کوئی بھی بندہ (اپنے رب سے) جو بھی مانگے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اسے عطا کر دیا جاتا ہے

جب تک کہ وہ حرام کا سوال نہ کرے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی کوئی بھی مقرب فرشتہ جو زمین و آسمان یا پہاڑ اور دریا میں ہے ایسا نہیں ہے جو اس دن سے ڈرتا نہ ہو (یعنی سارے جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں)۔ابن ماجہ، مسند احمد

(12) 1365 -

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قِيْلَ لِلنَّبِيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِاَىِّ شَيْءٍ سُمِّيَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ؟ قَالَ " :لِاَنَّ فِيْهَا طُبِعَتْ طِيْنَةُ أَبِيْكَ اٰدَمَ وَفِيْهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِيْهَا الْبَطْشَةُ وَفِيْ اٰخِرِ ثَلَاثِ سَاعَاتٍ مِّنْهَا سَاعَةٌ مَّن دَعَا اللّٰهَ فِيْهَا اسْتُجِيْبَ لَهُ ۔ "

رواه أحمد

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے عرض کی گئی: جمعہ کے دن کا نام جمعہ کیوں رکھا گیا ہے؟ فرمایا: اس لیے کہ اس میں تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی خمیر کی گئی اور اسی دن نفخہ ہوگا مرنے کا اور زندہ ہونے کا (یعنی صور پھونکا جائے گا) اسی میں سخت پکڑ ہوگی اور اس کی آخری ساعتوں میں ایک ساعت ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا کی جائے قبول ہوگی۔مسند احمد

(13) 1366 -

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ اَحَدًا لَّنْ يُّصَلِّيْ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَّيَ صَلَاتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا "قَالَ :قُلْتُ :وَبَعْدَ الْمَوْتِ ؟ قَالَ " :إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءَ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يَّرْزُقُ ۔ " رواه ابن ماجه

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو اس لیے کہ جمعہ کا دن یوم المشہود (حاضر کیا گیا

دن)اس میں (مخصوص) فرشتے (زمین پر) حاضر ہوتے ہیں اس میں شک نہیں جو کوئی بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ مجھے پیش کیا جاتا ہے اور یہ عمل اسوقت تک جاری رہتا ہے جب تک درود پڑھنے والا درود پڑھتا رہتا ہے (ابی درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) کیا آپ کی وفات کے بعد بھی (یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا)؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نیز مین پر حرام قرار دے دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام مقدسہ کو کھائے (یا کوئی نقصان پہنچائے) یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ أَكْثِرُوْا الصَّلاةَ عَلَيَّ يَوْم الْجُمُعَةِ فَإِنَّهٗ يَوْم مَّشْهُوْد تَشْهدُهُ الْمَلائِكَة لَيْسَ مِنْ عَبْد يّصَلِي عَلَيَّ إِلَّا بَلَغَنِيْ صَوْتُهٗ حَيْثُ كَانَ قُلْنَا وَبَعْدَ وَفَاتِک قَالَ وَبَعد وَفَاتِی إِنَّ اللّٰهَ حَرَّم عَلَى الْاَرْضَ اَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْاَنْبِيَاء ۔

ترجمہ: حضور نبی کریم رؤوف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا کرو اس لیے کہ وہ دن حاضر کیا گیا ہے (یعنی اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں)اور کوئی بھی ایسا شخص نہیں کہ جو مجھ پر درود شریف بھیجے مگر یہ کہ اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے (یعنی اس کے درود شریف پڑھنے کی آواز میں خود سنتا ہوں) اگر چہ وہ (زمانہ بھر میں) جہاں کہیں بھی ہو۔ جلاء الافہام لابن قیم جوزی

❁ 1367 (14) -

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ . "رواه أحمد والترمذی وقال :هذا حديث غريب وليس إسناده بمتصل

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

واٰلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی مسلمان جو جمعہ یا جمعہ کی رات فوت ہو جائے اللہ تعالیٰ اسے ضرور قبر کے فتنہ سے محفوظ فرماتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی

اختیارات مصطفےٰ ﷺ بعطائے رب العلی جل شانہ از روئے قرآن

عقیدہ: ہم اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ تمام تر اختیارات صرف اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ کو حاصل ہیں ہم جبریہ اور قدریہ کی طرح نہ تو انسان کو مجبور محض مانتے ہیں اور نہ ہی اعمال پر مکمّل طور پر قادر، بلکہ قادر مطلق اللہ تعالیٰ کی ذات کو مانتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اختیارات مرحمت فرمائے ہیں۔ خالق کائنات عزوجل نے اپنی ساری مخلوق کے سردار امام الانبیاء، رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اس قدر کثرت سے اختیارات عطا فرمائے کہ آپ کو مختارِ کل کہا جا سکتا ہے۔ اس جگہ یہ سمجھنا کہ رسول اللہ ﷺ کے اختیارات کو اللہ تعالیٰ کے اختیارات کے برابر قرار دے دیا گیا ہے غلط اور ناجائز ہے ایسی بات ہرگز نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا و آخرت یعنی دونوں جہانوں میں اختیارات عطا فرمائے ہیں مثلاً جنت عطا فرمانے کا اختیار، گنہ گاروں کی شفاعت کا اختیار وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھیے اپنے لیے بعض اختیارات ماننا اور انبیاء و اولیاء کے لیے کہنا کہ ان کے پاس کوئی اختیار نہیں یہ بے دینی ہے۔ یہ بھی یاد رکھیے گا ریاضی کے اعتبار سے لفظ ''کل'' بھی محدود ہے اور بعض چیزیں اس میں بھی مستثنیٰ ہوتی ہیں۔ مثلاً انسان، کھانا کھانے پانی پینے پر قادر ہے، نکاح کرنے اور وظیفۂ زوجیت ادا کرنے پر قادر ہے، یہ سونے اور آرام کرنے پر قادر ہے، یہ پیشاب و پاخانہ کرنے پر قادر ہے، یہ جھوٹ بولنے، دھوکہ دینے، نیکی اور بدی پر قادر ہے، (اسی لیے اس کو سزا یا جزا ملتی ہے) الغرض ایسی بہت سی چیزوں پر اللہ تعالیٰ نے اسے قدرت دی ہے یعنی قادر بنایا ہے۔

لیکن جب ہم ''اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر'' کا ترجمہ کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر

قادر ہے تو مخلوق میں پائی جانے والی ایسی کسی قدرت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کریں گے ورنہ معاذ اللہ کفر ہوگا۔معلوم ہوا کہ لفظ کُل بھی استثناء چاہتا ہے،اس لیے نبی کریم ﷺ کو عطاء خداوندی سے مختار کل کہا یا مانا جائے تو یہ شرک نہیں بلکہ عین ایمان ہے۔

۞ قَدۡ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجۡهِکَ فِی السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبۡلَةً تَرۡضٰهَا ص فَوَلِّ وَجۡهَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ط وَحَیۡثُ مَا کُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡهَکُمۡ شَطۡرَهٗ ط وَاِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ لَیَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعۡمَلُوۡنَ O

(پ:سیقول ، س: البقرة : 144)

ترجمہ: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار آپ کا منہ کرنا آسمان کی طرف تو ہم ضرور پھیر دینگے آپ کو اس قبلہ کی طرف جسے آپ پسند کرتے ہیں (لو) اب پھیر لو اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف ۔(اے مسلمانو!) جہاں کہیں تم ہو پھیر لیا کرو اپنے منہ اس کی طرف اور بے شک وہ جنہیں کتاب دی گئی ضرور جانتے ہیں کہ یہ حکم برحق ہے ان کے رب کی طرف سے اور نہیں اللہ تعالیٰ بے خبر ان کاموں سے جو وہ کرتے ہیں۔

۞ اَلَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ الرَّسُوۡلَ النَّبِیَّ الۡاُمِّیَّ الَّذِیۡ یَجِدُوۡنَهٗ مَکۡتُوۡبًا عِنۡدَهُمۡ فِی التَّوۡرٰىةِ وَالۡاِنۡجِیۡلِ ز یَاۡمُرُهُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡهٰهُمۡ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیۡهِمُ الۡخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنۡهُمۡ اِصۡرَهُمۡ وَالۡاَغۡلٰلَ الَّتِیۡ کَانَتۡ عَلَیۡهِمۡ ط فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِهٖ وَعَزَّرُوۡهُ وَنَصَرُوۡهُ وَاتَّبَعُوا النُّوۡرَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ مَعَهٗۤ لا اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ .

(پ:قال الملا،س:الاعراف: 157)

ترجمہ: (یہ وہ ہیں) جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی امّی ہے جس (کے ذکر) کو وہ پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس تورات اور انجیل میں ۔وہ نبی حکم دیتا ہے انہیں نیکی کا اور اور روکتا ہے انہیں برائی سے اور حلال کرتا ہے ان کے لیے پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک چیزیں اور اتارتا

ہے ان سے انکا بوجھ اور (کاٹتا ہے) وہ زنجیریں جو جکڑے ہوئے تھیں انہیں پس جو لوگ ایمان لائے اس (نبی امّی) پر اور تعظیم کی آپ کی اور امداد کی آپ کی اور پیروی کی اس نور کی جو اتارا گیا آپ کے ساتھ وہی (خوش نصیب) کامیاب و کامران ہیں۔

۞ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ لا وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ لا اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ o (پ:واعلموا، س: التوبة: 59)

ترجمہ: اور (کیا اچھا ہوتا) اگر وہ خوش ہو جاتے اس سے جو دیا تھا انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اور کہتے ہیں کہ کافی ہے ہمیں اللہ تعالیٰ، عطا فرمائے گا ہمیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اور اس کا رسول۔ ہم تو اللہ ہی کی طرف رغبت کرنے والے ہیں۔

۞ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ط وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ج وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ج فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ج وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا لا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ o (پ: واعلموا، س: التوبة : 74)

ترجمہ: قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی کہ انہوں نے یہ نہیں کیا حالانکہ یقیناً انہوں نے کہی تھی کفر کی بات اور انہوں نے کفر اختیار کیا اسلام لانے کے بعد اور انہوں نے ارادہ بھی کیا ایسی چیز کا جسے وہ پا نہ سکے۔ اور نہیں خشمناک ہوئے وہ مگر اس پر کہ غنی کر دیا انہیں اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے اپنے فضل و کرم سے۔ پس اگر وہ توبہ کر لیں تو یہ بہتر ہوگا انکے لیے اور اگر وہ روگردانی کریں تو عذاب دیگا انہیں اللہ تعالیٰ عذاب الیم دنیا اور آخرت میں اور نہیں ہوگا انکا روئے زمین میں کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔

۞ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

وَرَسُوْلِهٖ ج فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ o (پ: قدافلح، س: النور: 62)

ترجمہ: بس سچے مومن تو وہ ہیں جو ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور جب ہوتے آپ کے ساتھ کسی اجتماعی کام کے لیے تو (وہاں سے) چلے نہیں جاتے جب تک کہ آپ سے اجازت نہ لے لیں۔ بلاشبہ وہ لوگ جو اجازت طلب کرتے ہیں آپ سے یہی وہ لوگ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ۔ پس جب وہ اجازت مانگیں آپ سے کسی کام کے لیے، تو اجازت دیجئے ان میں سے جسے آپ چاہیں اور مغفرت طلب کیجئے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے۔ بیشک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

۞ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ط وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا .

(پ: ومن یقنت، س: الاحزاب: 36)

ترجمہ: نہ کسی مومن مرد کو یہ حق پہنچتا ہے اور نہ کسی مومنہ عورت کو کہ جب فیصلہ فرمادے اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول کسی معاملہ کا تو پھر انہیں کوئی اختیار ہو اپنے اس معاملہ میں۔ اور جو نافرمانی کرتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی تو وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔

۞ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ لا كَیْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً م بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ط وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ق وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ o (پ: قد سمع اللّٰہ، س: الحشر: 7)

ترجمہ: جو مال پلٹا دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی طرف ان گاؤں کے رہنے والوں سے تو وہ اللہ کا ہے اس کے رسول کا ہے اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، اور مسافروں کے لیے ہے۔ تا کہ

وہ مال گردش نہ کرتا رہے تمہارے دولت مندوں کے درمیان۔اور رسول (کریم ﷺ) جو تمہیں عطا فرمادیں وہ لے لو۔اور جس سے تمہیں روکیں تو رک جاؤ۔اور ڈرتے رہا کرو اللہ سے، بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

❁ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ٥ (پ: عمّ ، س: الضحیٰ: 5)

ترجمہ: اور عنقریب (اے محبوب ﷺ) آپ کا رب آپکو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

مشکل کشاء بعطائے رب العلیٰ از روئے قرآن

عقیدہ: حقیقی طور پر مشکل کشا اور حاجت روا صرف اور صرف اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ کی ذات بابرکات ہے۔مگر اللہ تعالیٰ بعض بندوں کے ذریعے اپنے بعض بندوں کی مشکلات حل فرما دیتا ہے مثلاً شفا وہی عطا فرماتا ہے مگر ہم بیمار ہوتے ہیں تو ہم طبیب کے پاس حصولِ شفاء کے لیے جاتے ہیں۔اس جگہ ہمارا عقیدہ یہ ہوتا ہے کہ طبیب کے ہاتھ اور دوامیں شفاء بھی اللہ تعالیٰ نے ہی رکھی ہے۔اس لیے جس طرح یہ کہنا کہ فلاں ڈاکٹر سے میں نے علاج کروایا اور مجھے آرام آ گیا اور فلاں ڈاکٹر سے مجھے آرام نہیں آیا یا فلاں دوائی سے میرا بخار اتر گیا یا درد سر جاتا رہا یہ جملے کفر یا شرک نہیں کہلاتے اسی طرح انبیاء واولیاء کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے مشکل کشا کہنا یا سمجھنا شرک نہیں ہاں اگر کوئی ان کو اللہ تعالیٰ کا مقابل سمجھے تو کفر اور شرک ہے۔جس طرح نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کہا تھا کہ ’’انا احی الموتی‘‘ یعنی میں مردوں کو زندہ کرتا ہوں اس نے یہ کہہ کر بدترین کفر کا ارتکاب کیا تھا۔کیونکہ وہ اللہ کا مقابل بنا تھا۔لیکن جب یہی جملہ کو ’’انا احی الموتی‘‘ یعنی میں مردوں کو زندہ کرتا ہوں۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں کے سامنے کہا تو یہ عین ایمان اور اللہ تعالیٰ کی قدرت ٹھہرا۔یہ اس لیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں مادرزاد اندھے کو بینا کرتا ہوں کوڑھی کو شفاء دیتا ہوں اور مردوں کو زندہ کرتا ہوں مگر ’’باذن اللہ‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔اس لیے

انبیاء واولیاء کواللہ تعالیٰ کے حکم سے مشکل کشا کہنا شرک نہیں۔

۞ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ O (پ:سیقول،س: البقرۃ: 248)

ترجمہ: اور کہاانہیں ان کے نبی نے کہ اس کی بادشاہی کی یہ نشانی ہے کہ آئے گا تمہارے پاس ایک صندوق اس میں تسلی (کا سامان) ہوگا تمہارے رب کی طرف سے اور (اس میں) بچی ہوئی چیزیں ہونگی جنہیں چھوڑ گئی ہے اولاد موسیٰ اور اولاد ہارون اٹھالائیں گے اس صندوق کو فرشتے۔ بے شک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لیے اگر تم ایمان دار ہو۔

۞ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ج وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ج وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا O

(پ: والمحصنت ، س:النساء: 75)

ترجمہ: اور کیا ہو گیا ہے تمہیں کہ جنگ نہیں کرتے ہو راہ خدا میں حالانکہ کئی بے بس مرد اور عورتیں اور بچے ایسے بھی ہیں جو (ظلم سے تنگ آ کر) عرض کرتے ہیں کہ: اے رب ہمارے ہمیں نکال اس بستی سے ظالم ہیں جس کے رہنے والے۔ اور بنادے ہمارے لیے اپنے پاس سے دوست۔ اور بنادے ہمارے لیے اپنے پاس سے مددگار۔

۞ فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِىْٓ اِلَى اللّٰهِ ط قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ج اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ج وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَO

(پ: تلک الرسل، س:آل عمران : 52)

ترجمہ: پھر جب محسوس کیا عیسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے کفر (وانکار) تو آپ نے کہا: کون ہیں

میرے مددگار اللہ کی راہ میں؟ (یہ سن کر) کہا حواریوں نے کہ ہم مدد کرنے والے ہیں اللہ (کے دین) کی۔ ہم ایمان لائے اللہ پر (اور اے نبی) آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم (حکم الٰہی کے سامنے) سر جھکائے ہوئے ہیں۔

۞ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَاۤ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ O (پ: لا یحب اللہ، س: المائدۃ: 2)

ترجمہ: اے ایمان والو! بے حرمتی نہ کرو اللہ (تعالیٰ) کی نشانیوں کی اور نہ عزت والے مہینہ کی اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیوں کی اور نہ جنکے گلے میں پٹے ڈالے گئے ہیں اور نہ (بے حرمتی کرو) جو قصد کیے ہوئے ہیں بیت حرام کا۔ طلب کرتے ہیں اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا۔ اور جب احرام کھول چکو تو شکار کر سکتے ہو۔ اور ہرگز نہ اکسائے تمہیں کسی قوم کا بغض بوجہ اس کے کہ انہوں نے روکا تھا تمہیں مسجد حرام سے اس پر کہ زیادتی کرو۔ اور ایک دوسرے کی مدد کرو نیکی اور تقویٰ (کے کاموں) میں اور باہم مدد نہ کرو گناہ اور زیادتی پر اور ڈرتے رہو اللہ سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

۞ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ O

(پ: واعلموا، س: الانفال: 64)

ترجمہ: اے نبی (مکرم ﷺ) کافی ہے آپ کو اللہ تعالیٰ اور جو آپ کے فرمانبردار ہیں مومنوں سے۔

۞ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَاٰتَیْنَا عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ

الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَکُلَّمَا جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ ۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤی اَنْفُسُکُمُ اسْتَکْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ وَ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ (پ: الٓمّٓ ،س: البقرة: 87)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے عطا فرمائی موسیٰ کو کتاب اور ہم نے پے در پے ان کے پیچھے پیغمبر بھیجے اور دیں ہم نے عیسیٰ بن مریم کو روشن نشانیاں اور ہم نے تقویت دی انہیں جبریل سے ۔تو کیا جب کبھی لے آیا تمہارے پاس پیغمبر ایسا حکم جسے تمہارے نفس پسند نہ کرتے تو تم اکڑ گئے بعض کو تم نے جھٹلایا۔اور بعض کو قتل کرنے لگے۔

۞ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَهُمْ رٰکِعُوْنَ O (پ:لایحب الله ،س: المآئدة: 55)

ترجمہ: تمہارا مددگار تو صرف اللہ تعالیٰ اور رسول (پاک ﷺ) ہے اور ایمان والے ہیں جو صحیح صحیح نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیا کرتے ہیں اور (ہر حال میں) وہ بارگاہ الٰہی میں جھکنے والے ہیں۔

۞ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ کَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَکَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ O

(پ:قد سمع الله ، س:الصف: 14)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کے (دین کے) مددگار بن جاؤ جس طرح کہا تھا عیسیٰ بن مریم نے اپنے حواریوں سے۔کون ہے میرا مددگار اللہ کی طرف بلانے میں؟ حوایوں نے جواب دیا ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں۔پس ایمان لے آیا ایک گروہ بنی اسرائیل سے اور کفر کیا دوسرے گروہ نے۔پھر ہم نے مدد کی ان کی جو ایمان لائے دشمنوں کے مقابلے میں۔بالآخر وہی غالب رہے۔

اختیار از روئے حدیث

❁ قَالَ حُمَیْدُ بن عَبدِ الرَّحمٰنِ سَمِعتُ مُعَاوِیَۃَ خَطِیبًا یَقُولُ سَمِعتُ النَّبِی ﷺ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیرًا یُّفَقِّھہُ فِی الدِّیْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰہُ یُعْطِیْ وَلَنْ تَزَالَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ قَائِمٌ عَلٰی اَمْرِ اللّٰہِ لَا یَضُرُّھُمْ مَّنْ خَالَفَھُم حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ.

(بخاری ،کتاب العلم،رقم الحدیث: 71، راجع: 3116,3641,7312,7360)

ترجمہ: حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت معاویہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا،فرمارہے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی فقہ (سمجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ اللہ عطا فرماتا ہے اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور انکے مخالف قیامت تک انہیں نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔

❁ عَنْ سَعِید ن الْمُقْبرِیّ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہ ﷺ اِنِّیْ اَسْمَعُ مِنْکَ حَدِیْثاً کَثِیْرًا اَنْسَاہُ قَالَ اُبْسُطْ رِدَاءَ کَ فَبَسَطْتُّہُ فَغَرَفَ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ ضُمَّ فَضَمَمْتُہُ فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیم اِبْنَ الْمُنْذَر قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیمُ ابن الْمُنْذِرِ قَالَ حَدّثَنا اِبْنُ اَبِی فُدَیْکٍ بِھٰذا وَقَالَ فَغَرَفَ بِیَدِہٖ فِیْہِ.

(بخاری، کتاب العلم ، رقم الحدیث: 119، راجع: 118,2047,2350,3648,7354)

ترجمہ: سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ میں آپکے بکثرت ارشادات سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں فرمایا کہ اپنی چادر بچھاؤ، پس میں نے اسے بچھادیا پس آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے لپ ڈالی اور فرمایا سمیٹ کر اپنے سینے سے لگالے میں نے ایسا ہی کیا تو میں اس کے بعد (کبھی) نہیں بھولا، ابراہیم بن منذر نے ابن ابی فدیک سے بھی اسی طرح روایت کیا کہ دونوں ہاتھوں سے اس میں لپ ڈالی۔

❁ عَنْ اَنَس اَنّ النَّبِیّ ﷺ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُتِیَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِیْہِ شَیْءٌ مِّنْ

الْمَاءِ فَوَضَعَ اَصَابِعَهُ فِيْهِ قَالَ اَنَسٌ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ اَصَابِعَهُ قَالَ اَنَس فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ.

(بخاری ، کتاب الوضوء، رقم الحدیث: 200 ،راجع: 3575 , 169,195,3572,3573,3574)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانی کا برتن منگوایا تو خدمت عالی میں کھلے منہ کا پیالہ پیش کیا گیا جس میں ذرا سا پانی تھا آپ نے اس میں اپنی مبارک انگلیاں ڈالیں ۔حضرت انس فرماتے ہیں میں پانی کو دیکھ رہا تھا جو آپ کی انگلیوں سے پھوٹ کر بہہ رہا تھا،حضرت انس نے فرمایا میں نے وضو کرنے والوں کا اندازہ لگایا تو وہ ستّر سے اسّی تک تھے۔

❁ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِى ﷺ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِى ﷺ اَحَدُهُمَا عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَاَحسبُ الثَّانِىْ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فِىْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيْئَان بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰى اَتٰى اَهْلَهُ.

(بخاری، کتاب الصلوٰۃ، رقم الحدیث: 465، راجع: 3639,3805)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے دو حضرات نبی کریم ﷺ کے پاس سے باہر نکلے،جن میں ایک حضرت عبّاد بن بشر تھے اور میرے خیال میں دوسرے حضرات اسید بن حضیر تھے،رات اندھیری تھی اور انکے ساتھ چراغ جیسی چیزیں تھیں جو ان کے ہاتھوں میں چمک رہی تھیں ۔جب وہ جدا ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ علیحدہ شمع تھی یہاں تک کہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس پہنچ گئے۔

❁ عَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسُ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِىِّ ﷺ فَبَيْنَا النَّبِىّ ﷺ يَخْطُبُ فِىْ يَوْمِ جُمُعَة قَامَ اَعْرَابِىٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلَكَ الْمَالُ وَ جَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِى السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ

بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهِ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِى يَلِيْهِ حَتّٰى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِىُّ اَوْ قَالَ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَ غَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهِ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلُ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِىُّ قَنَاةُ شَهْراً وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجُوْدِ.

(بخاری ،کتاب الاستسقاء ،رقم الحدیث: 1033،

راجع : 932, 1013, 1019، 1021، 1029, 1033)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک نے فرمایا نبی کریم ﷺ کے زمانے میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے جب نبی کریم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یارسول اللہ ﷺ !مال ہلاک ہوگیا اور بچے بھو کے مر گئے ،اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔آپ نے ہاتھ اٹھائے ہم نے آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نہیں دیکھا تھا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ہاتھ کیا اٹھائے کہ پہاڑوں جیسے بادل آ گئے ،آپ منبر سے اترے بھی نہیں کہ میں نے بارش کے قطرے آپ کی ریش مبارک سے ٹپکتے دیکھے ،اس روز بارش برسی ،اگلے روز بھی ،اس سے اگلے روز بھی ۔یہاں تک کہ اگلے جمعہ تک ،پس وہی اعرابی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا اور عرض گزار ہوا: یارسول اللہ ﷺ مکانات گر گئے اور مال ڈوب گیا ،اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے ،پس آپ نے ہاتھ اٹھائے اور کہا۔اے اللہ! ہمارے اردگرد برسے اور ہم پر نہیں برسے ،پس جس طرف دست مبارک سے اشارہ کرتے ادھر کے بادل چھٹ جاتے ، یہاں تک کہ مدینہ منورہ ایک دائرہ (یا تاج) سا بن گیا ،قناۃ نامی نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور جو بھی آتا وہ اس بارش کا حال بیان کرتا۔

❁ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ ﷺ یَوْمَ الْاَضْحٰی بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی صَلَاتَنَا وَنَسَکَ نُسُکَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُکَ وَمَنْ نَّسَکَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّہٗ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ وَلَا نُسُکَ لَہٗ فَقَالَ اَبُو بُرْدَۃُ بْنُ نِیَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَاِنِّی نَسَکْتُ شَاتِیْ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْیَوْمَ یَوْمُ اُکُلٍ وَّ شُرْبٍ وَّ اَحْبَبْتُ اَنْ تَکُوْنَ شَاتِیْ اَوَّلَ شَاۃٍ تُذْبَحُ فِیْ بَیْتِیْ فَذَبَحْتُ شَاتِیْ وَتَغَدَّیْتُ قَبْلَ اَنْ اٰتِیَ الصَّلٰوۃِ قَالَ شَاتُکَ شَاۃُ لَحْمٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَاِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَّنَا جَذَعَۃً اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ شَاتَیْنِ اَفَتَجْزِیْ عَنِّیْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِیْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ.

(بخاری ، کتاب العیدین ،رقم الحدیث: 955،

راجع: 976,968,965,951, 983, 5545 6673,5563,5560,5557,5556)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم ﷺ نے عید الاضحیٰ کے روز نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اس کی قربانی درست ہوگئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ نماز سے پہلے ہے لہذا اسکی قربانی نہیں ہوئی۔حضرت براء کے ماموں جان ابو بردہ بن نیار عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کر لی یہ جانتے ہوئے کہ دن کھانے پینے کا ہے اور میں نے چاہا کہ میری بکری پہلی ہو جو میرے گھر میں ذبح کی جائے لہذا میں نے اپنی بکری ذبح کی اور نماز کے لیے حاضر ہونے سے پہلے اسے کھا بھی لیا۔فرمایا کہ تمہاری بکری گوشت کھانے کے لیے ہوئی،عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس ایک سالہ بھیڑ کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے پیارا ہے کیا وہ مجھے کفایت کرے گا؟ فرمایا: ہاں! اور تمہارے بعد کسی کو کفایت نہیں کرے گا۔

❁ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: حَرَّمَ اللّٰہُ مَکَّۃَ فَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِیْ اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَۃً مِّنْ نَّهَارٍ لَا یُخْتَلٰی خَلَاهَا،وَلَا

يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقطُ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّف فقَال الْعَبَّاس رضى اللّٰه عنهما : اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَاوَ قُبُوْرِنَا فَقَال اِلَّا الْاِذْخِرَ وَقَالَ اَبُو هُرَيْرَه رضى اللّٰه عنه عَنِ النَّبِى ﷺ لِقُبُوْرِنَا وَ بُيُوتِنَا وقال اَبَانُ بْنُ صَالِح عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِم عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَة سَمِعْتُ النَّبِى ﷺ مِثْلَهُ وَقَالَ مُجَاهِد عَنْ طَاؤس عَنِ ابْنِ عَبَّاس رضى اللّٰه عنهما لِقَيْنِهِمْ وَ بُيُوْتِهِمْ.

(بخارى ,كتاب الجنائز، رقم الحديث:1349،

راجع: 1587 ,1833, 1834 2090, 2333, 2783, 2825, 3189,4313 ,3077)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام فرمایا ہے پس یہ حلال نہیں ہوا مجھ سے پہلے کسی کے لیے اور نہ کسی کے لیے میرے بعد حلال ہوگا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا نہ اسکی گھاس اکھیڑی جائے اور نہ اسکا درخت کاٹا جائے اور نہ اسکا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اسکی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: اذخر کے سوا کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے ہے، فرمایا: چلو اذخر کے سوا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ ہماری قبروں اور ہمارے گھروں کے لیے، حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح سنا، طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ لوہاروں اور گھروں کے لیے۔

❁ اَنّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِّي ﷺ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلَكْتُ قَالَ مَالَكَ ؟قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى اِمْرَاَتِى فَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا ؟قَالَ لَا ،قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ؟قَالَ لَا ،قَالَ فَهَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً ؟قَالَ لَا ،قَالَ فَمَكَث

النَّبِیُّ ﷺ فَبَیْنَا نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِیْھَا تَمرٌ ، وَالْعَرَقُ : الْمِکْتَل،قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ ؟فَقَالَ اَنَا،قَالَ خُذْھَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلٰی اَفْقَرَ مِنِّی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَوَ اللّٰهِ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا یُرِیْدُ الْحَرَّتَیْنِ اَھْلُ بَیْتٍ اَفْقَرَ مِنْ اَھْلِ بَیْتِی فَضَحِکَ النَّبِیّ ﷺ حَتّٰی بَدَتْ اَنْیَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَھْلَکَ.

(بخاری ,کتاب الصوم،رقم الحدیث: 1936،

راجع: 1937 2600,2711,2710,2709,2164,6087,5368,6826)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی بارگاہ نبوی میں حاضر ہوکرعرض گزار ہوا یارسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا، فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس آزاد کرنے کے لیے ایک غلام ہے؟ عرض کی نہیں، فرمایا: کہ کیا تم دومہینوں کے لگاتار روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی نہیں، فرمایا کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی نہیں پس نبی کریم ﷺ کچھ دیر خاموش رہے اور ہم وہاں تھے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھی، عرق ایک پیمانہ ہے، فرمایا کہ سائل کہاں ہے، عرض گزار ہوئے کہ میں ہوں، فرمایا: کہ انہیں لیکر خیرات کردو، وہ آدمی عرض گزار ہوا یارسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ غریب پر؟ خدا کی قسم ان دونوں سنگلاخ میدانوں کے درمیان کوئی گھر والے ایسے نہیں جو میرے گھر والوں سے زیادہ غریب ہوں، پس نبی کریم ﷺ مسکرا پڑے، یہاں تک کہ آپ کے پچھلے دانت مبارک نظر آنے لگے۔ پھر فرمایا: کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو (تمہارا صدقہ ادا ہو جائے گا)۔

❁ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰی یَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی جِئْنَا بَیْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ

النَّبِی ﷺ فَنَادَاهُمْ یَا مَعْشَرَ یَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوا، فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ یَااَبَا الْقَاسِم فَقَالَ ذٰلِکَ اُرِیْدُ، ثُمَّ قَالَهَاالثَّانِیَةَ، فَقَالُو قَدْ بَلَّغْتَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: اِعْلَمُوا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْکُمْ بِمَا لِهٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.

(بخاری ، کتاب الاکراہ، رقم الحدیث:6944، راجع: 3167, 6944,7348)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہود کی طرف چلو، پس ہم آپ کے ساتھ چل پڑے یہاں تک کہ بیت المدراس جا پہنچے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور انہیں پکارا، اے گروہ یہود! اسلام لے آؤ محفوظ ہو جاؤ گے، انہوں نے جواب دیا۔ اے ابوالقاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ پھر آپ نے دوسری مرتبہ فرمایا تو انہوں نے یہی جواب دیا اے ابوالقاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ پھر آپ نے تیسری بار بھی یہی حکم پہنچاتے ہوئے فرمایا: جان لو! کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ بے شک میں تمہیں جلاوطن کرنا چاہتا ہوں، پس جس کے پاس کوئی مال ہو وہ اسے بیچ ڈالے اور یہ بات ذہن نشین کر لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

❁ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ کَانَ یَقُوْلُ: اَللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ کُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِکَبِدِیْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَاِنْ کُنْتُ لَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰی بَطْنِیْ مِنَ الْجُوْعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ یَوْماً عَلٰی طَرِیْقِهِمِ الَّذِیْ یَخْرُجُوْنَ مِنْهُ، فَمَرَّ اَبُوْ بَکْرٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ اٰیَةٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ، مَا سَاَلْتُهُ اِلَّا لِیُشْبِعَنِی فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِیْ عُمَرُ فَسَاَلْتُهُ عَنْ اٰیَةٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ، مَاسَاَلْتُهُ اِلَّا لِیُشْبِعَنِیْ فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ فَتَبَسَّمَ حِیْنَ رَاٰنِی وَعَرَفَ مَا فِیْ نَفْسِی وَمَا فِیْ وَجْهِیْ ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِلْحَقْ وَمَضٰی فَاتَّبَعْتُهٗ فَدَخَلَ فَاسْتَاْذَنَ فَاُذِنَ لِیْ فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِیْ قَدَحٍ

فَقَالَ مِنْ اَیْنَ هٰذا اللَّبَنُ؟ قَالُوْ اَهْدَاهُ لَکَ فُلَانٌ اَوْ فُلَانَةٌ قَالَ اَبا هر قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِلْحَقْ اِلٰی اَهْلِ الصُّفَّةِفَادْعُهُمْ لِیْ قَالَ وَاَهْلُ الصُّفَةِ اَضْیَافُ الْاِسْلَامِ لَا یَاْوُوْنَ عَلٰی اَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلٰی اَحَدٍ اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَیْهِمْ وَلَمْ یَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَیْئًا وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِیَّةٌ اَرْسَلَ اِلَیْهِمْ وَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَکَهُمْ فِیْها فَسَائَنِیْ ذٰلِکَ فَقُلْتُ وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِیْ اَهْلِ الصُّفَّةِ ؟کُنْتُ اَحَقُّ اَنْ اُصِیْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اَتَقَوّٰی بِهَا .فَاِذَا جَاءَ اَمَرَنِیْ فَکُنْتُ اَنَا اُعْطِیْهِمْ ،وَمَا عَسٰی اَنْ یَّبْلُغَنِیْ مِنْ هٰذَا اللَّبَن ؟وَلَمْ یَکُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ و طَاعَةِ رَسُوْلِهٖ ﷺ بُدٌّ ،فَاَتَیْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاقْبَلُوْا،فَاسْتَاذَنُوا فَاَذِنَ لَهُمْ وَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُم مِنَ الْبَیْتِ قَالَ یَااَبا هر قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خُذْفَاَعْطِهِمْ ،فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُعْطِیْهِ الرَّجُلَ فَیَشْرَبُ حَتّٰی یَرْوٰی ثُمَّ یَرُدُّعَلَیَّ الْقَدَحَ فَاُعْطِیهِ الْقَدَحَ فَیَشْربُ حَتّٰی یَرْوٰی ،ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیَّ الْقَدَحَ حَتّٰی اِنْتَهَیْتُ اِلَی النَّبِی ﷺ وَقَدْ رَوِیَ الْقَوْمُ کُلُّهُمْ فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلٰی یَدِهٖ فَنَظَرَ اِلَیَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ یَا اَبا هر قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَقِیْتُ اَنَا وَاَنْتَ ،قُلْتُ صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ،فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ ،فَقَالَ اشْرَبْ ،فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ یَقُوْلُ اشْرَبْ،حَتّٰی قُلْتُ : لَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ ،مَا اَجِدُ لَهُ مَسْلَکًا قَالَ فَاَرِنِی فَاَعْطَیْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰی وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ. (بخاری ،کتاب الرقاق ،رقم الحدیث: 6452, راجع: ,5375)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں کبھی بھوک کی وجہ سے زمین پر پیٹ کے بل لیٹ جاتا اور کبھی بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا۔ایک روز میں لوگوں کی عام گزرگاہ پر بیٹھ گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے میں نے ان سے قرآن کریم کی ایک آیت پوچھی ،میں نے سوال اسی لیے کیا کہ مجھے کھانا کھلا

دیں، لیکن وہ گزر گئے اور ایسا نہ کیا (یعنی کھانا نہ کھلایا) پھر میرے پاس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ گزرے میں نے ان سے بھی کتاب الٰہی کی ایک آیت پوچھی اور ان سے سوال اس لیے کیا تھا کہ وہ مجھے کھانا کھلا دیں، لیکن انہوں نے بھی ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے حضرت ابو القاسم ﷺ تھا، چنانچہ فرمایا: اے ابو ہرؓ! میں عرض کی حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ، فرمایا آؤ میرے ساتھ اور آپ چل دیئے میں آپ کے پیچھے چل پڑا، چنانچہ آپ اندر داخل ہوئے اور مجھے بھی اجازت عطا فرمائی پس میں اندر داخل ہوا، تو آپ نے پیالے میں دودھ پایا، پس فرمایا: کہ یہ دودھ کہاں سے آیا؟ گھر والوں نے عرض کی: فلاں مرد یا عورت نے آپ کے لیے بطور ہدیہ بھیجا ہے۔ فرمایا: اے ابو ہرؓ! میں نے عرض کی میں حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ، حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے، اہل وعیال، مال نہ رکھتے تھے اور کسی شخص کے پاس اپنی حاجت لیکر نہیں جاتے تھے۔ جب آپ کی خدمت میں صدقہ آتا تو ان کے لیے بھیج دیتے اور خود اس میں سے ذرا بھی تناول نہ فرماتے اور جب آپ کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا جاتا تو اس میں اہل صفہ کو بھی شامل فرما لیتے، مجھے یہ بات اچھی نہ لگی اور اپنے دل میں کہا کہ یہ دودھ اہل صفہ کا کیا بنائے گا، جبکہ اسکا زیادہ حقدار میں ہوں اگر یہ دودھ مجھے عطا فرما دیا جائے اور میں اسے پی لوں تو کچھ جان میں جان آئے پس جب وہ اہل صفہ آئیں گے، جیسا کہ مجھے حکم فرمایا اور میں انہیں دودھ دونگا تو غالب گمان ہے کہ یہ دودھ مجھ تک تو پہنچے گا ہی نہیں، لیکن اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے بغیر چارہ نہیں، پس میں گیا اور انہیں بلا لایا، چنانچہ وہ آئے پھر انہوں نے اجازت مانگی تو انہیں اجازت دے دی گئی اور وہ گھر کے اندر بیٹھ گئے، فرمایا کہ اے ابو ہر! میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اسے لیکر انہیں دو۔ انکا بیان ہے کہ میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک آدمی کو دیا چنانچہ جب وہ شکم سیر ہو گیا تو اس نے پیالہ مجھے واپس کر دیا پھر دوسرے (کو پیالہ پیش کیا خوب سیر ہو کر پیالہ اس) نے مجھے دے دیا، اسی طرح میں نبی کریم ﷺ تک پہنچ

گیا اور اصحاب صفہ سب شکم سیر ہو چکے تھے چنانچہ آپ نے پیالہ لے لیا اور اسے اپنے دست کرم پر رکھا پھر میری طرف دیکھ کر تبسم ریزی فرمائی، فرمایا: اے ابوہرؓ! میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اب میں اور تم باقی رہ گئے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ، آپ نے سچ فرمایا، ارشاد ہوا کہ بیٹھ جاؤ اور پیو! چنانچہ میں بیٹھ گیا اور میں نے پیا پھر فرمایا کہ پیو! لہذا میں نے پھر پیا، آپ برابر یہی فرماتے رہے کہ اور پیو! یہاں تک کہ میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ اب میں اس کی کوئی گنجائش نہیں پاتا، فرمایا تو اب مجھے دے، میں نے پیالہ حضور ﷺ کو دے دیا، حضور ﷺ نے اللہ کی حمد کی بسم اللہ پڑھا اور سب دودھ پی لیا۔

❁ 1857 - (21)

وَعَنْ ثَوْبَان قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :مَنْ يَّكْفُلُ لِيْ أَنْ لَّا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاَتَكَفُّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ؟ "فَقَالَ ثَوْبَانُ :أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا .

رواه أبو داود والنسائی

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: (تم میں سے) مجھے اس بات کی ضمانت کون دیتا ہے کہ وہ (حقیقی حاجت روا سمجھ کر) کسی سے سوال نہیں کرے گا۔ میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس کے بعد حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے۔

❁ 2520 - (16)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :يَا أَيُّهَا النَاسُ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ . "فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِس فَقَالَ :أَفِىْ كُلِّ عَام يَا رَسُوْلَ اللّٰه ؟ قَالَ " :لَوْ قُلْتُهَا :نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيْعُوْا

وَالْحَجُّ مَرَّةٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ . " رواه أحمد والنسائی والدارمی

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ اقرع بن حابس کھڑے ہوئے اور عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (فوری طور پر اقرع بن حابس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا تھوڑی دیر کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں ''ہاں'' کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم اس پر عمل نہ کر سکتے تھے اور نہ ہی تم میں اس کی استطاعت تھی۔ حج فرض ایک مرتبہ ہے جو اس سے زیادہ کرے وہ نفل ہے۔

۞ - 2505 (1)

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : :خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ " :یَا أَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا "فَقَالَ رَجُلٌ :أَكُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَسَكَتَ حَتّٰی قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ " :لَوْ قُلْتُ :نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ "ثُمَّ قَالَ : ذَرُوْنِی مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی أَنْبِیَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَیْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ . "

رواه مسلم

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو، ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خاموش رہے اس نے تین مرتبہ عرض کیا (اور آپ نے اس کی بات کا جواب ارشاد نہیں فرمایا، اس کے بعد) آپ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج واجب ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے، پھر فرمایا جب تک میں تمہیں چھوڑ دوں تم مجھے چھوڑ دو (یعنی جو کچھ میں نہ کہا کروں اس کے بارے نہ پوچھا کرو) پہلے

لوگ اپنے نبیوں سے کثرت سے سوالات کرنے کی وجہ سے اور اختلافات کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔جس وقت میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں جس قدر تم میں استطاعت ہے اسے سرانجام دو اور جب میں تمہیں کسی بات سے رکنے کا حکم دوں تو اسے چھوڑ دو۔

۞ - 1778 (7)

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ .قَالَ :بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ . فَقِيْلَ :مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيْرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ .وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا .قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِیَ عَلِیَّ .وَمِثْلُهَا مَعَهَا . "ثُمَّ قَالَ " :يَا عُمَرُ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ ؟ "

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو کہا گیا ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے زکوٰۃ نہیں دی تب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ابن جمیل نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کا انکار اس لیے کیا ہے کہ وہ فقیر تھا اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے غنی کر دیا ہے لیکن خالد سو تم اس پر ظلم کرتے ہو۔یقیناً اس نے اپنی زرہیں اور سامانِ جنگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیا ہے مگر عباس تو اس کی زکوٰۃ اور اسکی مثل میرے ذمہ ہے۔پھر فرمایا: اے عمر تو یہ نہیں جانتا کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہے۔

۞ - 3052 (12)

وَعَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَإِلَيْنَا وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَأَنَا مَوْلٰى مَنْ لَّا مَوْلٰى لَهٗ أَرِثُ مَالَهٗ وَأَفُكُّ عَانَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ يَرِثُ مَالَهٗ وَيَفُكُّ

عَانَهُ . "وفی روایة " :وَأَنَا وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهُ أَعْقِلُ عَنْهُ وَأَرِثُهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهُ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ . " رواه أبو داود

ترجمہ: حضرت مقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں مومن سے اس کی جان سے بھی زیادہ قریب تر ہوں ۔جو شخص قرض چھوڑ جائے یا عیال، اس کا ادا کرنا اور ان کی پرورش کرنا مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔جس کا کوئی مولیٰ (کارساز) نہیں میں اس کا مولیٰ (کارساز) ہوں اس کے مال کا میں وارث ہوں اس کی قید کو میں آزاد کرتا ہوں ماموں اس کا وارث ہے جسکا کوئی وارث نہیں، اس کے مال کا وارث ہوتا ہے اور اس کی قید کو چھڑاتا ہے ایک روایت میں ہے جس کا کوئی وارث نہیں میں اس کا وارث ہوں میں اس کی طرف سے دیت ادا کرتا ہوں اور اس کا وارث ہوں، ماموں وارث ہے جس کا کوئی وارث نہیں ہے اور وہ خون بہا بھرتا ہے اس کی طرف سے اور اس کا وارث ہے۔

۞ - 4146 (43)

عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُوْنَ أَشْيَاءَ وَيَتْرُكُوْنَ أَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ وَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفُوٌ وَتَلَا (قُلْ لَّا أَجِدُ فِيْمَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا) رواه أبو داود

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اہل جاہلیت بہت سی چیزیں کھالیتے تھے اور بہت سی چیزوں سے نفرت کرتے ہوئے انہیں چھوڑ دیتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے اپنا نبی مبعوث فرمایا اور اپنی کتاب نازل فرمائی اس نے حلال کردہ چیزوں کو حلال اور اپنی حرام کردہ چیزوں کو حرام قرار دیا، اس نے جن چیزوں کا حلال کیا وہ حلال ہے اور جن کو حرام کیا وہ حرام ہے اور جس سے خاموشی اختیار کی وہ قابلِ مواخذہ نہیں (معاف ہے)، پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”آپ فرمادیں کہ میری طرف جو وحی بھیجی گئی ہے اس میں تو میں کسی (بھی) کھانے والے پر (ایسی چیز کو) جسے وہ کھاتا ہو حرام نہیں پاتا سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا سؤر کا گوشت ہو کیونکہ یہ ناپاک ہے یا نافرمانی کا جانور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام بلند کیا گیا ہو۔ پھر جو شخص (بھوک کے باعث) سخت لاچار ہو جائے نہ تو نافرمانی کررہا ہو اور نہ حد سے تجاوز کررہا ہو تو بیشک آپ کا رب بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

- 5925 (58)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ وَمَنْ يَّشْهَدُ عَلٰى مَا تَقُوْلُ ؟ قَالَ " :هٰذِهِ السَّلَمَةُ "فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلٰثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَنْبَتِهَا . رواه الدارمی

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے، ایک اعرابی آیا، جب وہ قریب آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے فرمایا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اعرابی نے (طنزاً) کہا جو آپ کہہ رہے ہیں اس پر کون گواہی دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ خاردار درخت (میری بات کی گواہی دے گا) پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس درخت کو بلایا اور وہ وادی کے کنارے پر تھا وہ زمین پھاڑتا ہوا آیا اور حضور علیہ السلام کے سامنے حاضر ہوا، آپ نے اس سے تین مرتبہ گواہی طلب کی تو درخت نے تین بار گواہی دی کہ (یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک

وسلم) آپ کی شان وہی ہے جیسے آپ نے فرمایا ہے۔ پھر وہ اپنے اگنے کی جگہ پر چلا گیا۔

❁ - 5926 (59)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ جَاءَ أَعْرَابِیٌّ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :بِمَا أَعْرِفُ أَنَّکَ نَبِیٌّ ؟ قَالَ " :إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ یَشْهَدُ أَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ "فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰی سَقَطَ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ " :ارْجِعْ "فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ .

رواہ الترمذی وصححہ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: مجھے کس طرح پتہ چلے گا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں؟ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت سے اس خوشے کو بلاؤں اور وہ خوشہ گواہی دیدے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں (تو پھر مان جاؤ گے)۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے بلایا تو وہ خوشہ کھجور کے درخت سے اتر کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں پیش ہو گیا، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: واپس چلے جاؤ۔ وہ خوشہ واپس چلا گیا اور اس اعرابی نے منظر دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔ ترمذی

حاضر و ناظر از روئے قرآن

عقیدہ: حاضر کا لغوی معنی ہے موجود ہونا، یعنی غائب کے برعکس دوسرے لفظوں میں جس گھر، کمرے یا میدان وغیرہ میں ہم موجود ہوں حاضر کہلوائیں گے جس طرح طالب علم یا ملازم کسی مدرسہ یا فیکٹری میں موجود ہوتا ہے۔ حاضر کہلاتا ہے خواہ وہ مدرسہ فیکٹری، مکان یا میدان وغیرہ کتنے بھی وسیع وعریض کیوں نہ ہوں۔ اسے وہاں حاضر کہا جائے گا۔ جبکہ ''ناظر'' کے کئی معانی ہیں۔ مثلاً دیکھنے والا، آنکھ کا تل یعنی قرینہ عینیہ کہ جس سے انسان دیکھتا ہے، ناک سے متصل آنکھ کی وہ رگ

جس میں آنکھ کا پانی ہوتا ہے ان سب کو ناظر کہا جاتا ہے۔اصطلاحاً جہاں تک ہماری نظر کام کرتی ہے وہاں تک ہم ناظر ہیں اور جہاں تک ہمارا دست تصرف کام کرتا ہے وہاں تک ہم حاضر ہیں۔شرعاً ایسی شخصیت کو حاضر و ناظر کہا جاتا ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا فرمودہ قوت قدسیہ سے ایک جگہ رہ کر بھی ساری مخلوق کو دیکھ سکے اور جہاں چاہے اللہ تعالیٰ کے عطافرمودہ اختیار سے تصرف بھی فرما سکے۔

جس طرح بخاری شریف میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے دوران نماز دست مقدّس بڑھایا کہ جس طرح کچھ لینا چاہتے ہوں۔بعداز نماز صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ (ﷺ)! نماز میں آپ نے ایسا کیوں فرمایا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے جنت کو پیش کیا گیا،تو میں نے چاہا کہ اس سے ایک خوشہ میں تمہارے لیے توڑلوں مگر نہ توڑا تاکہ لوگوں کا علم بالغیب قائم رہے لیکن اگر میں توڑ لیتا تو لوگ قیامت تک اس سے کھاتے مگر وہ کم نہ ہوتا۔اسی طرح جنگ موتہ کو مسجد نبوی میں بیٹھ کر ملاحظہ فرمایا اور ایک ایک بات کی خبر بھی دی یا جس طرح بہت سی احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ ہر مرنے والے کو خواہ مومن ہو یا کافر اسے قبر (عالم برزخ) میں حضور سرور عالم ﷺ کی زیارت کروائی جاتی ہے اور پوچھا جاتا ہے کہ تو ان کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ اور یوں ہزارہا جگہوں پر ایک ہی وقت میں رسول اللہ ﷺ کی جلوہ گری ثابت ہے۔لیکن یہ ضروری نہیں کہ آقا ﷺ بنفس نفیس ہی وہاں تشریف لائیں ممکن ہے خلّاق عالم عزوجل درمیان کے سارے حجابات دور فرمادے اور مرنے والا رسول رحمت کی زیارت کرے یا جس طرح حضرت عزرائیل کہ سب کو دیکھتے بھی ہیں، جانتے بھی ہیں اور ایک ہی وقت میں ہزارہا جگہوں پر ارواح بھی قبض فرماتے ہیں یا جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کا وزیر اہل دربار کے سامنے بھی رہا اور سینکڑوں میل دور سے بلقیس کا تخت بھی پلک جھپکنے سے پہلے لے آیا یہ رفتار خواہ روحانی تھی یا جسم مثالی کی اس میں بحث نہیں ویسے بھی سائنس کے اعتبار سے اگر کوئی شے ایک سیکنڈ کے 1/6 حصہ میں غائب ہو کر دوبارہ حاضر ہو جائے

تو آنکھ اسے محسوس نہیں کرسکتی، جس طرح کہ روشن بلب ہر ہر لمحہ کئی مرتبہ جلتا اور بجھتا ہے چونکہ اس کا دورانیہ بہت قلیل ہوتا ہے اس لیے وہ مسلسل روشن ہی دکھائی دیتا ہے۔ بہرحال اہل سنت کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرح حاضروناظر ہیں۔

۞ سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَيْهَا ط قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ O وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ط وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ O (پ:سیقول ،س: البقرۃ: 143 ,142)

ترجمہ: اب کہیں گے بے وقوف لوگ کہ کس چیز نے پھیر دیا ان (مسلمانوں) کو اپنے قبلہ سے جس پر وہ اب تک تھے آپ فرمایئے اللہ ہی کا ہے مشرق بھی اور مغرب بھی۔ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف اور اس طرح ہم نے بنادیا تمہیں (اے مسلمانو!) بہترین امت تاکہ تم گواہ بنو لوگوں پر اور (ہمارا) رسول تم پر گواہ ہو۔ اور نہیں مقرر کیا ہم نے (بیت المقدس کو) قبلہ جس پر آپ (اب تک) رہے مگر اس لیے کہ ظاہر فرمادیں کہ کون پیروی کرتا ہے (ہمارے) رسول کی (اور) کون مڑتا ہے الٹے پاؤں۔ بے شک یہ (حکم) بہت بھاری ہے مگر ان پر بھاری نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت فرمائی۔ اور نہیں اللہ کی یہ شان کہ ضائع کردے تمہارا ایمان بے اللہ تعالیٰ لوگوں پر بہت ہی مہربان (اور) رحم فرمانے والا ہے۔

۞ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ م بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا O (پ: والمحصنت، س: النساء: 41)

ترجمہ: تو کیا حال ہوگا (ان نافرمانوں کا) جب ہم لے آئیں گے ہر امّت سے ایک گواہ اور (اے

حبیب ﷺ) ہم لے آئیں گے آپ کو ان سب پر گواہ۔

۞ وَمَا اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَ اسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا O

(پ: والمحصنت، س: النساء: 64)

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس لیے کہ اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے اذن سے اور اگر یہ لوگ جب ظلم کر بیٹھے تھے اپنے آپ پر، (تو ان کو چاہیے تھا کہ) حاضر ہوتے آپ کے پاس اور مغفرت طلب کرتے اللہ تعالیٰ سے، نیز مغفرت طلب کرتا ان کے لیے رسول (کریم ﷺ) بھی تو وہ ضرور پاتے اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول فرمانے والا نہایت رحم کرنے والا۔

۞ يٰبَنِيۡۤ اٰدَمَ لَا يَفۡتِنَنَّكُمُ الشَّيۡطٰنُ كَمَاۤ اَخۡرَجَ اَبَوَيۡكُمۡ مِّنَ الۡجَنَّةِ يَنۡزِعُ عَنۡهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوۡاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰٮكُمۡ هُوَ وَقَبِيۡلُهٗ مِنۡ حَيۡثُ لَا تَرَوۡنَهُمۡ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا الشَّيٰطِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ لِلَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ O (پ: ولو اننا، س: الاعراف: 27)

ترجمہ: اے اولادِ آدم! نہ فتنہ میں مبتلا کر دے تمہیں شیطان، جیسے نکالا اس نے تمہارے ماں باپ کو جنّت سے (اور) اتروا دیا ان سے ان کا لباس تا کہ دکھلا دے انہیں ان کے پردے کی جگہ۔ بے شک دیکھتا ہے تمہیں وہ اور اس کا کنبہ جہاں سے تم نہیں دیکھتے ہو انہیں۔ بلاشبہ ہم نے بنا دیا ہے شیطانوں کو دوست ان کا جو ایمان نہیں لاتے۔

۞ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمۡ وَاَنۡتَ فِيۡهِمۡ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمۡ وَهُمۡ يَسۡتَغۡفِرُوۡنَ O (پ: قال الملا، س: الانفال: 33)

ترجمہ: اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ کہ عذاب دے انہیں حالانکہ آپ تشریف فرما ہیں ان میں۔ اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ عذاب دینے والا انہیں حالانکہ وہ مغفرت طلب کر رہے ہوں۔

۞ اَلنَّبِىُّ اَوۡلٰى بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَاَزۡوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمۡ ؕ وَاُولُوا الۡاَرۡحَامِ

بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّا اَنْ تَفْعَلُوْا اِلٰی اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ط كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا O

(پ:اتل ما اوحی ، س: الاحزاب: 6)

ترجمہ: نبی (کریم ﷺ) مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ انکے قریب ہیں اور آپ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔اور قریبی رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں کتاب اللہ کی رو سے عام مومنوں اور مہاجرین سے مگر یہ کہ تم کرنا چاہو اپنے دوستوں سے کوئی بھلائی (تو اس کی اجازت ہے) یہ (حکم) کتاب (الٰہی) میں لکھا ہوا ہے

❁ يٰٓاَيُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًاO

(پ:اتل ما اوحی ، س: الاحزاب: 45)

ترجمہ: اے نبی (مکرّم ﷺ) ہم نے بھیجا ہے آپ کو (سب سچائیوں کا) گواہ بنا کر اور خوشخبری سنانے والا اور بروقت ڈرانے والا۔

❁ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا O (پ:حٰمٓ ، س:الفتح : 48)

ترجمہ: بے شک ہم نے بھیجا ہے آپ کو گواہ بنا کر (اپنی رحمت کی) خوشخبری سنانے والا عذاب سے (بروقت) ڈرانے والا۔

❁ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا لا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا O (پ:تبارک الذی، س: المزمل : 1)

ترجمہ: ہم نے بھیجا ہے تمہاری طرف ایک (عظیم الشان) رسول تم پر گواہ بنا کر جیسے ہم نے فرعون کی طرف (موسیٰ کو) رسول بنا کر بھیجا۔

علم غیب بعطائے علام الغیوب از روئے قرآن

عقیدہ: بالذات علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ بلکہ مطلقاً ذاتی علم غیب ہو یا عیاں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کے لیے ہے۔ وہ خود فرماتا ہے ''**عالم الغیب والشھادۃ**'' ہاں البتہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو دولت علم سے سرفراز فرمایا، جس طرح اللہ تعالیٰ نے عام لوگوں کو ظاہر چیزوں کا علم عطا فرمایا اسی طرح اپنے مجتبیٰ رسولوں کو خصوصاً ہمارے آقا و مولیٰ تاجدار عرب و عجم شفیع معظم رحمت عالم ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا اس بات کا انکار کرنا قرآن وحدیث کا انکار کرنے کے مترادف ہے۔ یاد رکھیے مخلوق کا علم خواہ وہ علم غیب ہو یا شہادہ یہ سب عطائی اور محدود ہے جبکہ اللہ جل شانہٗ کا علم ذاتی اور لامتناہی ہے۔اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کے علم مبارکہ میں نہ تو کیفیت کے اعتبار سے مماثلت ہے اور نہ ہی کمیّت کے اعتبار سے اور یہ بھی یاد رکھیے گا کہ جب چاہے معلوم کرلے یہ شان مخلوق کی ہے خالق کی طرف اس جملے کی نسبت کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ اس میں خواہش کے بعد علم کا حاصل ہونا ہے گویا جب تک خواہش نہ تھی متعلقہ بات سے واقفیت اور آگاہی نہ تھی حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کسی لمحہ بھی بے علم نہیں، وہ ہمیشہ سے ہمیشہ کے لیے عالم الغیب والشہادہ ہے۔ نیز یہ کہ ''ما کان وما یکون'' بھی ایک حد ہے۔اس لیے حد کو ذہن میں رکھ کر یہ جملہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں ہے بطور دلیل آیات کریمہ ملاحظہ فرمائیں۔

❁ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ. (پ:الم،س: البقرۃ: 31)

ترجمہ: اور اللہ نے سکھا دیئے آدم کو تمام اشیاء کے نام پھر پیش کیا انہیں فرشتوں کے سامنے اور فرمایا: بتاؤ تو مجھے نام ان چیزوں کے اگر تم (اپنے اس خیال میں) سچے ہو۔

❁ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ

اَیُّهُمۡ یَکۡفُلُ مَرۡیَمَ ص وَمَا کُنۡتَ لَدَیۡهِمۡ اِذۡ یَخۡتَصِمُوۡنَO

(پ: تلک الرسل، س:آل عمران: 44)

ترجمہ: یہ (واقعات) غیب کی خبروں میں سے ہیں ہم وحی کرتے ہیں ان کی آپ کی طرف اور نہ تھے آپ ان کے پاس جب پھینک رہے تھے وہ (مجاور) اپنی قلمیں (یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ) کون ان میں سے سرپرستی کرے مریم کی اور نہ تھے آپ ان کے پاس جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔

۞ وَرَسُوۡلًا اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۵ اَنِّیۡ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِاٰیَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ لا اَنِّیۡۤ اَخۡلُقُ لَکُمۡ مِّنَ الطِّیۡنِ کَهَیۡـَٔۃِ الطَّیۡرِ فَاَنۡفُخُ فِیۡهِ فَیَکُوۡنُ طَیۡرًام بِاِذۡنِ اللّٰهِ ج وَاُبۡرِئُ الۡاَکۡمَهَ وَالۡاَبۡرَصَ وَاُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰهِ ج وَاُنَبِّئُکُمۡ بِمَا تَاۡکُلُوۡنَ وَمَا تَدَّخِرُوۡنَ لا فِیۡ بُیُوۡتِکُمۡ ط اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَO

(پ: تلک الرسل، س:آل عمران : 49)

ترجمہ: اور (بھیجے گا اسے) رسول بنا کر بنی اسرائیل کی طرف (وہ انہیں آکر کہے گا کہ) میں آگیا ہوں تمہارے پاس ایک معجزہ لیکر تمہارے رب کی طرف سے (وہ معجزہ یہ ہے کہ) میں بنا دیتا ہوں تمہارے لیے کیچڑ سے پرندے کی سی صورت پھر پھونکتا ہوں اس (بے جان صورت) میں تو وہ فوراً ہو جاتی ہے پرندہ اللہ کے حکم سے اور میں تندرست کر دیتا ہوں مادرزاد اندھے کو اور (لاعلاج) کوڑھی کو اور میں زندہ کرتا ہوں مردے کو اللہ کے حکم سے اور بتلاتا ہوں تمہیں جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ تم جمع کر رکھتے ہو اپنے گھروں میں۔ بے شک ان معجزوں میں (میری صداقت کی) بڑی نشانی ہے تمہارے لیے اگر تم ایمان دار ہو۔

۞ مَا کَانَ اللّٰهُ لِیَذَرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عَلٰی مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَیۡهِ حَتّٰی یَمِیۡزَ الۡخَبِیۡثَ مِنَ الطَّیِّبِ ط وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُطۡلِعَکُمۡ عَلَی الۡغَیۡبِ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَجۡتَبِیۡ مِنۡ رُّسُلِهٖ مَنۡ یَّشَآءُ ص

فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ج وَاِنۡ تُؤۡمِنُوۡا وَ تَتَّقُوۡا فَلَکُمۡ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ O

(پ: لن تنالوا،س: آل عمران: 179)

ترجمہ: نہیں ہے اللہ (کی شان) چھوڑے رکھے مومنوں کو اس حال پر جس پر تم اب ہو جب تک الگ الگ نہ کر دے پلید کو پاک سے اور نہیں ہے اللہ (کی شان) کہ آگاہ کرے تمہیں غیب پر البتہ اللہ تعالیٰ (غیب کے علم کے لیے) چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے۔سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر اور اگر تم ایمان لے آئے اور تقوی اختیار کیا تو تمہارے لیے اجر عظیم ہے۔

۞ وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ وَرَحۡمَتُہٗ لَھَمَّتۡ طَّآئِفَۃٌ مِّنۡھُمۡ اَنۡ یُّضِلُّوۡکَ ط وَمَا یُضِلُّوۡنَ اِلَّآ اَنۡفُسَھُمۡ وَمَا یَضُرُّوۡنَکَ مِنۡ شَیۡءٍ ط وَاَنۡزَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَعَلَّمَکَ مَالَمۡ تَکُنۡ تَعۡلَمُ ط وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا O

(پ:والمحصنٰت ،س:النساء: 113)

ترجمہ: اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل آپ پر اور اسکی رحمت تو تہیہ کر لیا تھا ایک گروہ نے ان سے کہ غلطی میں ڈال دیں آپ کو اور نہیں غلطی میں ڈال رہے مگر اپنے آپ کو اور نہیں ضرر پہنچا سکتے آپکو کچھ بھی اور اتاری ہے اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت اور سکھا دیا آپ کو جو کچھ بھی آپ نہیں جانتے تھے۔اور اللہ تعالیٰ کا آپ پر فضل عظیم ہے۔

۞ وَمَا مِنۡ دَآبَّۃٍ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیۡرُ بِجَنَاحَیۡہِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمۡثَالُکُمۡ ط مَا فَرَّطۡنَا فِی الۡکِتٰبِ مِنۡ شَیۡءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّھِمۡ یُحۡشَرُوۡنَ O (پ:واذسمعوا ،س: الانعام : 38)

ترجمہ: اور نہیں کوئی (جانور) چلنے والا زمین پر اور نہ کوئی پرندہ جو اڑتا ہے اپنے دو پروں سے مگر وہ تمہاری مانند امتیں ہیں ۔نہیں نظر انداز کیا ہم نے کتاب میں کسی چیز کو، پھر اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں گے۔

۞ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ O (پ:واذا سمعوا ،س: الانعام : 59)

ترجمہ: اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی نہیں جانتا سوائے اس کے اور جانتا ہے جو کچھ خشکی میں اور سمندر میں ہے اور نہیں گرتا کوئی پتہ مگر وہ جانتا ہے اس کو اور نہیں کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک چیز مگر وہ لکھی ہوئی ہے روشن کتاب میں۔

۞ وَکَذٰلِکَ نُرِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَO (پ: واذا سمعوا ،س: الانعام : 75)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے دکھادی ابراہیم کو ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی تاکہ وہ ہوجائیں کامل یقین کرنے والوں میں۔

۞ وَمَا کَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ یُّفْتَرٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَتَفْصِیْلَ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَO (پ: یعتذرون ،س: یونس : 37)

ترجمہ: اور نہیں ہے یہ قرآن کہ گھڑ لیا گیا ہو اللہ تعالیٰ کی وحی آئے بغیر بلکہ یہ تو تصدیق کرنے والا ہے اس وحی کی جو اس سے پہلے نازل ہوچکی ہے اور الکتاب کی تفصیل ہے ذرّہ شک نہیں اس میں کہ رب العلمین کی طرف سے (اتری) ہے۔

۞ تِلْکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَآ اِلَیْکَ ج مَا کُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُکَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ط فَاصْبِرْ ط اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ O (پ:ومامن دابة،س: هود: 49)

ترجمہ: یہ قصّہ غیب کی خبروں میں سے ہے جنہیں ہم وحی کررہے ہیں آپ کی طرف۔ نہ آپ جانتے تھے اور نہ ہی آپ کی قوم اس سے پہلے۔ پس آپ صبر کریں۔ یقیناً نیک انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

۞ ذٰلِکَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَیۡبِ نُوۡحِیۡهِ اِلَیۡکَ ج وَمَا کُنۡتَ لَدَیۡهِمۡ اِذۡ اَجۡمَعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ وَهُمۡ یَمۡکُرُوۡنَ O (پ:وما ابری ،س: یوسف: 102)

ترجمہ: یہ قصّہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم وحی کرتے ہیں آپ کی طرف۔اور آپ ان کے پاس نہیں تھے جب وہ متفق ہو گئے تھے اس بات پر درانحالیکہ وہ مکر کر رہے تھے۔

۞ لَقَدۡ کَانَ فِیۡ قَصَصِهِمۡ عِبۡرَةٌ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ط مَا کَانَ حَدِیۡثًا یُّفۡتَرٰی مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلٰکِنۡ تَصۡدِیۡقَ الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡهِ وَ تَفۡصِیۡلَ کُلِّ شَیۡءٍ وَّهُدًی وَّ رَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ O (پ:ومابری ،س:یوسف:111)

ترجمہ: بے شک ان کی خبروں سے عقلمندوں کی آنکھیں کھلتی ہیں۔یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں لیکن اپنوں سے اگلے کاموں کی تصدیق ہے اور ہر چیز کا مفصل بیان اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

۞ وَیَوۡمَ نَبۡعَثُ فِیۡ کُلِّ اُمَّةٍ شَهِیۡدًا عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَجِئۡنَا بِکَ شَهِیۡدًا عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ ط وَنَزَّلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ وَّهُدًی وَّ رَحۡمَةً وَّ بُشۡرٰی لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ O (پ: ربما ،س:النحل: 89)

ترجمہ: اور وہ دن (بڑا ہولناک ہوگا) جب ہم اٹھائینگے ہر امّت سے ایک گواہ ان پر انہیں میں سے اور ہم لے آینگے آپ کو بطور گواہ ان سب پر اور ہم نے اتاری ہے آپ پر یہ کتاب اس میں تفصیلی بیان ہے ہر چیز کا اور یہ سراپا ہدایت اور رحمت ہے اور یہ مژدہ ہے مسلمانوں کے لیے۔

۞ وَالنَّجۡمِ اِذَا هَوٰی O مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمۡ وَمَا غَوٰیO وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰیO اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی Oعَلَّمَهٗ شَدِیۡدُ الۡقُوٰیO (پ:قال فما خطبکم،س: النجم: 1تا 5)

ترجمہ: قسم ہے اس (تابندہ) ستارے کی جب وہ نیچے اترا۔تمہارا (زندگی بھر کا) ساتھی نہ راہ حق سے بھٹکا اور نہ بہکا۔اور وہ تو بولتے ہی نہیں اپنی خواہش سے۔نہیں ہے یہ مگر وحی جو انکی طرف کی جاتی ہے انہیں سکھایا ہے زبردست قوتوں والے نے۔

❁ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلاَ یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا Oاِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُکُ مِنْ م بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًاO (پ:تبارک الذی، س: الجن: 62 تا 64)

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ) غیب کو جاننے والا ہے پس وہ آگاہ نہیں کرتا اپنے غیب پر کسی کو بجز اس رسول کے جس کو اس نے پسند فرمالیا ہو (غیب کی تعلیم کے لیے) تو مقرر کردیتا ہے اس رسول کے آگے اور اس کے پیچھے محافظ۔

❁ وَمَا هُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍO (پ:عمّ ، س:التکویر: 24)

ترجمہ: اور یہ نبی غیب بتانے میں ذرا بخیل نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی جانب سے
عطا فرمودہ علم و نظر از روئے حدیث

❁ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ اَتَیْتُ عَائِشَةَ وَهِیَ تُصَلِّی فَقُلْتُ مَاشَانُ النَّاسِ ؟فَاشَارَتْ اِلَی السَّمَاءِ فَاِذَا نَاسٌ قِیَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ قُلْتُ اٰیَةٌ فَاشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَیْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰی عَلاَنِیَ الْغَشْیُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلٰی رَاْسِی الْمَاءَ فَحَمِدَ اللّٰهَ النَّبِیُّ ﷺ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ لَمْ اَکُنْ اُرِیْتُهٗ اِلَّا رَاَیْتُهٗ فِی مَقَامِیْ هٰذَا حَتّٰی جَنَّةَ وَالنَّارَفَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِکُمْ مِثْلَ اَوْ قَرِیْبٍ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِکَ قَالَتْ اَسْمَاءُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ یُقَالُ مَا عِلْمُکَ بِهٰذَا الرَّجُلِ ؟فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَا اَدْرِیْ اَیُّهُمَا قَالَتْ اَسْمَاء فَیَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ نَا بِالْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی فَاَجَبْنَاهُ وَاتَّبَعْنَاهُ هُوَ مُحَمَّدٌ ﷺ ثَلَاثًا فَیُقَالُ نَمْ صَالِحاً قَدْ عَمِلْنَا اِنْ کُنْتَ لَمُوْقِنًا بِهٖ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِکَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئاً فَقُلْتُهٗ .

(بخاری ، کتاب العلم، رقم الحدیث: 86، راجع 922,1053,1054,1061,1235,1373, 2519,2520,7287)

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس آئی جو نماز پڑھ رہی تھیں میں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور لوگ قیام میں تھے۔ لہذا سبحان اللہ! میں نے کہا نشانی، انہوں نے سر کے اشارے سے کہا: ہاں، پس میں بھی کھڑی ہو گئی یہاں تک کہ بیہوش ہو چلی تو اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی پس نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے دکھائی نہیں گئی تھی لیکن میں نے اس جگہ (کھڑے ہوکر) دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی، پس مجھ پر وحی فرمائی گئی کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا۔ مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے اسی طرح فرمایا یا عنقریب، جیسے فتنہ دجال کے ساتھ کہا جائے گا کہ تو اس شخص کے متعلق کیا جانتا ہے مجھے معلوم نہیں کہ حضرت اسماء نے ایمان والے فرمایا یا یقین رکھنے والے فرمایا تو وہ کہے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد مصطفےٰ ﷺ ہیں۔ جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لیکر آئے تو ہم نے انکی بات مانی اور انکی پیروی کی، تین بار کہے گا، کہ یہ محمد مصطفےٰ ﷺ ہیں۔ کہا جائے گا کہ مزے سے سوجا! ہمیں معلوم تھا کہ تو ان پر یقین رکھنے والا ہے۔ جو منافق یاں شک کرنے والا ہوگا مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے شک کرنے والا کہا یا منافق، وہ کہے گا کہ میں نہیں جانتا، لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سنتا تو وہی کہہ دیتا۔

۞ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سُئِلَ النَّبِیِّ ﷺ عَنْ اَشْیَاءَ کَرِهَهَا فَلَمَّا اَکْثَرَ عَلَیْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَّنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ حُذَافَةُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْکَ سَالِمٌ مَّوْلٰی شَیْبَةَ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ مَا فِیْ وَجْهِهٖ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

(بخاری رقم الحدیث: 92، راجع: 729)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ سے ایسے سوالات کیے گئے جو ناپسند تھے۔ جب زیادہ کیے گئے تو آپ ناراض ہو گئے، پھر لوگوں سے فرمایا: کہ جو چاہو مجھ سے

پوچھ لو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے، پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے۔ جب حضرت عمر نے آپ کے چہرہ انور کی حالت دیکھی تو عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ ﷺ ہم اللہ کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

❁ قَالَ اَخْبَرَنِی اَنَسُ بْنُ مَالِک اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِی؟قَالَ: اَبُوْکَ حُذَافَة،ثُمَّ اَکْثَرَ اَنْ یَّقُوْلَ : سَلُوْنِی ،فَبَرَکَ عُمَرُ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ فَقَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّد نَّبِیًّا ثَلٰثًا فَسَکَتَ.

(بخاری، کتاب العلم، رقم الحدیث: 93،
راجع 540,749,4621,6362,6468,6486,7089,7090, 7091,7294,729)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ حذافہ۔ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو! پس حضرت عمر اپنے زانو تہہ کر کے عرض گزار ہوئے: ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے ،اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں، تین دفعہ کہا تو آپ نے سکوت اختیار فرمایا۔

❁ عَنْ اَنَس بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَکَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَکًا یَّقُوْلُ یَا رَبِّ نُطْفَةٌ یَّا رَبِّ عَلَقَةٌ یَّا رَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّقْضِیَ خَلْقَهٗ قَالَ اَذَکَرٌ اَمْ اُنْثٰی شَقِیٌّ اَمْ سَعِیْدٌ فَمَا الرِّزْقُ وَمَا الْاَجَلُ قَالَ فَیَکْتُبُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ. (بخاری ,کتاب الحیض،رقم الحدیث: 318، راجع: 3333,6595)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو کہتا ہے: اے نطفہ کے رب! اے جمے ہوئے خون کے رب!

اے لوتھڑے کے رب! جب اللہ تعالیٰ کو وہ پیدا کرنا منظور ہوتا ہے تو فرما دیتا ہے کہ نر ہے یا مادہ، بدبخت ہے یا نیک بخت، رزق کتنا ہے اور عمر کتنی ہے پس وہ اسکی ماں کے پیٹ میں لکھ دیتا ہے۔

❁ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ اِنِّیْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ وَرَآءِ ظَهْرِیْ.

(بخاری, کتاب الصلوٰۃ،رقم الحدیث: 418، راجع:741)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کیا یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہے۔ خدا کی قسم! مجھ پر نہ تمہارا خشوع،خضوع پوشیدہ ہے نہ تمہارے رکوع، میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

❁ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰی لَنَا النَّبِیُّ ﷺ صَلٰوةً ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِی الصَّلٰوةِ وَفِی الرُّكُوْعِ اِنِّیْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَآئِیْ كَمَا اَرَاكُمْ .

(بخاری، کتاب الصلوٰۃ، رقم الحدیث: 419، راجع: 742,6644)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر نماز اور رکوع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہں پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے تمہیں دیکھتا ہوں۔

❁ عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ اُرِیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا كَالْیَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ . (بخاری، کتاب الصلوٰۃ،رقم الحدیث,431، راجع: 29)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور فرمایا: مجھے جہنم دکھائی گئی اور میں نے آج جیسا خوفناک منظر کبھی نہیں دیکھا۔

❁ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ

ثُـمَّ سَـجَـدَ فَاطَالَ السُّجُودَثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ قَامَ فَاطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَـاطَـالَ الـرُّكُـوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ فَاطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ فَـاطَـالَ الـسُّـجُـوْدَ ثُـمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ قَدْ دَنَتْ مِنِّى الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوِاجْتَرَاْتُ عَلَيْهَا جِئْتُكُمْ بِقِطَافٍ مِّنْ اَقْطَافِهَا وَدَنَتْ مِنِّى النَّارُ حَتّٰى قُلْتُ اَىْ رَبِّ اَوْ اَنَـا مَـعَهُـمْ فَـاِذَا امْـرَأَةٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قُلْتُ مَا شَاْنُ هٰـذِهٖ ؟ قَـالُـوْا حَبَسَتْهَـا حَتّٰـى مَـاتَـتْ جُـوْعًـا لَّااَطْعَمَتْهَا وَلَا اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ تَاْكُلُ مِنْ خَشِيْشِ اَوْ خَشَاشِ الْاَرْضِ.

(بخاری، کتاب الاذان، رقم الحدیث: 745، راجع : 2364,3318,3482)

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کسوف پڑھی کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھا کر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا پھر قیام کیا اور لمبا قیام کیا پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا پھر سر اٹھایا اور لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا پھر فارغ ہوئے تو فرمایا: جنت مجھ سے قریب کی گئی یہاں تک کہ اگر میں چاہتا تو اس کے خوشوں میں سے تمہارے لیے ایک خوشہ لے آتا اور مجھ سے دوزخ نزدیک کی گئی یہاں تک کہ میں نے کہا: اے رب ! کیا میں انکے ساتھ ہوں اس میں ایک عورت دیکھی میرے (نافع کے) خیال میں انہوں نے فرمایا: جس کو بلی پنجوں سے نوچ رہی تھی میں نے کہا: اسے کیا ہوا؟ فرشتوں نے کہا: اسے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ بھوکی مرگئی نہ اسے کھانا دیتی اور نہ اسے چھوڑتی کہ کچھ کھاتی۔ نافع نے کہا کہ میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے۔

❁ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ ﷺ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَ تَكْثُرَ الـزَّلَازِلُ وَيَتَـقَارَبُ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَ يَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ حَتّٰى يَكْثُرَ

فِیْکُمُ الْمَالَ فَیَفِیْضُ.

(بخاری، کتاب الاستسقاء، رقم الحدیث :1036، راجع: 85,1412,3608,4635,4636,6037)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ علم قبض فرما لیا جائے، زلزلے کثرت سے آئیں، وقت ایک دوسرے سے قریب ہو جائے، فتنے ظاہر ہوں اور ھرج بڑھ جائے اور وہ قتل ہے مال کی کثرت ہوگی کہ وہ ابل پڑے گا۔

۞ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِک رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِیْبَ وَاِنَّ عَیْنَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ مِنْ غَیْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ.

(بخاری، کتاب الجنائز، رقم الحدیث : 1246، راجع2798,3063,3630,3757,4262)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جھنڈا زید نے لے لیا وہ شہید کر دیئے گئے پھر جعفر نے لے لیا، وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا، وہ بھی شہید کر دیئے گئے اور رسول اللہ ﷺ کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں تھے، پھر بغیر امیر بنائے اسے خالد بن ولید نے لے لیا اور انہیں فتح عطا فرما دی گئی۔

۞ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ یَوْمًا فَصَلّٰی عَلٰی اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَی الْمَیِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّی فَرَطٌ لَّکُمْ فَاَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَاِنِّی وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ عَلٰی حَوْضِی الْاٰنَ وَاِنِّی اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّی وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا.

(بخاری، کتاب الجنائز، رقم الحدیث :1344، راجع: 3596,4042,4085,6426,6590)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک روز شہدائے احد پر نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور بے شک خدا کی قسم، میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق ڈر نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں نہ پھنس جاؤ۔

❁ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَیَّ عِیَالٌ وَّلِیْ حَاجَةٌ شَدِیْدَةٌ قَالَ فَخَلَّیْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ الْبَارِحَةَ؟قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَكَا حَاجَةً شَدِیْدَةً وَّعِیَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَیَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ سَیَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَآءَ یَحْثُوا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ دَعْنِیْ فَاِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَیَّ عِیَالٌ لَاعُوْدُ فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَآ اَبَا هُرَیْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ؟ قُلْتُ یَارَسُوْ لَ اللّٰهِ ﷺ شَكَا حَاجَةً شَدِیْدَةً وَّعِیَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلًا قَالَ اَمَا اَنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَیَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهُ الثَّالِثَه فَجَاءَ یَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ اَنَّكَ تَزْعُمُ لَاتَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِیْ اُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ یَّنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَاقُلْتُ مَا هُوَ قَالَ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰیَةَ الْكُرْسِیِّ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ تَخْتِمُ الْاٰیَةَ فَاِنَّكَ لَنْ یَّزَالَ عَلَیْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا یَقْرَبَنَّكَ شَیْطَانٌ حَتّٰی

تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ اَنَّهُ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ قَالَ مَاهِيَ ؟قُلْتُ قَالَ لِيْ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ اَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ اللّٰهَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَقَا لَ لِيْ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ وَكَانُوْا اَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَمَا اِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ لَا ،قَالَ ذَاكَ الشَّيْطَانُ.

(بخاری، کتاب الوکالہ، رقم الحدیث: 2311، راجع : 3275,5010)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زکوٰۃ رمضان کی حفاظت پر مقرر فرمایا پس ایک آنے والا آیا اور اناج میں سے لینے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا خدا کی قسم میں ضرور تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤنگا اس نے کہا کہ میں محتاج ہوں اور میرے بچے ہیں اور مجھے سخت ضرورت ہے پس میں نے اسے چھوڑ دیا، صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرۃ! رات تم نے اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس نے سخت حاجت اور بچوں کی شکایت تو مجھے ترس آ گیا لہذا میں نے اسے چھوڑ دیا، فرمایا کہ اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا پس میں نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کے مطابق ضرور آئے گا چنانچہ وہ پھر آیا اور اناج میں سے لے جانے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ضرور لے جاؤنگا، اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں محتاج ہوں اور بال بچے دار ہوں پھر نہیں آؤنگا، پس مجھے ترس آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا، صبح کو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! اس نے سخت حاجت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا فرمایا اس نے تم

سے غلط کہا ہے اور وہ پھر آئے گا پس میں تیسری رات اسکا منتظر رہا، وہ آ کر اناج لینے لگا، پس میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرونگا کیونکہ آج آخری اور تیسری رات ہے تم ہر دفعہ کہتے رہے کہ اب نہیں آؤنگا مگر آتے رہے، اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو، میں آپ کو ایسے الفاظ سکھا دیتا ہوں جو آپ کو نفع دیں گے، میں نے کیا وہ کیا ہیں؟ کہا کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی آخر تک پڑھ لیا کرو تو ساری رات تم اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آسکے گا، پس میں نے اسے چھوڑ دیا، صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم نے اپنے رات کے چور کا کیا بنایا؟ عرض کی یارسول اللہ! اس نے مجھے ایسے کلمات سکھانے کا دعوٰی کیا جو مجھے اللہ کے پاس فائدہ دیں تو میں نے اسے چھوڑ دیا، فرمایا کہ وہ کیا ہیں؟ عرض کی اس نے کہا جب تم بستر پر جاؤ تو اول سے آخر تک آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو تم برابر اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا اور وہ حضرات نیک کاموں کے بڑے حریص تھے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے بات سچی کہی ہے جبکہ آپ وہ جھوٹا ہے، اے ابوہریرہ! جانتے ہو یہ تین راتوں تک کون تم سے مخاطب ہوتا رہا؟ عرض کی ''نہیں''

فرمایا: وہ شیطان تھا۔

❁ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِک اَنَّ اُمَّ الرَّبِیْعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِیَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ! اَلَا تُحَدِّثُنِی عَنْ حَارِثَةَ؟ وَکَانَ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ کَانَ فِی الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ کَانَ غَیْرَ ذٰلِکَ اجْتَهَدْتُ عَلَیْهِ فِی الْبُکَاءِ قَالَ یَا اُمَّ حَارِثَةَ! اِنَّهَا جِنَانٌ فِی الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَکَ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰی. (بخاری، کتاب الجهاد والسیر، رقم الحدیث: 2809، راجع 3982,6550,656)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن سراقہ کی والدہ محترمہ حضرت ام ربیع بنت براء دربار نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں، یا نبی اللہ ﷺ مجھے

حارث کا حال بتائیں جو بدر کی لڑائی میں مارا گیا تھا جب کہ اسے نامعلوم تیر لگا تھا، اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر سے کام لوں، اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو میں دل کھول کر گریہ زاری کروں؟ ارشاد فرمایا: اے ام حارثہ! جنت میں تو کئی باغات ہیں اور تیرا بیٹا تو فردوس اعلیٰ میں ہے۔

❁ اَنَّ ابْنَ عَبَّاس قَالَ لَهُ وَلِعَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اِئْتِیَا اَبَا سَعِیْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِیْثِهٖ فَاَتِیَا وَهُوَ وَاَخُوْهُ فِیْ حَائِطٍ لَّهُمَا یَسْقِیَانِهٖ فَلَمَّا رَاٰنَا جَاءَ فَاحْتَبٰی وَجَلَسَ فَقَالَ: کُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً وَکَانَ عَمَّارٌ یَنْقُلُ لَبِنَتَیْنِ لَبِنَتَیْنِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِیُّ ﷺ وَمَسَحَ عَنْ رَاْسِهِ الْغُبَارَ وَقَالَ: وَیْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ عَمَّارٌ یَدْعُوْهُمْ اِلَی اللّٰهِ وَ یَدْعُوْنَهٗ اِلَی النَّارِ. (بخاری، کتاب الجهاد والسير، رقم الحديث : 2812، راجع: 447)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عکرمہ اور علی ابن عبداللہ سے فرمایا کہ تم دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث کا سماع کرو، پس ہم دونوں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ باغ کو پانی دے رہے تھے، جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو ہمارے پاس تشریف لے آئے احتبا کی حالت میں بیٹھ گئے پھر فرمایا کہ جب مسجد نبوی کی تعمیر ہو رہی تھی تو ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتے تھے لیکن حضرت عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں اٹھا کر لاتے تھے، جب نبی کریم علیہ السلام ان کے پاس سے گزرے تو انکے سر کا غبار جھاڑتے ہوئے فرمایا: عمار کی اس حالت پر افسوس ہے کہ ان کو باغیوں کا گروہ قتل کرے گا یہ انہیں اللہ کی طرف بلائیں گے اور وہ گروہ انکو جہنم کی طرف بلائے گا۔

❁ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ التَقٰی هُوَ وَالْمُشْرِکُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی عَسْکَرِهِمْ وَمَا لَ الْاٰخِرُوْنَ اِلٰی عَسْکَرِهِمْ وَفِیْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ لَا یَدَعُ لَهُمْ شَاذَةً وَّلَا فَاذَةً اِلَّا اتَّبَعَهَا یَضْرِبُهَا بِسَیْفِهٖ فَقَالَ: مَا اَجْزَاءَ مِنَّا الْیَوْمَ اَحَدٌ کَمَا اَجْزَاءَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ ﷺ اَمَا اِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ : اَنَا صَاحِبُہٗ قَالَ: فَخَرَجَ مَعَہٗ کُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَہٗ وَاِذَا اَسْرَعَ اَسْرَعَ مَعَہٗ قَالَ : فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِیْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَیْفِہٖ فِی الْاَرْضِ وَذُبَابَہٗ بَیْنَ ثَدْیَیْہِ ثُمَّ تَحَامَلَ سَیْفِہٖ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَخَرَجَ الرَّجُلُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ : اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: وَمَاذَاکَ ؟ قَالَ : اَلرَّجُلُ الَّذِیْ ذَکَرْتُ اٰنِفًا اَنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَاَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِکَ فَقُلْتُ: اَنَا لَکُمْ بِہٖ فَخَرَجْتُ فِیْ طَلَبِہٖ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِیْدًا فَاَسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَیْفِہٖ فِی الْاَرْضِ وَذُبَابَہٗ بَیْنَ ثَدْیَیْہِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَیْہِ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عِنْدَ ذٰلِکَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فِیْمَا یَبْدُوْا لِلنَّاسِ وَھُوَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ النَّارِفِیْمَا یَبْدُوْا لِلنَّاسِ وَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ (بخاری، کتاب الجہاد والسیر، رقم الحدیث:2898، راجع 4203,4207,6493, 6607)

ترجمہ: حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (کے پروانوں) اور مشرکین کا مقابلہ ہوا اور قتل وقتال کی گرم بازاری ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی فوج کا معائنہ فرمایا اور دوسروں نے اپنے لشکر کا اصحاب رسول عربی میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو کسی بھاگتے ہوئے مشرک کو زندہ نہ چھوڑتا بلکہ تعاقب کر کے اسے تلوار سے موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا، حضرت سہل نے کہا: آج فلاں کے برابر ہم میں سے کوئی کام نہیں آیا، پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن وہ تو دوزخی ہے مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا میں اس کے ساتھ رہوں گا اس شخص کا بیان ہے کہ میں اس کے ساتھ رہا وہ جہاں کھڑا ہوتا تو میں بھی اسی جگہ کھڑا ہو جاتا، جب وہ دوڑتا تو میں بھی اس کے ساتھ دوڑنے لگتا، بتایا کہ اس شخص کو شدید زخم آیا تو اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور اسکی نوک پر اپنا سینہ رکھ کر اپنی تلوار پر سارا بوجھ رکھ دیا اور یوں خودکشی کر لی اور پھر وہ آدمی (مشاہدہ کرنے والا) واپس بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں

کہ آپ واقعی اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں آپ نے دریافت فرمایا: کہ بات کیا ہوئی ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ آپ نے ابھی ابھی فلاں شخص کے بارے میں فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے تو لوگوں کو یہ بات بڑی تعجب خیز معلوم ہوئی تھی میں نے ان سے کہا تھا کہ میں تمہیں اسکی حقیقت سے آگاہ کرونگا، پس میں اسکی پڑتال کے لیے نکلا تو وہ شدید زخمی ہوا تو اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے بیچ سینے سے لگا کے اس پر اپنا سارا بوجھ رکھ دیا اور اس طرح خود کشی کر لی، اسوقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک ایک آدمی لوگوں کے دیکھنے میں اہل جنت جیسے عمل کرتا ہے لیکن حقیقت میں وہ جہنمی ہوتا ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ دیکھنے میں وہ جہنمیوں جیسے عمل کرتا ہے لیکن درحقیقت جنتی ہوتا ہے۔

❀ اَخبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ رَافِع قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ بَعَثَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنَا وَ الزُّبَیْرَ وَالْمَقْدَادَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوْارَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِیْنَةَوَ مَعَهَا کِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰی بِنَا خَیْلُنَا حَتّٰی انْتَهَیْنَا اِلَی الرَّوْضَةِ فَاِذَا نَحْنُ بِاالظَّعِیْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِی الْکِتَابَ اَوْ لَنُلْقِیَنَّ الثِّیَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَیْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَافِیْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِی بَلْتَعَةَ اِلٰی اُنَاس مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ اَهْلِ مَکَّةَ یُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا حَاطِبُ مَا هٰذَا ؟قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَاتَجْعَلْ عَلَیَّ اِنِّی کُنْتُ اِمْرَاً مُلْصَقًا فِیْ قُرَیْش وَّلَمْ اَکُنْ مِّنْ اَنْفُسِهَا وَکَانَ مَنْ مَعَکَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَکَّةَ یَحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِیْهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ فَاَحْبَبْتُ اِذَا فَاتَنِی ذٰلِکَ مِنَ النَّسَبِ فِیْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ یَدًا یَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِیْ وَمَا فَعَلْتُ کُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا وَّلَا رَضًا بِالْکُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ صَدَقَکُمْ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِیْ اَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ قَالَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ اللّٰهُ اَنْ یَّکُوْنَ قَدِ الطَّلَعَ

عَلٰی اَھْلِ بَدْر فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ قَالَ سُفْیَانُ وَاَیُّ اِسْنَادِ ھٰذَا.

(بخاری, کتاب الجهاد والسیر، رقم الحدیث:3007، راجع 3081,3983,4273, 4890,6259,6939)

ترجمہ: عبید اللہ بن ابو رافع فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور مقداد (رضی اللہ عنہم) کو مقرر کر کے فرمایا کہ چلتے چلے جانا یہاں تک کہ تم روضہ خاخ تک پہنچ جاؤ وہاں تمہیں ایک بڑھیا ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے وہ خط اس سے لے آؤ، ہم روانہ ہوئے اور اس طرح کہ ہمارے گھوڑے ہوا سے باتیں کرتے تھے یہاں تک کہ ہم اس روضہ تک پہنچ گئے اور دیکھا تو واقعی وہاں ایک بڑھیا موجود ہے ہم نے اس سے کہا: خط نکالو، وہ کہنے لگی کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے، ہم نے کہا کہ خط نکال کر دے دو ورنہ ہم تمہارے کپڑے بھی اتار دیں گے، آخر کار اس نے اپنے جوڑے (سر کے بالوں) سے خط نکالا پس ہم اس سے خط لیکر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے جب اسے دیکھا گیا تو وہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے مکہ مکرمہ والے بعض مشرکین کے نام تھا جس میں رسول اللہ ﷺ کے بعض حالات کی انہیں خبر دی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حاطب، یہ کیا ہے؟ عرض کی یارسول اللہ ! میرے بارے میں جلدی سے کام نہ لیجئے میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ قریش میں آکر رہنے لگا لیکن قرشی نہیں ہوں، حضور کے ساتھ جو مہاجرین ہیں انکی اہل مکہ سے رشتے داریاں ہیں جن کے باعث انکے اہل وعیال اور مال و دولت محفوظ ہیں پس میں نے چاہا کہ میرا ان سے نسبی تعلق تو ہے نہیں کیوں نہ ان پر کوئی احسان کر دوں جس کے باعث میرے رشتے دار بھی محفوظ رہیں اور میں نے یہ حرکت کفر یا ارتداد کے باعث نہیں کی اور نہ مسلمان ہونے کے بعد میں کفر سے راضی ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: حکم فرمایئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں، فرمایا: یہ تو غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے اور کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حالات سے باخبر ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے

حضرت سفیان نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند کیا ہی عمدہ ہے۔

۞ اَخْبَرَنِی سَهْلٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَعْنِی ابْنَ سَعْد قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا یُفْتَحُ عَلٰی یَدَیْهِ یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَبَاتَ النَّاسُ لَیْلَتَهُمْ اَیُّهُمْ یُعْطٰی فَغَدَوْا کُلُّهُمْ یَرْجُوْهُ فَقَالَ اَیْنَ عَلِیٌّ؟ فَقِیْلَ یَشْتَکِیْ عَیْنَیْهِ فَبَصَقَ فِیْ عَیْنَیْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَاَ کَاَنْ لَمْ یَکُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّایَةَ فَقَالَ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰی تَکُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰی رِسْلِکَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْهِمْ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ یَّهْدِیَ اللّٰهُ بِکَ رَجُلاً خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ تَکُوْنَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ .

(بخاری ، کتاب الجهاد والسیر،رقم الحدیث : ,3009 ، راجع: 2942)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جنگ خیبر کے وقت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دونگا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی وہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اسے دوست رکھتے ہیں ، رات لوگوں نے اسی انتظار میں گزار دی کہ دیکھیں جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے اگلے روز ہر ایک اس کا تمنائی تھا، آپ نے ارشاد فرمایا: علی کہاں ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ انکی آنکھیں دکھتی ہیں تو آپ نے انکی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور انکے لیے دعا کی تو وہ اس طرح شفایاب ہو گئے جیسے انہیں تکلیف ہوئی ہی نہ تھی پھر انہیں علم عطا فرما دیا، وہ عرض گزار ہوئے کہ میں اسوقت تک ان سے لڑتا رہوں گا جبتک کہ وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں تو آپ نے فرمایا: کہ چپکے سے جاؤ اور جب انکے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں دعوت اسلام دینا اور بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے۔ خدا کی قسم اگر تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت سے نواز دیا تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

۞ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِیْ رَهْطٍ مِّنْ

اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدُوْہُ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَۃَ وَقَدْ قَارَبَ یَوْمَئِذٍ ابْنُ صَیَّادٍ یَّحْتَلِمُ فَلَمْ یَشْعُرُ حَتّٰی وَجَدُوْہُ یَلْعَبُ ضَرَبَ النَّبِیِّ ﷺ ظَھْرَہٗ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِیّ ﷺ اَتَشْھَدُ اَنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ؟فَنَظَرَ اِلَیْہِ ابْنُ صَیَّادٍ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ فَقَالَ ابْنُ صَیَاد لِلنَّبِیِّ ﷺ اَتَشْھَدُ اَنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ؟فقَالَ لَہُ النَّبِیّ ﷺ مَاذَا تَرٰی قَالَ ابْنُ صَیَّاد یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّ کَاذِبٌ قَالَ النَّبِیّ ﷺ خُلِّطَ عَلَیْکَ الْاَمْرُ قَالَ النَّبِیّ ﷺ اِنِّیْ قَدْ خَبَاْتُ لَکَ خَبْأً قَالَ ابْنُ صَیَّاد ھُوَ الدُّخُ قَالَ النَّبِیّ ﷺ اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُ وَقَدْ رَکَ قَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ائْذَنْ لِّیْ فِیْہِ اِضْرِبُ عُنُقَہٗ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یَّکُنْ ھُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْہِ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ ھُوَ فَلَا خَیْرَ کَ فِیْ قَتْلِہٖ .

(بخاری، کتاب الجنائز، رقم الحدیث: 1354، راجع: 3055,6173,6618)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ حضرت عمرؓ شمع رسالت کے کئی اور پروانوں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی معیت میں ابن صیاد کی جانب روانہ ہوئے یہاں تک کہ اسے بنو مغالہ کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا، حالانکہ وہ بچہ نہیں تھا بلکہ بالغ ہو چکا تھا اس نے کسی کو نہیں پہچانا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اسکی پیٹھ بھی ٹھونکی پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ امیوں کے رسول ہوں پھر ابن صیاد نے نبی کریم ﷺ نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہوں پھر نبی کریم ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: تجھے کیا نظر آتا ہے؟ وہ کہنے لگا، میرے پاس سچی خبر بھی آتی ہے اور جھوٹی بھی، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تو تیرا کام خلط ملط ہو گیا بعدہٗ نبی کریم ﷺ

نے فرمایا: میں تیرے لیے ایک بات اپنے دل میں چھپاتا ہوں وہ بتا۔ابن صیاد نے جواب دیا وہ ''الدخ'' ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دور ہوجا تو اپنی حد(کاہن والی) سے نہیں بڑھ سکتے،حضرت عمر عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ! اجازت مرحمت فرمایئے کی اس کی گردن اتار کر رکھ دوں،فرمایا:اگر یہ دجال ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کے قتل میں تمہارے لیے بھلائی نہیں ہے۔

۞ عَنْ اُمِّ خَالِدِ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْد قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَعَ اَبِی وَعَلَیَّ قَمِيْصٌ اَصْفَرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَنَّهُ سَنَّه قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهِیَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِی اَبِی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ ثُمَّ اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ ثُمَّ اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَقِيَتْ حَتّٰی ذَكَرَ.

(بخاری، کتاب الجهاد والسیر،رقم الحدیث: 3071، راجع:3874, 5823,5845,5993)

ترجمہ: حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور میں نے زرد رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:سنہ ، سنہ حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول ہے کہ حبشی زبان میں حسنہ یعنی اچھی کو ''سنہ'' کہتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ پھر میں مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد ماجد نے مجھے ڈانٹا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کھیلنے دو! اس کے بعد حبیب پروردگار نے ارشاد فرمایا: لباس پرانا کر اور پھاڑ، پھر پرانا کر اور پھاڑ اور پھر پرانا کر اور پھاڑ (یعنی لمبی عمر پائے) حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول ہے کہ انکی درازعمر کا لوگوں میں چرچا ہوتا تھا۔

۞ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلٰی ثَقَلِ النَّبِیِّ ﷺ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ: كِرْكِرَةُ، فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ هُوَ فِی النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً

قَدْ غَلَّهَا : قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ : قَالَ ابْنُ سَلَامٍ كَرْكَرَةُ يَعْنِیْ بِفَتْحِ الْكَافِ وَهُوَ مَضْبُوْطٌ كَذَا . (بخاری ، کتاب الجهاد والسير ،رقم الحديث: 3074)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کرکرہ نامی ایک شخص نبی کریم ﷺ کے اسباب کی حفاظت پر متعین تھا۔ جب اسکا انتقال ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ جہنمی ہے لوگ اسکی وجہ تلاش کرنے لگے تو اس کے سامان میں ایک عبا پائی، جو اس نے مالِ غنیمت سے چرا کر رکھ لی تھی، امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابن سلام کے قول کے مطابق کرکرہ کاف کی زبر کے ساتھ ہے اور یہ زیادہ درست ہے۔

❁ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا : اِذَا هَلَكَ كِسْرٰی فَلَا كِسْرٰی بَعْدَهُ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَاقَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

(بخاری ، کتاب فرض الخمس ،رقم الحديث: 3120، راجع:3027,3619,3121,6629)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر تباہ ہو گیا تو اس کے بعد قیصر بھی کوئی نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ کروگے۔

❁ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَامَ فِيْنَا النَّبِیُّ ﷺ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَا زِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. (بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم الحديث: 3192)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک روز ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تو آپ نے مخلوق کی پیدائش کا ابتداء سے ذکر فرمانا شروع کیا یہاں تک کہ جنتی اپنے

مقام پر پہنچ گئے اور دوزخی اپنے مقام پر، پس اسے یاد رکھا جس نے، یاد رکھا اور جو بھول گیا اسے، وہ بھول گیا۔

۞ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَشِیْرُ اِلَی الْمَشْرِقِ فَقَالَ : هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ.

(بخاری، کتاب فرض الخمس، رقم الحدیث :3104، راجع3279,3511,5296,7092,7093)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ مشرق کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: بے شک فتنہ یہاں ہے، یہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

۞ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَفِیْ یَمَنِنَا قَالَ قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَفِیْ یَمَنِنَا قَالُوْ وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَفِی یَمَنِنَا قَالُوْ وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا یَطْلَعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ. (بخاری, کتاب الاستسقاء، رقم الحدیث : 1037، راجع:7094)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمیں شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں، لوگ عرض گزار ہوئے اور ہمارے نجد میں۔ دوبارہ کہا! اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے اور یمن میں۔ لوگ پھر عرض گزار ہوئے اور ہمارے نجد میں۔ فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہیں اور شیطان کا گروہ وہیں سے نکلے گا۔

۞ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِثَوْبٍ مِّنْ حَرِیْرٍ فَجَعَلُوْا یَعْجَبُوْنَ مِنْ حُسْنِهٖ وَلِیْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَنَادِیْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّةِ اَفْضَلُ مِنْ هٰذَا.

(بخاری, کتاب بدء الخلق، رقم الحدیث :3249، راجع:3802,5836,6640)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک ریشمی کپڑا پیش کیا گیا لوگ اس کے خوبصورت اور ملائم ہونے پر متعجب تھے،تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے کہیں بہتر ہیں۔

❁ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقِ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَ شَقِيٌّ اَوْسَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَايَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَلْيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَلْيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ.

(بخاری ,کتاب احادیث الانبیاء ,رقم الحدیث : 3332، راجع: 3208)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو صادق ومصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر شخص اپنی والدہ کے شکم میں چالیس روز اسی طرح (نطفہ کی صورت میں) رہتا ہے پھر وہ چالیس دن تک جمے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے پھر وہ گوشت کی بوٹی بن کر اتنے ہی دن رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسکی جانب ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ چار باتیں لکھ آئے۔(۱) اسکا عمل (۲) اسکی موت (۳) اسکا رزق (۴) شقی ہے یا سعید، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے بعض اوقات آدمی دوزخیوں جیسے عمل کرتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک میٹر کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس پر نوشتۂ تقدیر غالب آجاتا ہے کہ جنتیوں جیسے عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور یوں بھی ہو جاتا ہے کہ کوئی آدمی جنتیوں جیسے کام کرتا ہے، یہاں تک کہ اسکے اور جنت کے درمیان صرف ایک میٹر کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن قسمت کا لکھا پیش آجاتا ہے اور جہنمیوں

جیسے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔

❁ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ مِنِّيْ اَوْ تَضْحَكُ مِنِّيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ ؟ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً. (بخاری، کتاب الرقاق، رقم الحدیث:6571، راجع:7511)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ سب کے بعد جہنم سے کون نکالا جائے گا یا سب سے آخر میں کون جنت کے اندر داخل ہوگا یہ آدمی جہنم سے اوندھے منہ نکالا جائے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: جا! پھر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا چنانچہ اسے خیال آئے گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس لوٹ کر عرض گزار ہوگا اے رب! وہ تو بھری ہوئی ہے پس اس سے فرمایا جائے گا جا! لہذا وہ جنت میں داخل ہوگا پس اس میں جا کر اسے خیال آئے گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے پس وہ واپس لوٹ کر عرض کرے گا: اے رب! میں نے تو وہ بھری ہوئی پائی ہے چنانچہ اس سے فرمایا جائے گا: جا! اور جنت میں داخل ہو جا، کیونکہ تیرے لیے دنیا کے برابر بلکہ اس سے دس گنا بڑھ کر ہے یا تیرے لیے دس دنیا و مافیہم سے بڑھ کر ہے وہ عرض کرے گا کہ مجھے کیوں سامان تمسخر بنایا جا رہا ہے حالانکہ تو حقیقی مالک ہے چنانچہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ تو اہل جنت کا سب سے کم ترین درجہ ہے۔

﴿ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ خَیْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَّلَا فِضَّةً اِلَّا الْاَمْوَالَ وَالثِّیَابَ وَالْمَتَاعَ فَاَهْدٰی رَجُلٌ مِّنْ بَنِی الضُّبَیْبِ یُقَالُ لَهٗ رِفَاعَةُ بْنُ زَیْدٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غُلَامًا یُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی وَادِی الْقُرٰی حَتّٰی اِذَا كَانَ بِوَادِ الْقُرٰی بَیْنَمَا مِدْعَمٌ یَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ النَّاسُ هَنِیْئًا لَّهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِیْ اَخَذَهَا یَوْمَ خَیْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمِ لَتَشْتَعِلُ عَلَیْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَیْنِ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : شِرَاكٌ مِّنْ نَارٍ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ.

(بخاری ،کتاب الایمان والنذور،،رقم الحدیث : 6707، راجع: 4234)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خیبر سے ہمیں غنیمت میں سونا چاندی نہیں ملا بلکہ زمین، کپڑے اور سامان ملا تھا چنانچہ بنی ضبیب کے ایک شخص رفاعہ بن زید نامی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک غلام ہدیہ کے طور پر پیش کیا جس کو مدعم کہا جاتا تھا پس رسول اللہ ﷺ وادی القرٰی کی جانب روانہ ہو گئے یہاں تک کہ جب وادی القرٰی میں پہنچ گئے تو مدعم رسول اللہ ﷺ کے کجاوے کو اتار رہا تھا کہ اسے ایک تیر آ کر لگا جس کے باعث وہ جاں بحق ہو گیا لوگوں نے کہا کہ اسے جنت مبارک ہو پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جو پگڑی اس نے خیبر کے روز مال غنیمت سے بغیر تقسیم کے لے لی تھی وہ آگ بن کر ضرور اس پر شعلہ زن ہے۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک آدمی ایک تسمہ یا دو تسمے لیکر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا آپ نے فرمایا کہ یہ آگ کا تسمہ یا آگ کے تسمے تھے۔

﴿ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَأَیْتُنِیْ فِی الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰی جَانِبِ قَصْرٍ قُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا

لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَبَكٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ اَعَلَيْكَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُغَارُ؟

(بخاری ، کتاب التعبیر،رقم الحدیث :7023، راجع5227,7025 ,3242,3680)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا اس کے اندر کوئی عورت محل کی ایک جانب وجو کر رہی تھی میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ جواب دیا گیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے چنانچہ مجھے ان کی غیرت یاد آ گئی اور میں واپس لوٹ آیا حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا میں آپ پر غیرت کھاؤنگا؟۔

❁ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَشْرَفَ النَّبِيّ ﷺ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى؟ قَالُوْا لَا ،قَالَ: فَاِنِّیْ لَاَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَوُقَعِ الْقَطْرِ. (بخاری ،کتاب الفتن رقم الحدیث: 7060)

ترجمہ: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا: کیا تم بھی دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں ،فرمایا کہ میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں پر بارش کی طرح برس رہے ہیں۔

❁ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِی ﷺ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا هُوَ ؟ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ . (بخاری، کتاب الفتن رقم الحدیث : 7061)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زمانہ قریب ہو تا جائے گا عمل گھٹتا جائے گا ،بخل پیدا ہو جائے گا فتنے ظاہر ہونگے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی

لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ قتل، قتل ہے۔

۞ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُوْلُ : كَانَ النَّاسُ يَسْئَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْئَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُدْرِكَنِىْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا كُنَّا فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَ شَرٍّ فَجَاءَ نَا اللّٰهِ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ قَوْمٌ يَّهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيٍ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صِفْهُمْ لَنَا ؟ قَالَ هُمْ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَ يَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُوْنِىْ اِنْ اَدْرَكَنِىْ ذٰلِكَ ؟ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ؟ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ. (بخارى، كتاب الفتن رقم الحديث: 7084راجع: 3606)

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوسرے حضرات تو رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے متعلق دریافت کرتا تھا تاکہ کہیں وہ مجھے پا نہ لے، چنانچہ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے اندر تھے پس اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خیر کو لے آیا کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا کہ ہاں، میں عرض گزار ہوا کہ کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا ہاں، لیکن اس میں دھواں ہوگا میں عرض گزار ہوا کہ وہ دھواں کیا ہوگا؟ فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہونگے جو من مانے راستے پر چلیں گے انکی بعض باتیں تم پسند کرو گے اور بعض ناپسند، میں عرض گزار ہوا کہ کیا اس کے بھی شر ہے؟ فرمایا کی ہاں ہے کچھ لوگ جہنم کے دروازوں کی طرف بلاتے ہونگے جو انکی بات مانے گا اسکو جہنم میں ڈال دیں گے میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہمیں انکی پہچان بتائیے؟ فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی جماعت سے ہونگے اور

ہماری ہی بولی بولیں گے، میں نے عرض کی اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اوران کے امام کے ساتھ رہنا،عرض گذار ہوا کہ اگر انکی جماعت اور کوئی امام نہ ہو؟ فرمایا کہ تم فرقوں سے علیحدگی اختیار کر لینا خواہ تمہیں کسی درخت کی جڑ چبانی پڑے یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے لیکن رہنا اسی حالت میں۔

❁ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ اِلٰی حَائِطٍ مِّنْ حَوَائِطِ الْمَدِیْنَةِ لِحَاجَتِهٖ وَخَرَجْتُ فِیْ اِثْرِهٖ فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطِ جَلَسْتُ عَلٰی بَابِهٖ وَقُلْتُ لَاَكُوْنَنَّ الْيَوْمَ بَوَّابَ النَّبِیِّ ﷺ وَلَمْ يَاْمُرْنِیْ فَذَهَبَ النَّبِیُّ ﷺ وَقَضٰی حَاجَتَهٗ وَجَلَسَ عَلٰی قُفِّ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّا هُمَا فِی الْبِئْرِ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ فَقُلْتُ كَمَا اَنْتَ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَ لَكَ فَوَقَفَ فَجِئْتُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَبُوْ بَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْكَ قَالَ ائْذَنْ لَّهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَاءَ عَنْ يَمِيْنِ النَّبِیِّ ﷺ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِی الْبِئْرِ فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ كَمَا اَنْتَ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِئْذَنْ لَّهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ عَنْ يَسَارِ النَّبِیِّ ﷺ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ فَدَلَّاهُمَا فِی الْبِئْرِ فَامْتَلَاءَ الْقُفُّ فَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَجْلِسٌ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ كَمَا اَنْتَ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِئْذَنْ لَّهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيْبُهٗ فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا فَتَحَوَّلَ حَتّٰی جَاءَ مُقَابِلَهُمْ عَلٰی شَفَةِ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِی الْبِئْرِ فَجَعَلْتُ اَتَمَنّٰی اَخًا لِّیْ وَاَدْعُوا اللّٰهَ اَنْ يَّاْتِیَ. قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ فَتَاَوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُوْرَهُمْ اِجْتَمَعَتْ هٰهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ. (بخاری کتاب الفتن رقم الحدیث :7097،راجع 3674,3693,4695,6261,7262)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کی نبی کریم ﷺ رفع حاجت کے لیے مدینہ منورہ کے کسی باغ کی طرف نکلے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلتا رہا جب آپ باغ میں داخل ہو

گئے تو میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج میں نبی کریم ﷺ کا دربان بنتا ہوں اگرچہ آپ نے مجھے حکم نہیں فرمایا تھا چنانچہ نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے، قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور کنوئیں کی منڈیر پر آ بیٹھے پھر آپ نے اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا لیں، چنانچہ حضرت ابوبکر آ گئے اور اندر جانے کی اجازت چاہی میں نے کہا اس جگہ ٹھہریئے یہاں تک کہ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کرلوں، چنانچہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ حضرت ابوبکر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگتے ہیں؟ فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت (بھی) دے دو، چنانچہ وہ اندر آ گئے اور نبی کریم ﷺ کے دائیں جانب اپنی پنڈلیاں کھول کر لٹکا دیں پھر حضرت عمر آ گئے تو میں ان سے ٹھہرنے کے لیے کہا تا کہ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کرلوں، پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور (ساتھ ہی) جنت کی بشارت دے دو، پس وہ نبی کریم ﷺ کی بائیں جانب آ گئے چنانچہ انہوں نے بھی اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں، پس وہ منڈیر بھر گئی اور مزید کسی کے بیٹھنے کی جگہ نہ رہی پھر حضرت عثمان آ گئے تو میں نے ان سے کہا کہ یہیں ٹھہریئے یہاں تک کہ میں اجازت حاصل کرلوں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو اور ایک مصیبت جو انہیں پہنچے گی (اس کی بھی خبر دے دو) پس وہ اندر داخل ہوئے تو ان کے پاس بیٹھنے کی جگہ نہ پائی تو وہ سامنے کنویں کے کنارے پر جا بیٹھے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں، چنانچہ میں نے اپنے بھائی کے بارے میں تمنا کی، (اور) اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ (کاش) وہ بھی آ جائے۔ سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ میں نے اس سے یہ اندازہ لگایا کہ ان تینوں حضرات کی قبریں اکٹھی اور حضرت عثمان کی ان سے علیحدہ ہوگی۔

❁ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا النَّبِیُّ ﷺ يَوْمًا حَدِيْثًا طَوِيْلاً عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيْمَا يُحَدِّثُنَا بِهٖ اَنَّهٗ قَالَ يَاْتِی الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلُ

بَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِیْ تَلِی الْمَدِیْنَةَ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ یَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَیْرُ النَّاسِ اَوْمِنْ خِیَارِ النَّاسِ فَیَقُوْلُ اَشْهَدُاَنَّکَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِیْثَهٗ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَیْتُم اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُهٗ هَلْ تَشُکُّوْنَ فِی الْاَمْرِ فَیَقُوْلُوْنَ لَا فَیَقْتُلُهٗ ثُمَّ یُحْیِیْهِ فَیَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا کُنْتُ فِیْکَ اَشَدَّ بَصِیْرَةً مِّنِی الْیَوْمَ فَیُرِیْدُ الدَّجَّالُ اَنْ یَّقْتُلَهٗ فَلَا یُسَلِّطُ عَلَیْهِ. (بخاری کتاب الفتن رقم الحدیث: 7132, راجع: 1882)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دجّال کا طویل ذکر فرمایا اور اس کے بعد ہم سے یہ بھی فرمایا کہ وہ آئے گا تو مدینہ منورہ کے راستوں سے اندر داخل ہونا اس پر حرام ہوگا چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک بنجر زمین میں اترے گا تو ایک روز اس کے پاس ایک ایسا آدمی جائے گا جو اسوقت سب سے اچھا آدمی ہوگا یا اچھے آدمیوں میں سے ہوگا وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جسکا رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ذکر فرمایا تھا وہ کہے گا اے لوگو! اگر میں اسے قتل کردوں اور پھر زندہ کردوں تو کیا پھر بھی تمہیں میرے متعلق کوئی شک رہ جائے گا؟ لوگ کہیں گے کہ نہیں، پھر وہ اس آدمی کو قتل کر کے زندہ کردے گا وہ آدمی کہے گا آج تو مجھے تیرے بارے میں اور زیادہ بصیرت حاصل ہوگئی پس دجال اسکو پھر قتل کرنا چاہے گا لیکن اب اس پر قابو نہیں پا سکے گا۔

❁ حَدَّثَنِی ابْنُ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ فَاَجِدُ النَّبِیَّ یَمُرُّ مَعَهُ الْاُمَّةُ وَالنَّبِیُّ یَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِیُّ یَمُرُّ مَعَهُ ا لْعَشَرَةُ وَالنَّبِیُّ یَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِیُّ یَمُرُّ وَحْدَهٗ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ کَثِیْرٌ قُلْتُ یَا جِبْرِیْلُ هٰؤُلَاءِ اُمَّتِیْ ؟ قَالَ لَا، وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْاُفُقِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ کَثِیْرٌ قَالَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُکَ وَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَیْهِمْ وَلَا عَذَاب ، قُلْتُ وَلِمَ؟قَالَ : کَانُوا لَا یَکْتَوُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ،فَقَامَ

اِلَیۡهِ عُکَّاشَةُ بۡنُ مِحۡصَنٍ فَقَالَ ادۡعُ اللّٰهَ اَنۡ یَّجۡعَلَنِیۡ مِنۡهُمۡ قَالَ اللّٰهُمَّ اجۡعَلۡهُ مِنۡهُمۡ ثُمَّ قَامَ اِلَیۡهِ رَجُلٌ اٰخَرُ قَالَ ادۡعُ اللّٰهَ اَنۡ یَّجۡعَلَنِیۡ مِنۡهُمۡ قَالَ سَبَقَکَ بِهَا عُکَّاشَةُ.

(بخاری کتاب الرقاق رقم الحدیث: 6541)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر امتیں پیش کی گئیں پس ایک نبی گزرنے لگا اوراس کے ساتھ اسکی امت تھی، ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اس کے ساتھ ایک ہی امتی تھا، ایک نبی کے ساتھ دس آدمی، ایک نبی کے ساتھ پانچ آدمی، ایک نبی صرف تنہا، میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت نظر آئی میں نے پوچھا، اے جبریل! کیا یہ میری امت ہے؟ عرض کی کہ یہ نہیں بلکہ آپ افق کی جانب توجہ فرمائیں میں نے دیکھا تو وہ بہت بڑی جماعت تھی، عرض کی یہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر ہزار ان سے آگے ہیں، ان کا نہ حساب ہے نہ عذاب، میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے؟ عرض کی کہ یہ لوگ داغ نہیں لگواتے، (غیر شرعی) جھاڑ پھونک نہیں کرتے، شگونِ بد نہیں لیتے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں، چنانچہ حضرت عکاشہ بن محصن کھڑے ہوکر عرض گزار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمالے؟ آپ نے دعا کی: اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما، پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوکر عرض گزار ہوا: اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمالے، فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔

۞ وَفِیۡ رِوَایَةٍ فَقَالَ عُکَّاشَةُ بۡنُ مِحۡصَنٍ، فَقَالَ اَمِنۡهُمۡ اَنَا یَارَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ نَعَمۡ، فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ: اَمِنۡهُمۡ اَنَا؟ فَقَالَ سَبَقَکَ بِهَا عُکَّاشَةَ.

(بخاری کتاب کتاب الطب رقم الحدیث: 5752)

ترجمہ: اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ: پھر حضرت عکاشہ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا میں اس جماعت سے ہوں؟ فرمایا: ہاں، پھر ایک صحابی کھڑے ہوکر عرض گزار ہوئے کیا میں بھی ان میں ہوں؟ فرمایا کہ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ غَزْوَۃَ تَبُوْکَ فَلَمَّا جَاءَ وَادِ یَ الْقُرٰی اِذَا امْرَأَۃٌ فِیْ حَدِیْقَۃٍ لَّھَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِاَصْحَابِہٖ اخْرُصُوْا وَخَرَصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَشْرَۃَ اَوْسُقٍ فَقَالَ لَھَا اَحْصِیْ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا فَلَمَّا اَتَیْنَا تَبُوْکَ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ سَتَھُبُّ اللَّیْلَۃَ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ وَّلَا یَقُوْمَنَّ اَحَدٌ وَمَنْ کَانَ مَعَہٗ بَعِیْرٌ فَلْیَعْقِلْہُ فَعَقَلْنَاھَا وَھَبَّتْ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَاَلْقَتْہُ بِجَبَلِ طَیٍّ وَاَھْدٰی مَلِکُ اَیْلَۃَ لِلنَّبِیِّ ﷺ بَغْلَۃً بَیْضَاءَ وَکَسَاہُ بُرْدًا وَّکَتَبَ لَہٗ بِبَحْرِھِمْ فَلَمَّا اَتٰی بِوَادِی الْقُرٰی قَالَ لِلْمَرْأَۃِ کَمْ جَاءَ تْ حَدِیْقَتُکِ ؟ قَالَتْ عَشْرَۃَ اَوْسُقٍ خَرَصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنِّیْ مُتَعَجِّلٌ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَمَنْ اَرَادَ مِنْکُمْ اَنْ یَّتَعَجَّلَ مَعِیْ فَلْیَتَعَجَّلْ فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَکَّار کَلِمَۃً مَّعْنَاہُ اَشْرَفَ عَلَی الْمَدِیْنَۃِ قَالَ ھٰذِہٖ طَابَۃٌ فَلَمَّا رَاٰی اُحُدًا قَالَ ھٰذَا جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ.... الخ. (بخاری کتاب الزکوٰۃ، رقم الحدیث : 1481)

ترجمہ: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں غزوہ تبوک کیا، جب ہم وادی القرٰی میں پہنچے تو ایک عورت اپنے باغ میں تھی نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اندازہ لگاؤ اور رسول اللہ ﷺ نے دس وسق کا اندازہ لگایا، اور اس عورت سے فرمایا کہ جتنی کھجوریں برآمد ہوں ان کا حساب رکھنا، جب ہم تبوک پہنچے تو فرمایا: آج رات بہت سخت آندھی آئے گی لہذا کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اسکا گھٹنا باندھ دے، ہم نے (اونٹوں کے گھٹنے) باندھ دیئے اور سخت آندھی آئی ایک آدمی کھڑا ہوا تو اسے پہاڑ کے دامن میں پھینک دیا۔ ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک سفید خچر اور چادر بطور تحفہ بھیجی آپ نے اسکا ملک اسی کے لیے لکھ دیا جب ہم (واپس) وادی القرٰی میں آئے تو اس عورت سے پوچھا کہ تمہارے باغ سے کیا حاصل ہوا؟ عورت نے کہا دس وسق کھجوریں جو کہ رسول اللہ ﷺ نے اندازہ کیا تھا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں جلد مدینہ منورہ پہنچتا ہوں جو تم میں سے جلد چلنا چاہے تو

میرے ساتھ چلے، ابن بکار نے ایک لفظ کہا جس کا مطلب ہے کہ مدینہ نظر آیا فرمایا کہ وہ طابہ ہے جب احد نظر آیا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ إِلٰى رَاعِي غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَه الرَّاعِي حَتّٰى انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰى تَلٍّ فَأَقْعٰى وَاسْتَذْفَرَ فَقَالَ عَمِدْتُّ إِلٰى رِزْقٍ رَزَقَنِيْهِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَخَذْتُهُ ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّيْ فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبًا يَّتَكَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ أَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ وَكَانَ الرَّجُلُ يَهُوْدِيًّا فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ وَخَبَرَهُ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أَمَارَةٌ مِنْ أَمَارَاتٍ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَّخْرُجَ فَلَا يَرْجِعُ حَتّٰى تُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ مَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ . "

رواه في شرح السنة

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ کے چرواہے کے پاس آیا اور اس نے وہاں سے ایک بکری اٹھالی، چرواہے نے اس کا پیچھا کیا حتی کہ بکری کو بھیڑیے سے چھڑوالیا، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ گیا اور اپنی سرین کے بل بیٹھ گیا اور دم دونوں پاؤں کے درمیان داخل کر لی، بھیڑیے نے کہا میں نے روزی کا قصد کیا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی تھی میں نے اسے حاصل کر لیا تھا، مگر تو نے اسے مجھ سے چھڑالیا۔ اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج جیسی عجیب بات آج تک نہیں دیکھی کہ بھیڑیا کلام کرتا ہے، بھیڑیے نے کہا: اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ ایک آدمی (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو دو پہاڑوں کے درمیان واقع نخلستان (مدینہ منورہ) میں ہے وہ ماضی اور حال کے واقعات کے متعلق بتاتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص یہودی تھا (اس

واقعے کے بعد) وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے اس واقعے کے بارے آپ کو بتایا اور اسلام قبول کرلیا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس واقعہ کی تصدیق کی، پھر فرمایا: ''یہ قیامت سے پہلے کی نشانیاں ہیں، قریب ہے کہ آدمی (گھر سے) نکلے پھر واپس آئے تو اس کے جوتے اور اس کا کوڑا اسے ان حالات کے متعلق بتائیں جو اس کے بعد اسکے اہل خانہ کے ساتھ پیش آئے ہونگے۔ شرح السنہ

❁ - 5983 (14)

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْن قَالَ :مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلٰثَةَ أَحْيَاء :ثَقِيْفٍ وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ أُمَيَّةَ . رواه الترمذی وقال :هذا حديث غريب

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا جب وصال ہوا تو آپ ان تین قبیلوں کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ ثقیف، بنی حنیفہ، بنی امیہ۔

❁ - 5968 (13)

وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ :خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِه الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ حَتّٰى أَهْوٰى نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ " :وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلَى الْحَوْضِ مِنْ مَّقَامِيْ هٰذَا "ثُمَّ قَالَ " :إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ " قَالَ :فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا أَحَدٌ غَيْرَ أَبِيْ بَكْر فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكٰى ثُمَّ قَالَ :بَلْ نَفْدِيْكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ :ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتّٰى السَّاعَةَ . رواه الدارمی

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے مرض وفات میں (اپنے کاشانہ اقدس سے) باہر تشریف لائے، ہم اس وقت مسجد میں

تھے، آپ نے اپنے سر پر پٹی باندھ رکھی تھی آپ منبر کی طرف بڑھے اور اس پر جلوہ افروز ہوئے، ہم بھی آپ کے قریب ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے میں اپنی اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں پھر آپ نے فرمایا: ایک بندے پر دنیا کی زیب وزینت پیش کی گئی لیکن اس نے آخرت کو پسند کرلیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی اس بات کو سمجھ سکے، ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور آپ زاروقطار رونے لگے، پھر عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہمارے ماں باپ اور جان و مال آپ پر قربان ہو۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور دوبارہ اس پر جلوہ افروز نہ ہوئے۔ دارمی

❁ - 5347 (9)

وَعَنْ أَبِیْ ذَرٍّ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ " :إِنِّیْ أَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ أَطَّتِ السَّمَاءَ وَحَقُّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا فِیْهَا مَوْضَعُ أَرْبَعَةِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَکٌ وَّاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِداً لِلّٰہِ وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَکَيْتُمْ کَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَی الْفُرشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَی الصُّعَدَاتِ تَجأَرُوْنَ إِلَی اللّٰہِ " قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ :يَا لَيْتَنِیْ کُنْتُ شَجَرَۃً تُعْضَدُ .

رواه أحمد والترمذی وابن ماجه

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھتے اور جو میں سن رہا ہوں وہ تم نہیں سنتے، آسمان چرچراتا ہے اور اسے چرچرانا بھی چاہئے، اس لیے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے آسمان میں چار انگلیوں کے برابر بھی جگہ ایسی نہیں جہاں فرشتہ اپنی پیشانی رکھے اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ، اور

بستروں پر عورتوں (یعنی اپنی بیویوں) سے لطف اندوز ہونا چھوڑ دو اور صحراؤں کی طرف چل نکلو اور اللہ تعالیٰ کے حضور (اپنی دعاؤں کے ذریعے) آہ و زاری کرو۔ (یہ بات بیان فرمانے کے بعد) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ لیا جاتا۔

❁ 5916 - (49)

وَعَنْ أَبِيْ ذرٍّ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَأَحْسِنُوْا إِلٰى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهَا ذِمَّةً وَّرَحِمًا أَوْ قَالَ :ذِمَّةً وَّصِهْرًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضَعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا . "قَالَ :فَرَأَيْتُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَحْبِيل بْن حَسَنَةَ وَأَخَاهُ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضَعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا . رواه مسلم

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم عنقریب مصر فتح کروگے اور وہ ایسی سرزمین ہے جس کی کرنسی قیراط ہے، جب تم اسے فتح کرلو تو وہاں کے باشندوں سے حسن سلوک کرنا کیونکہ انہیں حرمت اور قرابت کا حق حاصل ہے یا فرمایا: انہیں حرمت اور رشتۂ سسرال کا حق حاصل ہے اور جب تم دو آدمیوں کو اینٹ برابر جگہ پر جھگڑا کرتے دیکھو وہاں سے کوچ کر جانا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ اور اس کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ برابر جگہ پر جھگڑا کرتے ہوئے دیکھا تو میں وہاں سے نکل آیا۔ مسلم

❁ 6192 - (6)

وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :أُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةَ أَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةَ أَمَامِيْ فَإِذَا بِلَالَ . " رواه مسلم

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

فرمایا: مجھے جنت دکھلائی گئی میں نے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی کو اس میں دیکھا ہے۔ میں نے اپنے پاؤں کی آہٹ سنی تو وہ بلال کے قدموں کی آواز تھی۔ مسلم

- 3810(24)

وَعَنْهُ قَالَ :انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ إِلٰى بَدَرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ": قُوْمُوْا إِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ . "قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ :بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ :بَخٍ بَخٍ ؟ " قَالَ :لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا رَجَاءَ أَنْ أَكُوْنَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ " :فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا " قَالَ :فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِّنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ :لَئِنْ أَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى آكُلَ تَمَرَاتِيْ إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ :فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ .

رواہ مسلم

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور آپکے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین (بدر کے لیے) روانہ ہوئے حتیٰ کہ وہ مشرکین سے پہلے مقام بدر تک پہنچ گئے، اور (اس کے بعد) مشرکین بھی پہنچ گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اس جنت کی طرف پیش قدمی کرو جس کا عرض آسمان وزمین کی مثل ہے۔ عمیر بن حمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: بہت خوب، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تمہیں یہ بات (بہت خوب، بہت خوب) کہنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! صرف اس امید نے کہ میں بھی جنتیوں میں سے ہو جاؤں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم جنتیوں میں سے ہو، انہوں نے ترکش سے کھجوریں نکالی اور انہیں کھانے لگے، پھر کہا: اگر میں اپنی کھجوریں کھانے تک زندہ رہا تو پھر یہ ایک طویل زندگی ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس جو کھجوریں

تھیں وہ انہوں نے پھینک دیں۔ پھر کافروں سے قتال کیا یہاں تک کہ شہید ہوگئے۔

۞ - 2942 (5)

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ :انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ آضَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ " :مَا مِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ صَلَاتِيْ هٰذِهٖ لَقَدْ جِيْءَ بِالنَّارِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ :إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ جِيْءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِيْ وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرَتِهَا لِتَنْظُرُوْا إِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِيْ أَنْ لَّا أَفْعَلَ . " رواه مسلم

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی حیات طیبہ میں سورج کو گرہن لگا تو آپ نے چھ رکوعوں اور چار سجدوں سے صحابہ کو دو رکعت نماز پڑھائی، آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج اپنی اصل حالت پر آچکا تھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا میں نے اپنی اس نماز میں اسے دیکھ لیا، جہنم میرے سامنے لائی گئی اور یہ اس وقت لائی گئی جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹا ہوں اس خدشے کے پیش نظر کہ کہیں اس کی حرارت مجھے اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔

یہاں تک کہ میں نے کھونڈی والے شخص کو آگ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتے ہوئے دیکھا، وہ اپنی کھونڈی سے حاجیوں کی چیزیں چرایا کرتا تھا، اگر پکڑا جاتا تو کہتا کہ یہ چیزیں کھونڈی سے اٹک گئی

تھیں اور اگر پتہ نہ چلتا تو وہ اسے لے جاتا اور میں نے اس بلّی والی عورت کو بھی دیکھا جس نے اس بلی کو باندھ رکھا تھا، نہ اس کو خود کچھ کھانے کے لیے دیا اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی حتی کہ وہ بھوک سے مرگئی، پھر جنت کو میرے سامنے لایا گیا اور یہ اسوقت تھا کہ جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ میں اپنی جگہ پر کھڑا ہوگیا اور میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور جنت کے درخت کا پھل لینا چاہا تا کہ تم بھی دیکھ لو لیکن پھر مجھے ظاہر ہوا کہ ایسا نہ کروں (لہذا میں نے وہ پھل نہ توڑا)۔

❁ (12)

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :إِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَأُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ :اَلْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَإِنِّيْ سَأَلْتُ رَبِّيْ لِأُمَّتِيْ أَنْ لَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّأَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّيْ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهٗ لَا يُرَدُّ وَإِنِّيْ أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَّا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَّا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّامِنْ سِوٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَّنْ بِأَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَّيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا."

رواه مسلم

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وا لہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا تو میں نے اس کے مشارق ومغارب کو دیکھ لیا اور جس قدر میرے لیے زمین سمیٹ دی گئی وہاں تک میری امت کی حکومت پہنچے گی، مجھے دوخزانے عطا کیے گئے سرخ اور سفید، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ عام قحط سالی کے ذریعے اسے ہلاک نہ کرے، ان کے باہمی دشمنوں کے سوا کسی اور دشمن کو ان پر مسلط نہ کرے کہ وہ ان کا مرکز تباہ

کر دے اور بلا شبہ میرے رب عزّ وجل نے یہ فرمایا: اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)! میں جب کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو وہ ٹل نہیں سکتا (اے محبوب) میں نے آپ کو آپ کی امت کے بارے یہ عہد دیدیا کہ میں اسے قحط سالی میں مبتلا کر کے تباہ نہیں کرونگا، یہ بھی عہد دے دیا کہ ان پر ان کے باہمی دشمن کے علاوہ کوئی ایسا دشمن مسلط نہیں کرونگا جو ان کے مرکز کو تباہ کر دے، اگر چہ ان کے تمام دشمن متحد ہو کر ان پر حملہ کر دیں، البتہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی بنائیں گے۔ مسلم

۞ - 4034 (50)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ :حَدَّثَنِیْ عُمَرُ قَالَ :لَمَّا كَانَ یَوْمُ خَیْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ صَحَابَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِیْدٌ وَّفُلَانٌ شَهِیْدٌ حَتّٰی مَرُّوْا عَلٰی رَجُلٍ فَقَالُوْا :فُلَانٌ شَهِیْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ " :كَلَّا إِنِّیْ رَأَیْتُهُ فِی النَّارِ فِیْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٍ "ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ " :یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِذْهَبْ فَنَادِ فِی النَّاسِ :أَنَّهُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا "قَالَ : فَخَرَجْتُ فَنَادَیْتُ :أَلَا إِنَّهُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلَاثًا . رواه مسلم

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بتائی کہ جب غزوہ خیبر کا دن تھا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت آئی اور انہوں نے کہا کہ: فلاں شہید ہے، فلاں شہید ہے، حتی کہ وہ ایک شخص کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا: فلاں شہید ہے (ان کی یہ بات سن کر) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''ہرگز نہیں '' میں نے اسے ایک چادر کی وجہ سے جو اس نے خیانت کی تھی میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے۔ پھر فرمایا: ابن خطاب جاؤ! اور تین بار اعلان عام کر دو کہ جنت میں (صرف) مومن داخل ہونگے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نکلا اور تین بار اعلان کیا کہ سن لو! جنت

میں صرف مومن ہی جائیں گے۔ مسلم

۞ - 4011 (27)

وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِد :أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ " :صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ "فَتَغَيَّرَتْ وُجُوْهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ فَقَالَ " :إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ "فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِّنْ خَرَزِ يَهُوْدَ لَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ .

رواه مالك وأبو داود والنسائی

ترجمہ: یزید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ایک ساتھی فوت ہو گیا، صحابہ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو''۔ یہ سن کر صحابہ کے چہروں کا رنگ متغیر ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے ساتھی نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے۔ ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہم نے اسمیں یہودیوں کے نگینوں میں سے نگینے دیکھے جنکی قیمت دو درہم بھی نہ تھی۔ مالک، ابوداؤد، نسائی

۞ - 4012 (28)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ غَنِيْمَةً أَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ فَيَجِيْئُوْنَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهُ وَيَقْسِمُهُ فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا فِيْمَا كُنَّا أَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ قَالَ " :أَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادٰى ثَلَاثًا ؟ "قَالَ :نَعَمْ قَالَ " :فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيْءَ بِهٖ ؟ " فَاعْتَذَرَ قَالَ " :كُنْ أَنْتَ تَجِيْءُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ عَنْكَ . " رواه أبو داود

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم کو مال غنیمت ملتا تو آپ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوحکم فرماتے تو وہ عام اعلان کرتے، جس پر صحابہ کرام وہ مال غنیمت لے کر حاضر ہوتے جوان کے پاس ہوتا، آپ اس میں سے خمس نکالتے اور اسے تقسیم کرتے، چنانچہ ایک آدمی اس سے ایک روز بعد بالوں سے بنی ہوئی لگام لے کر آیا اورعرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) مالِ غنیمت میں ملنے والے مال میں یہ بھی تھی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوتین مرتبہ اعلان کرتے ہوئے سنا تھا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ تو پھر کس چیز نے تجھے یہ لانے سے منع فرمایا، اب تم اسے روز قیامت لے کے آؤ گے (تو فیصلہ ہوگا) اب (فی الحال) میں اسے قبول نہیں کرونگا۔

۞ - 5871 (4)

وَعَنْهُ قَالَ :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَنَا إِقْبَالُ أَبِیْ سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُّخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَاخَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَّضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا .قَالَ : فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاس فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :هٰذَا مَصْرَعُ فُلَان "وَّيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ:فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَّوْضَعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رواه مسلم

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان (بعد میں انہوں نے اسلام قبول کرلیا تھا) کی آمد کا پتہ چلاتو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مشورہ کیا تو سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اورعرض کیا: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں سمندر میں کود جانے کا حکم فرمائیں گے تو ہم اس میں کود

جائیں گے اور اگر آپ برک غماد تک جانے کا حکم فرمائیں گے تو ہم وہاں تک بھی پہنچ جائیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے لوگوں کو بلایا، پھر کوچ کیا حتیٰ کہ بدر کے مقام پر پڑاؤ ڈالا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''یہاں فلاں قتل ہوگا (یہاں فلاں قتل ہوگا) اور آپ اپنے دست مبارک سے زمین پر نشان لگاتے جا رہے تھے یہاں (فلاں گرے گا) یہاں (فلاں گرے گا)۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے نشان کی جگہ سے کوئی بھی آگے پیچھے قتل نہیں ہوا تھا۔ مسلم

(20) 5717 -

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ " :أَيُّ وَادٍ هٰذَا ؟ . "فَقَالُوْا :وَادِي الْاَزْرَقِ .قَالَ ": كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى مُوْسٰى "فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهٖ وَشَعْرِهٖ شَيْئًا وَّاضِعًا أِصْبَعَيْهِ فِيْ أُذُنَيْهِ لَهٗ جُؤَارٌ إِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ . "قَالَ :ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ . فَقَالَ " :أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ ؟ " قَالُوْا :هَرْشٰي -أَوْ لِفْتٌ . -فَقَالَ " :كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى يُوْنُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ مُلَبِّيًا "

رواہ مسلم

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ مکّے اور مدینے کے درمیان سفر کیا، ہم ایک وادی سے گزرے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: یہ کون سی وادی ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہ وادی ازرق ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں آپ نے ان کے رنگ اور بالوں کے متعلق بھی بتلایا، اور فرمایا کہ وہ اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھے ہوئے تھے، وہ تلبیہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے تضرع کرتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں راوی بیان کرتے

ہیں: پھر ہم نے سفر کیا اور ہم گھاٹی پر پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون سی گھاٹی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہرشی یا لفت ہے، فرمایا: گویا کہ میں حضرت یونس علیہ السلام کو سرخ اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں، انہوں نے اونی جبّہ پہنا ہوا ہے اور ان کی اونٹنی کی مہار کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی ہے اور وہ بھی تلبیہ کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔ مسلم

❁ - 5969 (14)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ " :نُعِيَتْ إِلَيَّ نَفْسِي "فَبَكَتْ قَالَ " :لَا تَبْكِيْ فَإِنَّكَ أَوَّل أَهْلِيْ لَاحِقٌ بِيْ "فَضَحِكَتْ فَرَاهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ :يَا فَاطِمَةُ رَأَيْنَاكَ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ .قَالَتْ :إِنَّهُ أَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لِيْ :لَا تَبْكِيْ فَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِيْ لَاحِقٌ بِيْ فَضَحِكْتُ . وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَالْإِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ . " رواه الدارمی

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں جب سورۂ نصر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلایا اور فرمایا: مجھے میری وفات کی اطلاع دی گئی ہے، وہ رونے لگیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: روؤ مت، کیونکہ میرے اہل خانہ میں سب سے پہلے آپ مجھے ملیں گی، اس پر وہ ہنس دیں، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ نے انہیں دیکھ لیا تو انہوں نے کہا: اے فاطمہ! ہم نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا اور پھر آپ کو ہنستے ہوئے دیکھا (یہ معاملہ کیا تھا؟) انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھے بتایا کہ مجھے میری وفات کی اطلاع دی گئی ہے تو میں اس پر رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: نہ روؤ، کیونکہ میرے اہل خانہ میں سے سب سے پہلے آپ مجھے

ملیں گی تو اس پر میں ہنس دی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فتح آ گئی ''، اور اہل یمن آئے، وہ نرم دل ہیں اور ایمان یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔

❁ 5938 - (71)

وَعَنْ أَنَس قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَتَرَاءَ ينَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيْدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتَهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَآهُ غَيْرِىْ قَالَ فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُوْلُ عُمَرُ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِىْ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدرٍ بِالْأَمْسِ يَقُوْلُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰه قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِىْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَئُوا الْحُدُوْدَ الَّتِىْ حَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوْا فِىْ بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ حَقًّا فَإِنِّىْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِىَ اللّٰهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰه كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَّا أَرْوَاحَ فِيْهَا قَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ أَنْ يَّرُدُّوْا عَلٰى شَيْئًا ." رواه مسلم

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے، ہم نے چاند دیکھنے کا اہتمام کیا، میری نظر تیز تھی لہذا میں نے اسے دیکھ لیا اور میرے سوا کسی نے نہ کہا کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگا: کیا آپ اسے دیکھ نہیں رہے؟ وہ اسے نہیں دیکھ پا رہے تھے، راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے: میں عنقریب اسے دیکھ لوں گا۔ میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا، پھر انہوں نے اہل بدر کے متعلق ہمیں بتانا شروع کیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بدر کے موقع

پر کفار کی قتل گاہوں کے متعلق ایک روز پہلے ہی بتا رہے تھے: ''کل ان شاء اللہ یہاں فلاں قتل ہوگا اور کل ان شاء اللہ یہاں فلاں قتل ہوگا''۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جس جس جگہ کی نشان دہی فرمائی تھی اس میں ذرا بھی فرق نہیں آیا تھا (وہ اسی جگہ قتل ہوئے پڑے تھے)۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ان سب کو ایک دوسرے پر کنویں میں ڈال دیا گیا اور پھر وہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: اے فلاں بن فلاں، اے فلاں بن فلاں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تم سے جو وعدہ فرمایا تھا کیا تم نے اسے سچا پایا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے جو وعدہ فرمایا تھا میں نے تو اسے سچا پایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)! آپ مردوں سے کلام کس طرح فرما رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جو کچھ ان سے کہہ رہا ہوں وہ اسے تم سے زیادہ سن رہے ہیں، لیکن وہ مجھے جواب نہیں دے سکتے۔ مسلم

❁ - 5939 (72)

وَعَنْ أُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى زَيْدٍ يَعُوْدُهُ مِنْ مَّرَضٍ كَانَ بِهِ قَالَ " :لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَّرَضِكَ بَأْسٌ وَّلٰكِنْ كَيْفَ لَكَ إِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِيْ فَعَمِيْتَ ؟ "قَالَ :أَحْتَسِبُ وَأَصْبِرُ .قَالَ " :إِذًا تَدْخُلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ . "قَالَ :فَعَمِيَ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ بَصَرَهُ ثُمَّ مَاتَ .

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم کی بیٹی انیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم زید بن ارقم کے پاس ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تمہاری بیماری خطرناک نہیں، لیکن اسوقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب میرے

بعد تمہاری عمر دراز ہو جائے گی اور تم اندھے ہو جاؤ گے، عرض کیا: میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر کرونگا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: (اگر تم نے اس آزمائش پر صبر کرلیا) تب تو تم بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہو جاؤ گے ۔ راو یہ بیان کرتی ہیں کہ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی وفات کے بعد زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا ہو گئے ، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں بصارت عطا فرمائی اور پھر انہوں نے وفات پائی۔

❁ - 725 (37)

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِش قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :رَأَيْتُ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ :فَبِمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى ؟ قُلْتُ :أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ :فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفِيَّ فَوَجَدْتُّ بُرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيِيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَتَلَا :(وَكَذٰلِكَ نُرِیْ إِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ)

رواه الدارمی مرسلا وللترمذی نحوه عنه وعن ابن عباس و معاذ بن جبل وزاد فيه فَقَالَ يَا مُحَمَّدُهَلْ تَدْرِیْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فِی الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْیُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ اللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَإِذَا أَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِی إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ ولفظ هذا الحديث كما فی المصابيح لم اجده عن عبد الرحمن الا فی شرح السنة .

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے اپنے پروردگار بزرگ و برتر کو (خواب میں) بہت ہی اچھی صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ مقربین فرشتے کس معاملے میں بحث کررہے ہیں میں نے عرض کی پروردگار !تو ہی بہتر جانتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ (یہ سن کر) اللہ تعالیٰ نے میرے کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا جس کی ٹھنڈک مجھے اپنے سینہ پر محسوس ہوئی (اور اس کی وجہ سے) میں زمین وآسمان کی تمام چیزوں کو جان گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ آیت(وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ) (الانعام:75) ترجمہ اوراس طرح ہم نے ابراہیم کو زمین وآسمانوں کا تصرف دکھایا تا کہ وہ یقین کرنے والے لوگوں میں شامل ہو جائے۔(دارمی مرسلا) اور ترمذی نے یہ بھی روایت بعض الفاظ کے اختلاف کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عائش، عبداللہ ابن عباس اور معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (یعنی آپ کو زمین وآسمانوں کا علم دینے کے بعد سوال فرمایا، کہ اے محمد(صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو معلوم ہے کہ مقربین فرشتے کس معاملے میں بحث کررہے ہیں؟ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا، ہاں !میں جانتا ہوں کفارات (یعنی گناہوں کو ختم کرنے والی چیزوں) کے بارے میں گفتگو کررہے ہیں اور وہ کفارات (یہ) ہیں کہ نمازوں کے بعد مسجدوں میں (دوسرے وقت کی نماز کے انتظار میں یا ذکر وتسبیح کے لیے) بیٹھا جائے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے پیدل چلا جائے اور سختی کے وقت (مثلاً بیماری یا سردی میں اعضائے وضو پر) وضو کا پانی اچھی طرح پہنچایا جائے (لہٰذا) جس نے یہ کیا (یعنی مذکورہ اعمال کئے) وہ بھلائی پر زندہ رہے گا اور بھلائی ہی پر مرے گا اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا گویا اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔اے محمد !جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نماز سے فارغ ہولیں تو یہ دعا

پڑھ لیا کیجئے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَ حُبَّ الْمَسَاکِیْنِ فَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِی اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے نیکیوں کے کرنے اور برائیوں کے چھوڑنے اور مسکینوں کی دوستی کا سوال کرتا ہوں اور جب تو بندوں میں گمراہی ڈالنے (یا انہیں سزا دینے) کا ارادہ کرے تو مجھے بغیر گمراہی کے اٹھا لیجئے۔ اور اللہ تعالیٰ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں زیادتی کے لیے) فرماتا ہے (یا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) کہ درجات (یعنی وہ اعمال جن سے بندے کے درجات بارگاہ حق میں بلند ہوتے ہیں) یہ ہیں کہ (ہر مسلمان کو خواہ وہ آشنا ہو یا ناآشنا) سلام کیا جائے۔ (اللہ کی راہ میں مسکینوں کو) کھانا کھلایا جائے اور رات کو اس وقت جب کہ لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھی جائے۔ (صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں) کہ میں نے یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ جیسا کہ مصابیح میں عبدالرحمٰن سے منقول ہے سوائے شرح السنۃ کے اور کسی کتاب میں نہیں دیکھی۔ "

۞ 748 - (60)

وَعَنْ مُّعَاذَ بْنِ جَبَلٍ قَالَ :احْتَبَسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاۃٍ عَنْ صَلَاۃِ الصُّبْحِ حَتّٰی کِدْنَا نَتَرَاءَ ی عَیْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِیْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلَاۃِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِی صَلَاتِہٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِہٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰی مَصَآفِّکُمْ کَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَیْنَا ثُمَّ قَالَ أَمَآ إِنِّیْ سَأُحَدِّثُکُمْ مَّا حَبَسَنِیْ عَنْکُمُ الْغَدَاۃَ أَنِّیْ قُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّیْتُ مَا قُدِّرَ لِیْ فَنَعَسْتُ فِیْ صَلَاتِیْ حَتّٰی اسْتَثْقَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ أَحْسَنِ صُوْرَۃٍ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّیْکَ رَبِّ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی قُلْتُ لَا أَدْرِیْ رَبِّ قَالَھَا ثَلٰثًا قَالَ فَرَأَیْتُہٗ وَضَعَ کَفَّہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِہٖ بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَّعَرَفْتُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّیْکَ رَبِّ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی قُلْتُ فِی

الْكَفَّارَاتِ قَالَ مَا هُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْاَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيْمَ ؟ قُلْتُ :فِي الدَّرَجَاتِ .قَالَ :وَمَا هُنَّ ؟ إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلَاةُبِالَّلَيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ .ثُمَّ قَالَ : سَلْ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَإِذَا أَرَدْتَّ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ إِلٰى حُبِّكَ . "فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا . "رواه أحمد والترمذی وقال : هذا حديث حسن صحيح وسألت محمد ابن إسماعيل عن هذا الحديث فقال : هذا حديث صحيح

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں تشریف لانے میں (خلاف عادت اتنی) تاخیر فرمائی کہ قریب تھا کہ سورج نکل آئے۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جھپٹتے ہوئے تشریف لائے چنانچہ نماز کے لیے تکبیر کہی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کے ہمراہ) نماز پڑھی (اس طرح کہ) نماز میں تخفیف کی (یعنی چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھیں) اور سلام پھیرنے کے بعد ہم سے بآواز بلند فرمایا کہ "جس طرح تم لوگ بیٹھے ہو اسی طرح اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا " پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ سنو !میں آج صبح کی نماز میں دیر سے آنے کی وجہ بیان کرتا ہوں (وہ یہ ہے) کہ میں نے آج رات (تہجد کی نماز کے لیے اٹھ کر وضو کیا اور جو کچھ میرے مقدر میں نماز تھی پڑھی اور نماز ہی میں مجھے اونگھ آ گئی یہاں تک کہ نیند مجھ پر غالب آ گئی (اس وقت) میں نے اپنے پروردگار بزرگ و برتر کو اچھی صورت میں (یعنی اچھی صفت کے ساتھ) دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا، "اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) "!میں نے عرض کیا "پروردگار میں حاضر ہوں "!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا (تمہیں معلوم ہے) مقربین فرشتے کس بات پر بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ "پروردگار نہیں جانتا۔ "اللہ تعالیٰ نے تین مرتبہ اسی طرح پوچھا (اور میں یہی جواب دیتا رہا)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ، میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا یہاں تک کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی (جس کا اثر یہ ہوا کہ) میرے سامنے ہر شے ظاہر ہوگئی اور تمام باتیں جان گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اے محمد (صلی اللہ علیک وسلم) " !(میں نے عرض کیا کہ "پروردگار میں حاضر ہوں "فرمایا (اب بتاؤ) مقربین فرشتے کس بات پر بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی کہ گناہوں کو مٹا دینے والی چیزوں کے بارے میں !اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وہ کون سی چیزیں ہیں؟" میں نے عرض کیا کہ جماعت کے واسطے (مسجدوں میں) آجانا اور نماز پڑھ کر (اور دعا وغیرہ کے لیے) مسجد میں بیٹھے رہنا، اور سختی کے ساتھ (جس وقت کہ سردی یا بیماری کی وجہ سے پانی کو استعمال کرنا تکلیف دہ معلوم ہو) اچھی طرح وضو کرنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں میں نے عرض کیا کہ درجات کے بارے میں فرمایا وہ کیا ہیں میں نے عرض کیا کہ غریبوں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا نرم لہجے میں بات کرنا اور رات کو اس وقت (تہجد کی) نماز پڑھنا جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اچھا اب اپنے لیے جو چاہو دعا کرو۔ "چنانچہ میں نے دعا کی کہ اے اللہ !میں تجھ سے نیکیوں کے کرنے، برائیوں کے چھوڑنے، مسکینوں کی دوستی، اپنی بخشش اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو کسی قوم میں گمراہی ڈالنا چاہئے تو مجھے بغیر گمراہی کے اٹھا لے اور میں تجھ سے تیری محبت (یعنی یہ کہ میں تجھے دوست رکھوں یا تو مجھے دوست رکھے) اور اس آدمی کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے (یہ کہ میں اسے دوست رکھوں یا وہ مجھے دوست رکھے) اور ایسے عمل کی محبت کا جو تیری محبت سے نزدیک کر دے گا سوال کرتا ہوں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہم سے) فرمایا کہ "یہ خواب بالکل سچ ہے لہٰذا تم اسے یاد کرو اور پھر لوگوں کو سکھلاؤ"

(مسند احمد بن حنبل، جامع ترمذی) اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل سے اس حدیث کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے)۔ "

- 5145 (9)

وَعَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ قَالَ :قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ یَدَ عُ شَیْئًا یَّکُوْنَ إِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ إِلَّا ذَکَرَہُ حَفِظَہُ مَنْ حَفِظَہُ وَنَسِیَہُ مَنْ نَّسِیَہُ وَکَانَ فِیْمَا قَالَ " :إِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَإِنَّ اللّٰہَ مَسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ "وَذَکَر " :إِنَّ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ بِقَدْرِ غَدْرَتِہٖ فِی الدُّنْیَا وَلَا غَدْرَ أَکْبَرُ مِنْ غَدْرِ أَمِیْرِ الْعَامَّۃِ یُغْرَزُ لِوَاؤُہٗ عِنْدَ أَسْتِہٖ . "قَالَ " :وَلَا یَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِّنْکُمْ ھَیْبَۃُ النَّاسِ أَنْ یَّقُوْلَ بِحَقٍ إِذَا عَلِمَہٗ " وَفِیْ رِوَایَۃ " :إِنْ رَّاٰی مُنْکَرًا أَنْ یُّغَیِّرَہٗ "فَبَکٰی أَبُوْ سَعِیْد وَقَالَ :قَدْ رَأَیْنَاہُ فَمَنَعْتَنَا ھَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ نَّتَکَلَّمَ فِیْہِ .ثُمَّ قَالَ " :أَلَا إِنَّ بَنِیْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰی طَبَقَاتٍ شَتّٰی فَمِنْھُمْ مَنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَّیَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَّمِنْھُمْ مَنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا وَّیَحْیٰی کَافِرًا وَّیَمُوْتُ کَافِرًا وَّمِنْھُمْ مَنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَّیَمُوْتُ کَافِرًا وَّمِنْھُمْ مَّنْ یُّوْلَد کَافِرًا وَیَحْیٰی کَافِرًا وَیِمُوْتُ مُؤْمِنًا "قَالَ :وَذَکَرَ الْغَضَبَ "فَمِنْھُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ سَرِیْعَ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْءِ فَإِحْدَاھُمَا بِالْاُخْرٰی وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ بَطِیْءُ الْغَضَبِ بَطِیْءُ الْفَیْءِ فَإِحْدَاھُمَا بِالْاُخْرٰی وَخِیَارُکُمْ مَّنْ یَکُوْنُ بَطِیءَ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْءِ وَشِرَارُکُمْ مَنْ یَّکُوْنُ سَرِیْعَ الْغَضَبِ بَطِیْءُ الْفَیْءِ . "قَالَ " :اِتَّقُوا الْغَضَبَ فَإِنَّہٗ جَمْرَۃٌ عَلٰی قَلْبِ اْبنِ اٰدَمَ أَلَا تَرَوْنَ إِلَی اِنْتِفَاخِ أَوْدَاجِہٖ ؟ وَحُمْرَۃِ عَیْنَیْہِ ؟ فَمَنْ أَحَسَّ بِشَیْءٍ مِّنْ ذٰلِکَ فَلْیَضْطَجِعْ وَلْیَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ "قَالوَذَکَرَ الدَّیْنِ فَقَالَ " :مِنْکُمْ مَّنْ یَکُوْنُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَإِذَا کَانَ لَہٗ اَفْحَشَ فِی الطَّلَبِ فَإِحْدَاھُمَا بِالْاُخْرٰی وَمِنْھُمْ مَّنْ

يَكُونُ نَسِيءَ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَّنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَحْسَنَ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَّنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَسَاءَ الْقَضَاءَ وَإِنْ كَانَ لَهُ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ . "حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رُؤُوسِ النَّخْلِ وَأَطْرَافِ الْحِيطَانِ فَقَالَ " :أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضٰى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيمَا مَضٰى مِنْهُ . " رواه الترمذی

مشکوۃ شریف: جلد چہارم: حدیث نمبر 1070

ترجمہ: " حضور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) عصر کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا، اس خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (متعلقات دین میں سے) ایسی کوئی ضروری بات نہیں چھوڑی جو قیامت تک پیش آ سکتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان باتوں کو ذکر فرمایا، اور یاد رکھنے والے نے ان کو یاد رکھا اور بھولنے والا اس کو بھول گیا، (یعنی وہ باتیں اتنی تفصیل اور ہمہ گیری کے ساتھ بیان ہوئی کہ بعض لوگوں کو تو یاد رہیں اور بعض لوگوں کے حافظہ نے ان کو فراموش کر دیا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت جو کچھ فرمایا اس میں یہ بھی تھا کہ "دنیا بڑی شیریں اور ہری بھری ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس دنیا میں خلیفہ بنایا ہے۔ لہٰذا وہ دیکھتا ہے کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو۔ پس خبردار ! تم دنیا سے بچنا اور عورتوں سے دور رہنا"۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ "قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک نشان (علامتی جھنڈا) کھڑا کیا جائے گا جو دنیا میں اس کی عہد شکنی کے بقدر ہوگا (یعنی جس شخص نے دنیا میں) جتنی زیادہ عہد شکنی کی ہوگی اس کا وہ نشان اسی قدر بلند ونمایاں ہوگا تا کہ میدان حشر میں اس کو عام طور پر پہچان لیا جائے کہ یہ عہد شکنی کا مرتکب ہے اور اس نے کتنی زیادہ عہد شکنی کی ہے اور اس طرح کا علامتی نشان ہر باعث حق وباطل کے لئے ہوگا تا کہ ایک دوسرے سے امتیاز کر کے پہچانا جا سکے جیسے اس دنیا میں امراء اور مقتدرین اپنے ساتھ کوئی علامتی

نشان رکھتے ہیں اوران کی عہد شکنی امیر عامہ کی عہد شکنی سے زیادہ بڑی نہیں چنانچہ اس کا نشان اس کی مقعد کے قریب کھڑا کیا جائے گا (تا کہ اس کی زیادہ فضیحت ورسوائی ہو) "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ "تم میں سے کسی کو بھی کوئی خوف وہیبت حق بات کہنے سے باز نہ رکھے، جب کہ وہ حق بات سے واقف ہو (یعنی کوئی شخص کلمہ حق کہنے میں کسی کا کوئی خوف ولحاظ نہ کرے بلکہ اس کو برملا کہے) ہاں اس کی وجہ سے جان جانے کا خوف ہوتو معذوری ہے اگر چہ اس صورت میں بھی اس سے باز رہنا اولی ہوگا۔ ایک اور روایت میں یہ ہے کہ "جب تم میں سے کوئی شخص کسی خلاف شرع امر کو دیکھے تو لوگوں کا کوئی خوف وہیبت اس کو خلاف شرع امر کی اصلاح وسرکوبی سے باز نہ رکھے "۔ (یہ بیان کر کے) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ ہم نے خلاف شرع امر کو (اپنی آنکھ سے) دیکھا اور لوگوں کے خوف سے ہم اس کے بارے میں کچھ نہ کہہ سکے۔ (اس کے بعد حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا" جان لو کہ آدم علیہ السلام کی اولاد کو مختلف جماعتوں اور متضاد اقسام ومراتب کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے چنانچہ ان میں سے بعض وہ ہیں جن کو مومن پیدا کیا جاتا ہے، جو (سن تمیز سے لے کر آخر عمر تک گویا ساری عمر) ایمان کی حالت میں زندہ رہتے ہیں اور ایمان ہی پر ان کا خاتمہ ہوتا ہے اوران میں سے بعض وہ ہیں جن کو کافر پیدا کیا جاتا ہے، جو کفر ہی کی حالت میں (ساری عمر) زندہ رہتے ہیں اور کفر ہی پر ان کا خاتمہ ہوتا ہے اوران میں سے بعض وہی ہیں جن کو مومن پیدا کیا جاتا ہے وہ ایمان ہی کی حالت میں (ساری عمر) رہتے ہیں لیکن ان کا خاتمہ کفر پر ہوتا ہے اوران میں سے بعض وہ ہیں جن کو کافر پیدا کیا جاتا ہے وہ کفر ہی کی حالت میں (ساری عمر) گزارتے ہیں لیکن ان کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔ "حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (اس موقع پر) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غضب وغصہ کی قسموں کو بھی ذکر کیا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بعض آدمی بہت جلد غضب ناک ہوجاتے ہیں لیکن ان کا غضب وغصہ جلد ہی ختم بھی ہوجاتا ہے (یعنی کچھ لوگ ایسے

ہوتے ہیں کہ انہیں ذرا سی بات پر جلد ہی غصہ آ جاتا ہے لیکن ان کا غصہ جتنی تیزی کے ساتھ ہے اسی تیزی کے ساتھ فرو بھی ہو جاتا ہے) چنانچہ ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کا بدل بن جاتا ہے (یعنی جلد غصہ آنا بری خصلت ہے اور غصہ کا جلد جاتے رہنا اچھی خصلت ہے، لہٰذا جس شخص میں یہ دونوں خصلتیں ہوں تو ان میں سے جو خصلت اچھی ہے وہ بری خصلت کی مکافات کر دیتی ہے، اس طرح اس بارے میں وہ شخص نہ تو مدح وتحسین کا مستحق ہوتا ہے اور نہ برائی کا مستوجب، بلکہ دونوں خصلتوں کا حامل ہونے کی وجہ سے بین بین رہتا ہے، بایں اعتبار اس کے متعلق نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ لوگوں میں بہتر شخص ہے اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ لوگوں میں بدتر شخص ہے) اور بعض آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اس کو غصہ دیر میں آتا ہے اور دیر سے جاتا ہے (ایسا شخص بھی ایک اچھی خصلت رکھتا ہے اور ایک بری خصلت کہ اگرچہ غصہ کا دیر میں آنا اچھا ہے لیکن اس کا دیر سے جانا برا ہے۔ چنانچہ ایسا شخص بھی بین بین ہوتا ہے کہ اس کو ایک بہترین شخص کہا جاتا سکتا ہے اور نہ بدترین شخص، لہٰذا تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جن کو غصہ دیر سے آتا ہے اور جلد فرو ہو جاتا ہے جب کہ تم میں بدترین شخص وہ ہے جس کو جلد غصہ آئے اور دیر میں غصہ جائے "۔ (اس کے بعد) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تم غصہ سے بچو (یعنی ایسا کام نہ کرو جس سے غصہ آئے یا یہ مطلب ہے کہ غصہ سے خدا کی پناہ مانگو اور اس کے درجہ اس خصلت سے بچو) کیونکہ وہ غصہ ابن آدم کے قلب پر ایک دہلکتا ہوا انگارہ ہے (یعنی غصہ آگ کے انگارہ کی طرح حرارت غریزیہ اور حدت جبلیہ رکھتا ہے جو نفس کی انگیٹھی میں دبا ہوا ہے، اور جب خواہش نفس اس کو بھڑکاتی ہے تو اس کی حرارت اور تیزی قلب پر غالب آ جاتی ہے اور عقل اپنا تصرف کرنے سے عاجز رہتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسا شخص اپنے غصہ کی آگ میں دوسروں کو تو جلاتا ہے لیکن خود کو بھی جلا ڈالتا ہے) کیا تم نہیں دیکھتے کہ (جب کوئی شخص غضب ناک ہوتا ہے تو) اس کی گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں (یعنی یہ چیزیں دراصل اسی غصہ کی حرارت غریزیہ اور انجارات غلیظہ کے اٹھنے کا اثر ہوتی ہیں، اس طرح غضب ناک

شخص کا ظاہر گویا اس کے باطن کا غماز ہوتا ہے) لہٰذا جب کوئی شخص یہ محسوس کرے کہ اب غصہ آیا ہی چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ فوراً پہلو پر لیٹ جائے اور زمین سے چمٹ جائے "۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرض کا بھی ذکر کیا (یعنی قرض قرضدار اور قرض خواہ کے احوال واقسام کو بھی بیان کیا) چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "تم میں سے بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ وہ (قرض کی) ادائیگی میں تو اچھا رہتا ہے لیکن اپنا قرض وصول کرنے میں سختی کرتا ہے (یعنی اگر اس پر کسی کا قرض ہوتا ہے تو اس کو ادا کرنے میں صفائی معاملہ اور خوبی کا ثبوت دیتا ہے، لیکن جب اس کا قرض کسی پر ہوتا ہے تو اس کو قرض دار سے وصول کرنے میں سختی کرتا ہے بایں طور کہ مطالبہ وتقاضا کے وقت اس قرض دار کا کوئی ادب ولحاظ نہیں کرتا اور سختی وبدکلامی کے ذریعہ اس کو ایذاء پہنچاتا ہے اس طرح اس میں قرض کو خوبی کے ساتھ ادا کرنے کی بھی خصلت ہوتی ہے اور اصولی قرض میں برائی اختیار کرنے کی بھی خصلت چنانچہ اس کی دونوں خصلتوں میں سے ہر ایک دوسری کا بدل ہو جاتی ہے، لہٰذا تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو کسی کا قرض ادا کرنے میں بھی اچھے ہوں اور کسی سے اپنا قرض وصول کرنے میں بھی اچھے ہوں اور تم میں بدترین لوگ وہ ہیں جو کسی کا قرض ادا کرنے میں بھی برے ہوں اور کسی سے اپنا قرض وصول کرنے میں بھی برے ہوں "۔

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبہ میں یہ نصیحتیں فرمائیں) یہاں تک کہ جب سورج کا اثر صرف کھجوروں کی چوٹیوں اور دیواروں کے کناروں پر رہ گیا (یعنی جب دن آخر ہو گیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا۔ "یاد رکھو! اس دنیا کا جو زمانہ گزر چکا ہے اس کی بہ نسبت اب صرف اتنا زمانہ باقی رہ گیا ہے جتنا کہ آج کے دن کے گزرے ہوئے حصہ کی بہ نسبت یہ آخری وقت۔ (یعنی جس طرح آج کے دن کا قریب قریب پورا حصہ گزر چکا ہے اب بہت قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے "۔ (ترمذی)

۞ (18) 96 -

وعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ كِتَابَانِ فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَا هَذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ الْيُمْنَى هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا فَقَالَ أَصْحَابُهُ فَفِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كَانَ أَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ وَإِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ . " رواه الترمذی وقال :هذا حديث حسن غريب صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ (ایک مرتبہ) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں اور (صحابہ کو خطاب کرتے ہوئے) فرمایا جانتے ہو یہ دونوں کتابیں کیا ہیں؟ ہم نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی بتا دیجئے (یہ کتابیں کیا ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کے بارہ میں فرمایا جو داہنے ہاتھ میں تھی کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے جس میں اہل جنت ان کے باپ اور ان کے قبیلوں کے نام لکھے ہوئے ہیں پھر آخر میں جمع بندی کر دی گئی ہے لہٰذا اس میں کمی بیشی نہیں ہوتی، اس کے بعد بائیں ہاتھ والی کتاب کے متعلق فرمایا کہ یہ اللہ کی جانب سے ایک ایسی کتاب ہے جس پر اہل دوزخ ان کے باپ اور ان کے قبیلوں کے نام لکھے ہیں پھر آخر میں جمع بندی کر دی گئی ہے۔ لہٰذا اب نہ تو اس

میں کمی ہوتی ہے اور نہ زیادتی۔ یہ (سن کر) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ! اگر چہ یہ چیز پہلے سے ہی طے ہو چکی ہے (کہ جنت و دوزخ کا مدار نوشتہ تقدیر پر ہے تو پھر عمل کی کیا ضرورت ہے؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دین وشریعت کے مطابق اپنے اعمال کو) اچھی طرح مضبوط کرو اور (حق تعالیٰ کا) تقرب حاصل کرو۔ اس لیے کہ جنتی کا خاتمہ اہل جنت کے اعمال پر ہوتا ہے خواہ (زندگی میں) اس نے کیسے ہی (نیک یا بد) عمل کئے ہوں اور دوزخی کا خاتمہ اہل دوزخ کے عمل پر ہوتا ہے خواہ اس کے اعمال جیسے بندوں کے بارے میں یہ پہلے سے طے کر چکا ہے کہ ایک جماعت جنتی ہے اور ایک جماعت دوزخی ہے۔

۞ 5936 - (69)

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا. رواه مسلم

ترجمہ: حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ دیا حتیٰ کہ ظہر کا وقت ہو گیا، آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور نماز ظہر ادا فرمائی اور دوبارہ منبر پر تشریف فرما ہو گئے (اور ہمیں خطبہ ارشاد فرمانے لگے) حتیٰ کہ عصر کا وقت ہو گیا پھر آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور نماز عصر ادا فرمائی اور دوبارہ منبر پر تشریف فرما ہو گئے اور خطبہ ارشاد فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے قیامت تک جو ہونے والا تھا اس کی خبر ارشاد فرمائی۔ پس ہم میں زیادہ عقلمند آدمی وہ ہے جس نے ان باتوں کو یاد رکھا۔

۞ - 5380 (2)

وعنه قال : " :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ عَلَى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ " رواه مسلم

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "لوگوں کے دلوں پر فتنے اس طرح ڈالے جائیں گے جس طرح چٹائی کے تنکے ہوتے ہیں (یعنی جس طرح چٹائی میں تنکے ایک کے پیچھے ایک لگائے جاتے ہیں اسی طرح سے دلوں پر ایک کے بعد ایک فتنے ڈالے جائیں گے) پس جو دل ان فتنوں کو قبول کرے گا اس میں سیاہ نکتہ ڈال دیا جائے گا اور جو دل ان فتنوں کو قبول کرنے سے انکار کرے گا اس میں سفید نکتہ پیدا کر دیا جائے گا پس انسان ان فتنوں کے پیش آنے اور ان کے دلوں پر ان فتنوں کی تاثیر وعدم تاثیر کے اعتبار سے دو قسموں میں بٹ جائیں گے (یا یہ کہ انسان کے دل مذکورہ اعتبار کے مطابق دو قسم کے ہو جائیں گے) ایک تو سفید مثل سنگ مرمر کے کہ جس پر کوئی چیز اثر انداز نہیں ہوتی (واضح رہے کہ اس تشبیہ میں محض سفیدی مراد نہیں ہے بلکہ سختی اور قوت کا اعتبار بھی ملحوظ رکھا گیا ہے چنانچہ اس طرح کے دل پر کوئی بھی فتنہ اثر انداز اور مسرت رساں نہیں ہوگا جب تک کہ زمین وآسمان قائم وباقی ہیں یعنی اس دل کی یہ کیفیت ہمیشہ باقی رہے گی) اور دوسرا راکھ کے رنگ جیسا سیاہ دل، اوندھے برتن کی مانند (کہ اس میں جو کچھ بھی ہو گر پڑے، مطلب یہ کہ اس طرح کا دل راکھ کی مانند سیاہ اور اوندھے برتن کی طرح ایمان ومعرفت کے نور سے خالی ہوگا) چنانچہ اس طرح کا دل نہ تو نیک واچھے اور مشروع کاموں کو پہچانے گا اور نہ برے کاموں کو برا جانے گا، وہ تو بس اس چیز سے مطلب رکھے گا جو از قسم

خواہشات اس میں رچ بس گئی ہے اور جس کی محبت کا وہ اسیر بن چکا ہے۔ (یعنی وہ طبعی طور پر نفسانی خواہشات کا غلام ہوگا اور اچھی و بری کا امتیاز کئے بغیر ہر اس چیز کے پیچھے بھاگے گا جو اس کے نفس کو مرغوب ہوگی۔

❁ - 1944 (16)

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :لَا يَسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ إِلَّا الْجَنَّةَ . " رواه أبو داود

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات سے جنت کے سوا اور کچھ نہ مانگو۔

- 5393 (15)

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ :وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ. رواه أبو داود

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی بھول گئے ہیں یا وہ بھولے تو نہیں مگر اپنی بعض مصلحتوں کی بنا پر ایسا ظاہر کرتے ہیں جیسے بھول گئے ہوں، اللہ تعالیٰ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے انتہائے دنیا تک ہونے والے داعیان فتنہ، جن کی تعداد تین سو سے زائد تک پہنچے گی، (ان کے) متعلق بتایا، آپ ﷺ نے اس کا نام اس کے والد کا نام اور اس قبیلے کے نام کے متعلق ہمیں بتایا۔

❁ - 5394 (16)

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي

الأَئِمَّةُ الْمُضَلِّيْنَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ أُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . "

رواه أبو داود والترمذی

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ حکمرانوں کا خوف ہے جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو وہ روز قیامت تک ان سے نہیں اٹھائی جائے گی۔

❁ 5395 (17) -

وَعَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ " :الْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا . "ثُمَّ يَقُوْلُ سَفِيْنَةُ :أَمْسِكْ :خِلَافَةَ أَبِيْ بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَةَ وعُثْمَانَ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَعَلِيٍّ سِتَّة . رواه أحمد والترمذی وأبو داود

ترجمہ: حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''خلافت تیس سال تک ہوگی، پھر بادشاہت ہوگی''۔ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دو سال شمار کر ،حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دس سال ،حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارہ سال اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت چھ سال شمار کر (یہ کل تیس سال ہوئے)۔

❁ 5391 (13) -

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ . " رواه مسلم

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فتنے کے زمانے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کا ثواب رکھتی ہے۔

۞ - 5935 (68)

وعن أبی هریرة أنه قال لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا أَبُونَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ فَقَالُوا صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَنَا فِيهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سَمًّا فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا نَسْتَرِيحُ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ . رواه البخاری

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوگیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بھنی ہوئی بکری بطور ہدیہ پیش کی گئی جس میں زہر ملا ہوا تھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس جگہ (خیبر میں) جتنے یہودی ہوں سب کو میرے پاس لایا جائے، چنانچہ تمام یہودیوں کو جمع کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (یہودیوں) سے فرمایا: میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں (اور یہ کہ اگر تم نے میرے سوال کا جواب غلط دیا اور میں نے اس کی تردید کی تو) تم میری اس بات کو باور کرو گے؟ یہودیوں نے کہا: ہاں ابوالقاسم (ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال کا جواب دیں گے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ہمارے جواب کی صحیح تردید کی تو ہم اس کو باور کریں گے) پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سوال کیا کہ تمہارا باپ (یعنی تمہارا جداعلی جس کو "قبیلہ کا باپ" کہا جاتا ہے) کون ہے؟ یہودیوں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پرکھنے کے لئے اپنے جداعلی کا صحیح نام نہیں بتایا بلکہ غلط طور پر کوئی اور نام لے کر) کہا کہ فلاں شخص ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غلط کہتے ہو،تمہارا باپ فلاں شخص ہے یہودیوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا اور بجا فرمایا۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔اگر میں تم سے سوال کوئی اور کروں (اور تمہارے غلط جواب کی تردید کرتے ہوئے صحیح بات بتاؤں) تو کیا تم میری اس بات کو باور کرلو گے؟ یہودیوں نے کہا ہاں اے ابوالقاسم !اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارا جھوٹ معلوم ہوجائے گا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے باپ کے بارے میں (ہمارا غلط جواب) معلوم ہوگیا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: (تو پھر بتاؤ) دوزخی کون ہے؟ (یہودیوں نے جواب دیا: کچھ دن تو ہم لوگ رہیں گے اور پھر جب ہم دوزخ سے باہر آئیں گے تو) ہمارے جانشین تم لوگ ہوں گے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ کے بارے میں (اتنی جھوٹ بات مت کہو) خدا کی قسم ہم دوزخ میں کبھی بھی تمہارے جانشیں نہ ہوں گے۔اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں تم سے کوئی اور سوال کروں۔(اور تمہارے غلط جواب کی تردید کرتے ہوئے صحیح بات بتاؤں) تو کیا تم میری اس بات کو باور کرلو گے؟ یہودیوں نے کہا کہ ہاں اے ابوالقاسم !آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا (اچھا بتاؤ) کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تمہیں کس چیز نے اس ذلیل حرکت پر اکسایا ہے انہوں نے کہا دراصل ہم نے سوچا تھا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوی نبوت جھوٹا ہے تو (یہ زہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہلاکت کا سبب بن جائے گا اور ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نجات اور راحت مل جائے گی اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دعوی میں سچے ہیں تو یہ

(زہر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ضرر نہیں پہنچائے گا (بخاری)

- 5433 (23)

وَعَنْ اَنَس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :يَا أَنَسُ إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ أَمْصَارًا فَإِنَّ مِصْرًا مِّنْهَا يُقَالُ لَهُ :الْبَصْرَةُ فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَّاءَ هَا وَنَخِيْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا فَإِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ " رواه أبو داود

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انس لوگ ایک شہر آباد کریں گے ان میں ایک شہر کا نام بصرہ ہوگا، اگر تو وہاں سے گزرے یا اس میں داخل ہو تو اسکی شور والی زمین سے بچنا اور اس کے سبزے سے، اس کی کھجوروں سے اور اس کے بازاروں اور امراء کے دروازوں سے (بھی بچنا)، اس کے کناروں کو لازم پکڑو کیونکہ وہاں صورتوں کا بدل جانا پتھروں کا برسنا اور زلزلوں کا آنا ہوگا وہاں ایک قوم رات گزارے گی اور ان پر صبح اس حال میں طلوع ہوگی کہ وہ بندر اور خنزیر بنا دیئے جائیں گے۔ سنن ابوداؤد

- 5434 (24)

وَعَنْ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ يَّقُوْلُ :اِنْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا :إِلٰى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُّقَالُ لَهَا :اَلْأُبُلَّةُ ؟ قُلْنَا :نَعَمْ .قَالَ :مَنْ يَّضْمَنُ لِيْ مِنْكُمْ أَنْ يُّصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَّيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ ؟ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ " :إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدرٍ غَيْرُهُمْ . "رواه أبو داود .وقال :هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِى النَّهْرِ وسنذكر حديث أبي الدرداء " :إن فسطاط المسلمين "

فی باب " :ذکر الیمن والشام . "إن شاء الله تعالی

ترجمہ: حضرت صالح بن درہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم حج کے لیے نکلے وہاں ایک آدمی تھا (یہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے)اس نے کہا:تمہارے علاقے میں ایک بستی ہےجس کا نام '' ابلہ '' ہےہم نے کہا: ہاں،اس نے کہا مجھےاس بات کی ضمانت کون دیتا ہے کہ وہاں کی مسجد عشّار میں میرے لیے دورکعت نماز پڑھے یا چار رکعت پڑھے اور پھر یہ کہے کہ یہ نماز ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے ہے۔میں نے اپنے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ عزوجل قیامت کے دن مسجد عشار سے شہید اٹھائے گا بدر کے شہیدوں کے ساتھ ان کے علاوہ کوئی اور نہ کھڑا ہوگا۔سنن ابوداؤد

(11) 5954 -

وَعَنِ ابْـنِ عُـمَـرَ أَنَّ عُـمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَّأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعٰى سَارِيَةِ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ :يَـا أَمِيْـر الْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَإِذَا بِصَائِحِ يَصِيْحُ : يَا سَارِىَ الْجَبَل .فَأَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

رواه البيهقى فى دلائل النبوة

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ایران کے صوبہ ہمدان کے جنوب میں واقع مقام نہاوندہ کو) جولشکر بھیجا تھا اس (کے ایک حصہ فوج) کا سپہ سالار ساریہ نامی شخص کو بنایا تھا،(ایک دن) جب کہ فاروق اعظم (مسجد نبوی میں) خطبہ ارشاد فرما رہے تھے(اور حاضرین میں اکابر صحابہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے علاوہ دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وتابعین عظام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم بھی تھے) تو انہوں نے (دوران خطبہ) اچانک اونچی آواز سے کہنا شروع کیا کہ ساریہ !پہاڑ کی طرف جاؤ (یعنی میدان جنگ کا موجودہ مورچہ چھوڑ کر پہاڑ کے دامن میں چلے جاؤ اور پہاڑ کو پشت بنا کر کے نیا

مورچہ بنالو) لوگوں کو یہ سن کر بڑا تعجب ہوا اور پھر جب (چند دنوں کے بعد) لشکر سے ایک ایلچی آیا اور اس نے (میدان جنگ کے حالات سنا کر) کہا کہ امیر المؤمنین! دشمن نے تو ہمیں آ لیا تھا اور ہم شکست سے دوچار ہوا ہی چاہتے کہ اچانک (ہمارے کانوں میں ایک شخص کی آواز) جو چلا چلا کر کہہ رہا تھا: ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ "چنانچہ (یہ آواز سن کر) ہم نے (اپنا وہ مورچہ چھوڑ دیا اور پہاڑ کی سمت جا کر) پہاڑ کو اپنا پشت بان بنالیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو شکست دی۔ اس روایت کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں نقل کیا ہے۔

❁ 5955 - (12)

وَعَنْ نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ :مَا مِنْ يَّوْمٍ يَّطْلَعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يَزُفُّوْنَهُ . رواه الدارمی

ترجمہ: حضرت نبیہ ابن وہب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (تابعی) بیان کرتے ہیں کہ (ایک دن) حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب اس مجلس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کی بعض صفات وخصوصیات یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے حالات کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا: کوئی دن ایسا نہیں گذرتا کہ طلوع فجر سے ہی ستر ہزار فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور وہ (فرشتے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو گھیر لیتے ہیں اور (قبر انور سے برکت حاصل کرنے کے لئے) اپنے پروں کو قبر شریف پر مارتے ہیں (یعنی مس کرتے ہیں) اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے رہتے ہیں یہاں تک جب شام ہوتی ہے تو وہ فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں اور (انہی کی طرح ستر ہزار)

دوسرے فرشتے اترتے ہیں، جو ان (دن والے فرشتوں) کی طرح صبح تک یہی کرتے ہیں (یعنی قبر شریف کو گھیر لیتے ہیں اور اس پر اپنے پر ملتے ہیں اور درود پڑھتے رہتے ہیں)، یہ سلسلہ (یعنی ہر روز صبح شام اس طرح ستر ہزار فرشتوں کا اترنا) اس وقت تک جاری رہے گا جب کہ (قیامت کے دن صور پھونکا جائے گا اور) قبر شریف شق ہوگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر سے اٹھیں گے اور ستر ہزار فرشتے (اپنے جلو میں لے کر) محبوب کو حبیب تک پہنچائیں گے۔

فائدہ: حضرت کعب احبار رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کبار تابعین میں سے ہیں، ویسے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں مسلمان حضرت عمر فاروق کے زمانے میں ہوئے تھے۔

فرشتوں کے اترنے کی یہ بات حضرت کعب رحمہ اللہ تعالیٰ کو یا تو سابقہ آسمانی کتابوں میں مذکور پیشین گوئیوں سے معلوم ہوئی ہوگی یا انہوں نے پہلے زمانے کے بڑے بوڑھوں اور سابقہ کتابوں کے عالموں سے سنی ہوگی اور یا یہ کہ خود ان کا کشف اور کراماتی مشاہدہ ہوگا اور یہی بات زیادہ صحیح معلوم ہوئی ہے کیونکہ اس سے ان کی کرامت ظاہر ہوئی ہے۔

❁ - 5984 (15)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :فِیْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ "قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ :الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِیْ عُبَيْدٍ وَّالْمُبِيْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّان :اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ أَلْفٍ وَّعِشْرِيْنَ أَلْفًا .رواه الترمذی

❁ - 5985 (16)

وَرَوٰى مُسْلِمٌ فِی "الصَّحِيْحِ "حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتِ أَسْمَاءُ :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا "أَنَّ فِیْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَّمُبِيْرًا "فَأَمَّا

اَلْکَذَّابُ فَرَأَیْنَاہُ وَأَمَّا الْمُبِیْرُ فَلَا اَخَالُکَ إِلَّا إِیَّاہُ .

ترجمہ: حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قبیلہ ثقیف میں انتہا درجہ کا جھوٹا شخص پیدا ہوگا اور ایک انتہا درجہ کا مفسد و ہلاکو " حضرت عبداللہ عصمہ تابعی (اس جھوٹے شخص کے تعین کے بارے میں) کہتے ہیں کہ علماء کا کہنا ہے "جھوٹے شخص سے مراد مختار ابن عبید اور مفسد و ہلاکو " سے مراد حجاج ابن یوسف (مشہور ظالم) ہے۔ "اور ہشام ابن حسان (جو اونچے درجہ کے فقیہہ اور علم حدیث میں زبردست ادراک و مہارت رکھنے والے ایک مشہور متقی و بزرگ ہیں اور جن کا شمار ائمہ حدیث میں ہوتا ہے) کا بیان ہے کہ حجاج ابن یوسف نے جس قدر لوگوں کو (جنگ و معرکہ میں نہیں بلکہ) یوں ہی پکڑ پکڑ کر قید خانہ میں ڈال کر قتل کیا ہے ان کی تعداد لوگوں نے شمار کی ہے جو ایک لاکھ بیس ہزار ہے اس روایت کو ترمذی نے نقل کیا ہے اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں یہ روایت نقل کی ہے کہ : حجاج ابن یوسف نے حضرت عبداللہ ابن زبیر کو شہید کر دیا تو حضرت اسماء نے (جو حضرت عبداللہ ابن زبیر کی والدہ اور حضرت ابوبکر صدیق کی بیٹی ہیں) کہا ہم سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دیا تھا کہ قبیلہ ثقیف میں ایک انتہا درجہ کا جھوٹا شخص پیدا ہوگا اور ایک بڑا مفسد و ہلاکو پس جہاں تک جھوٹے شخص کا تعلق ہے تو اس کو دیکھ چکے اب رہی مفسد و ہلاکو کی بات، تو میرا خیال ہے کہ اے حجاج وہ مفسد و ہلاکو تو ہی ہے۔

بابرکت کھانا از روئے قرآن

عقیدہ : کھانے پر اللہ جل شانہ، کا نام لینے یا قرآن کریم پڑھنے سے برکت آجاتی ہے۔ حدیث پاک کے مطابق جس کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے یعنی بسم اللہ شریف پڑھ لی جائے وہ کھانا شیطان پر حرام ہو جاتا ہے۔ جبکہ شیطان کے لیے وہی کھانا حلال ہوتا ہے جس پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ بلاوجہ حلال شے کو حرام کہنا بہت بڑا گناہ اور اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھنا ہے معاذ اللہ۔ ذرا سوچئے کہ ایک آدمی نے مزدوری کر کے رقم کمائی وہ حلال تھی، اس سے آٹا خریدا تو وہ

حلال تھا اس سے روٹی تیار کی تو وہ حلال تھی، سامنے رکھ کر اس پر قرآن کریم پڑھا تو معاذ اللہ اب کیوں حرام ہوگئی؟ اگر کہا جائے کہ غیر کی طرف نسبت سے حرام ہوئی تو سوچیں پھر عبید اللہ کی بکری، عبداللہ کی گائے، رشید احمد کی بھینس یہ سب کس طرح حلال ہونگی؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " ان المساجد للّٰه " کہ مسجدیں ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ یعنی اسی کی ہیں مگر کہا جاتا ہے کہ یہ مسجد سنّیوں کی ہے یہ بریلویوں کی ہے یہ دیوبندیوں کی ہے یہ اہل حدیثوں کی ہے۔ پھر مدینہ طیّبہ میں واقع مسجد کو مسجد نبوی۔ یعنی نبی کریم ﷺ کی مسجد کہا جاتا ہے گویا سب مساجد کو غیر اللہ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے حالانکہ " ان المساجد للّٰه" معلوم ہوا کہ یہ ساری کی ساری نسبت مجازی ہے حقیقی نہیں ورنہ ان مساجد میں نماز پڑھنا جائز نہ ہوتا۔ اسی طرح اس کھانے کی نسبت کسی کی طرف ایصال ثواب کے لیے کی جاتی ہے نہ کہ رضا جوئی کے لیے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی رضا ہی مقصود و مطلوب ہوتی ہے اس موضوع پر آیات قرآنیہ ملاحظہ فرمائیں۔

❁ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ (پ:الٓمّ، س: البقرة: 29)

ترجمہ: وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لیے زمین میں جو کچھ ہے سب کا سب۔ پھر توجہ فرمائی اوپر کی طرف تو، ٹھیک ٹھیک بنا دیا انہیں سات آسمان اور وہ سب کچھ خوب جانتا ہے۔

اور جب حاضر ہوں (ورثہ کی) تقسیم کے وقت (غیر وارث) رشتہ دار، یتیم بچے، اور مسکین تو دو انہیں بھی اس سے اور کہو ان سے اچھی بات۔

❁ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ○ (پ:لن تنالوا، س: النسآء: 8)

ترجمہ: اور جب حاضر ہوں (ورثہ کی) تقسیم کے وقت (غیر وارث) رشتہ دار، یتیم بچے، اور مسکین تو دو انہیں بھی اس سے اور کہو ان سے اچھی بات۔

۞ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحَرِّمُوۡا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمۡ وَلَا تَعۡتَدُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ O (پ:واذا سمعوا،س:المآئدۃ: 87)

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ حرام کرو پاکیزہ چیزوں کو جنہیں حلال فرمایا اللہ نے تمہارے لیے اور نہ حد سے بڑھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا حد سے تجاوز کرنے والوں کو۔

۞ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنۡۢ بَحِيۡرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيۡلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰـكِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡـكَذِبَ ؕ وَاَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ O

(پ:واذا سمعوا،س: المآئدۃ: 103)

ترجمہ: نہیں مقرر کیا اللہ تعالیٰ نے بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام لیکن جنہوں نے کفر کیا وہ تہمت لگاتے ہیں اللہ تعالیٰ پر جھوٹی اور اکثر ان میں سے کچھ سمجھتے ہی نہیں۔

۞ وَتَمَّتۡ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدۡقًا وَّعَدۡلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ O وَاِنۡ تُطِعۡ اَكۡثَرَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ يُضِلُّوۡكَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ O اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ مَنۡ يَّضِلُّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ O فَكُلُوۡا مِمَّا ذُكِرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ بِاٰيٰتِهٖ مُؤۡمِنِيۡنَ O وَمَا لَكُمۡ اَلَّا تَاۡكُلُوۡا مِمَّا ذُكِرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ وَقَدۡ فَصَّلَ لَكُمۡ مَّا حَرَّمَ عَلَيۡكُمۡ اِلَّا مَا اضۡطُرِرۡتُمۡ اِلَيۡهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا لَّيُضِلُّوۡنَ بِاَهۡوَآئِهِمۡ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُعۡتَدِيۡنَ O وَذَرُوۡا ظَاهِرَ الۡاِثۡمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡسِبُوۡنَ الۡاِثۡمَ سَيُجۡزَوۡنَ بِمَا كَانُوۡا يَقۡتَرِفُوۡنَ O وَلَا تَاۡكُلُوۡا مِمَّا لَمۡ يُذۡكَرِ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ وَاِنَّهٗ لَفِسۡقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيۡنَ لَيُوۡحُوۡنَ اِلٰٓى اَوۡلِيٰٓـئِهِمۡ لِيُجَادِلُوۡكُمۡ ۚ وَاِنۡ اَطَعۡتُمُوۡهُمۡ اِنَّكُمۡ لَمُشۡرِكُوۡنَ O (پ:ولو اننا ،س: الانعام : 115 تا 121)

ترجمہ: اور مکمل ہوگئی آپ کے رب کی بات سچائی اور عدل سے نہیں کوئی بدلنے والا اس کی باتوں کا اور وہی ہے سب کچھ سننے والا جاننے والا۔ اور (اے سننے والے!) اگر تو اطاعت کرے اکثر لوگوں

کی جو زمین میں ہیں تو وہ تجھے بہکا دیں گے اللہ کی راہ سے۔ وہ نہیں پیروی کرتے سوائے گمان کے اور نہیں ہیں وہ مگر محض تخمینے لگاتے ہیں بے شک آپ کا رب خوب جانتا ہے کہ کون بہکتا ہے اس کی راہ سے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو۔ تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہے، اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان لانے والے ہو۔ اور کیا ہوا تمہیں کہ نہیں کھاتے ہو تم اس جانور کو، جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مفصل بیان کر دیا ہے تمہارے لیے جو اس نے حرام کیا تم پر مگر وہ چیز کہ تم مجبور کر دیئے جاؤ اس کی طرف اور بے شک بہت سے لوگ گمراہ کرتے ہیں اپنی خواہشوں سے بے علمی کے باعث، بے شک آپکا رب خوب جانتا ہے حد سے بڑھنے والوں کو اور ترک کر دو ظاہری گناہ کو اور چھپے ہوئے کو۔ بے شک وہ لوگ جو کماتے ہیں گناہ (تو) جلد ہی سزا دی جائے گی انہیں (اس گناہ کی) جسکا وہ ارتکاب کیا کرتے تھے۔ اور مت کھاؤ اس جانور سے کہ نہیں لیا گیا اللہ کا نام اس پر اور اس کا کھانا نافرمانی ہے۔ اور بے شک شیطان ڈالتے ہیں اپنے دوستوں کے دلوں میں (اعتراضات) تا کہ وہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم نے انکا کہنا مان لیا تو تم مشرک ہو جاؤ گے۔

۞ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ج فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ O (پ:ولو اننا ،س: الانعام : 145)

ترجمہ: آپ فرمایئے میں نہیں پاتا اس (کتاب) میں جو وحی کی گئی ہے میری طرف کوئی چیز حرام، کھانے والے پر جو کھاتا ہے اسے، مگر یہ کہ مردار ہو یا (رگوں کا) بہتا ہوا خون، یا سور کا گوشت کیونکہ وہ سخت گندہ ہے یا جو نافرمانی کا باعث ہو (یعنی) وہ جانور جس پر ذبح کے وقت بلند کیا جائے غیر خدا کا نام، پھر جو شخص لاچار ہو جائے نہ نافرمانی کرنے والا ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو (حدّ ضرورت سے) تو بے شک آپکا رب بہت بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔

۞ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ج اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ O قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ O (پ:ولو اننا،س:الاعراف:31,32)

ترجمہ: اے آدم کی اولاد! پہن لیا کرو اپنا لباس ہر نماز کے وقت اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک اللہ نہیں پسند کرتا فضول خرچی کرنے والوں کو۔ آپ فرمائیے کہ کس نے حرام کیا اللہ کی زینت کو جو پیدا کی اس نے اپنے بندوں کے لیے اور (کس نے حرام کیے) لذیذ پاکیزہ کھانے آپ فرمائیے یہ چیزیں ایمان والوں کے لیے ہیں اس دنیوی زندگی میں بھی (اور) صرف انہیں کے لیے ہیں قیامت کے روز یونہی ہم مفصل بیان کرتے ہیں آیتوں کو ان لوگوں کے لیے جو (حقیقت کو) جانتے ہیں۔

۞ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ط قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ O (پ:یعتذرون،س:یونس: 59)

ترجمہ: آپ فرمائیے بھلا بتاؤ تو جو رزق اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اتارا۔ پس بنالیا ہے تم نے اس سے بعض کو حرام اور بعض کو حلال۔ پوچھیے کیا اللہ تعالیٰ نے (ایسا کرنے کی) تمہیں اجازت دی ہے یا تم اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہو۔

۞ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ص وَاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ O اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ج فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O

(پ:ربما،س: النحل: 114,115)

ترجمہ: پس کھاؤ اس سے جو رزق دیا تمہیں اللہ تعالیٰ نے جو حلال (اور) طیّب ہے اور شکر ادا کرو

اللہ کی نعمت کا اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔اس نے تم پر حرام کیا ہے صرف مردار خون ،خنزیر کا گوشت اور وہ جس پر بلند کیا گیا ہو غیر اللہ کا نام ذبح کے وقت۔پس جو مجبور ہو جائے (انکے کھانے پر بشرطیکہ) وہ لذّت کا جویا نہ ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو (کوئی حرج نہیں) بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

بابرکت کھانا از روئے حدیث

۞ - 5913 (46)

وَعَنْ أَنَس :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرُوْسًا بِزَيْنَب فَعَمِدَتْ أُمِّيْ أُمُّ سُلَيْم إِلٰى تَمْرٍ وَّسَمَن وَأَقِط فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِيْ تَوْر فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اِذْهَبْ بِهٰذَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا إِلَيْكَ أُمِّيْ وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ مَنْ لَقِيْتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُ فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتَ غَاصٌّ بِأَهْلِهٖ قِيْلَ لِأَنَس عَدَدَ كَمْ كَانُوْا ؟ قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَة .فَرَأَيْتُ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَيْسَةَ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْ عَشَرَةً عَشَرَةً يَّأْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُ لَهُمْ ": اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَأْكُل كُلُّ رَجُل مِمَّا يَلِيْهِ "قَالَ :فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا .فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ لِيْ يَا أَنَس ارْفَعْ .فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِيْ حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ . متفق عليه

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نکاح ہوا تو (شب عروسی کے بعد) میری والدہ ام سلیم نے کھجور، گھی اور قروت (پنیر) لے کر مالیدہ سا بنا لیا اور اس مالیدہ کو ایک پیالہ میں رکھ کر مجھ سے کہا کہ انس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ !اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ اور کہنا کہ میری ماں نے یہ(حقیر ہدیہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا ہے اور کہا ہے کہ(یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!) یہ ایک چھوٹا سا ہدیہ(جو) ہماری طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے(اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے لائق نہیں ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الطاف کریمانہ سے امید ہے کہ اس کو قبول فرمائیں گے) چنانچہ میں اس کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ میری والدہ نے کہا تھا عرض کر دیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بڑی خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہوئے) فرمایا کہ اس کو رکھ دو اور پھر فرمایا کہ فلاں فلاں اور فلاں شخص کو جن کے نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے تھے جا کر بلا لاؤ اور (دیکھو) راستہ میں جو شخص ملے اس کو بھی بلاتے لانا چنانچہ میں گیا اور ان لوگوں کو کہ جو مجھے راستہ میں ملے، بلا کر لے آیا،ور جب میں گھر میں واپس آیا،تو دیکھا کہ پورا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا،حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ(اس وقت) تم سب کتنے لوگ ہو گے؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ تین سو کے قریب۔پھر میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مالیدہ پر اپنا دست مبارک رکھ کر وہ کہا جو اللہ نے چاہا(یعنی خیر و برکت کی دعا فرمائی،اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس دس آدمیوں کو بلانا شروع کیا اور وہ (یکے بعد دیگرے دس دس) آدمی کھانے (کے لئے آنے) لگے اور (جو لوگ کھانے پر آتے ان سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے !اللہ کا نام لے کر کھاؤ اور ہر شخص کو اپنے سامنے سے کھانا چاہئے (کیونکہ کھانے کا یہ مسنون طریقہ ہے جس سے تہذیب وشائستگی کا اظہار بھی ہوتا ہے اور کھانے میں خیر و برکت بھی اترتی ہے)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں :جب دس آدمیوں کی ایک جماعت کھانے سے فارغ ہو کر چلی جاتی تو (اتنے ہی آدمیوں) کی دوسری جماعت آجاتی،یہاں تک کہ سب لوگوں نے

(خوب آسودہ ہو کر) کھالیا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، انس! (سب لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے ہیں) اب اس پیالہ کو اٹھالو۔ میں نے پیالہ کو اٹھالیا اور میں نہیں کہہ سکتا کہ جس وقت میں نے پیالہ رکھا تھا اس وقت اس میں مالیدہ زیادہ تھا، یا اس وقت جب کہ (تمام لوگوں کے اس کھانے سے فراغت کے بعد) میں نے اس کو اٹھایا۔ "(بخاری ومسلم)

- 5912 (45)

وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : لَمَّا کَانَ غَزْوَةُ تبُوکَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَأَکَلْنَا وَادَّهَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوا قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلَکِنْ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَیْهَا بِالْبَرَکَةِ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ یَجْعَلَ فِی ذٰلِکَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَهُ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیءُ بِکَفِّ ذُرَةٍ قَالَ وَیَجِیءُ الْآخَرُ بِکَفِّ تَمْرٍ قَالَ وَیَجِیءُ الْآخَرُ بِکَسْرَةٍ حَتّٰی اجْتَمَعَ عَلَی النِّطَعِ مِنْ ذٰلِکَ شَیْءٌ یَسِیرٌ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ بِالْبَرَکَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوا فِی أَوْعِیَتِکُمْ قَالَ فَأَخَذُوا فِی أَوْعِیَتِهِمْ حَتّٰی مَا تَرَکُوا فِی الْعَسْکَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَئُوهُ قَالَ فَأَکَلُوا حَتّٰی شَبِعُوا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّی رَسُولُ اللّٰهِ لَا یَلْقَی اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَیْرَ شَاکٍّ فَیُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ ." رواہ مسلم

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے دن (توشہ کی کمی کے سبب) جب سخت بھوک نے لوگوں کو ستایا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو تھوڑا بہت توشہ لوگوں کے پاس بچا ہوا ہے اس کو منگوا لیجئے اور پھر اس توشہ پر ان کے لئے اللہ سے برکت کی دعا فرمائیے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے چمڑے کا دستر خوان منگوا کر بچھوایا اور لوگوں سے ان کا بچا ہوا توشہ لانے کے لئے کہا گیا" چنانچہ لوگوں نے چیزیں لانا شروع کیں، کوئی مٹھی بھر چنے لے کر آیا، کوئی مٹھی بھر کھجور لے کر آیا، اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لایا، اس طرح اس دستر خوان پر کچھ تھوڑی سی چیزیں جمع ہوگئیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول برکت کی دعا فرمائی، اور پھر (سب لوگوں سے) فرمایا لو(جس کا جتنا جی چاہے اس میں سے اپنا برتن بھر لے) چنانچہ لوگوں نے اپنے اپنے برتن میں لینا شروع کیا یہاں تک کہ لشکر میں کوئی ایسا برتن نہیں بچا جس کو بھر نہ لیا گیا ہو۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر سارے لشکر نے (جو تقریباً ایک لاکھ مجاہدین پر مشتمل تھا) خوب پیٹ بھر کر کھایا اور پھر بھی بہت سارا کھانا بچ رہا۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ بلاشبہ میں اللہ کا رسول ہوں ۔اور یاد رکھو) ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص ان دو گواہیوں کے ساتھ کہ جن میں سے اس کو کوئی شک وشبہ نہ ہو، اللہ تعالیٰ سے جا کر ملے اور پھر اس کو جنت میں جانے سے روکا جائے ۔ "(مسلم)

ایصال ثواب از روئے حدیث

❁ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيّ ﷺ بِحَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِيّ ﷺ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰى كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِّنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا .

(بخاری کتاب الوضوء رقم الحدیث: ,216 راجع: 218,1361,1378,6052,6055)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ یا مکہ معظّمہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو دو انسانوں کی آوازیں سنیں جنکو انکی قبروں میں عذاب دیا

جا رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں، پھر فرمایا: ہاں! ان میں سے ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھرتا تھا پھر ایک ٹہنی منگائی اور اس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ان میں سے ایک حصہ رکھ دیا، عرض کی گئی کہ یارسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تو یقیناً ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے۔ (یاد رہے لَعَلَّ کا لفظ شاید کے معنی میں آتا ہے لیکن جب اسکا فاعل اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول ہوں تو یہ یقین کے معنی میں آتا ہے)

۞ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِى الْقَعْدَةِ لَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَّكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْىٌ اِذَا طَافَ وَ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمًا نَحْرٍ بِلَحْمٍ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا ؟ قَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُهُ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ اَتَتْكَ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهِ.

(بخاری کتاب المناسک رقم الحدیث : 1709)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذوالقعدہ کے پانچ دن باقی رہنے پر حج کے ارادے سے نکلے جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ جب طواف کرلے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر چکے تو احرام کھول دے، یوم نحر کے روز ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے کہا یہ کیا ہے؟ کہا گیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی دی ہے، یحیٰی سے روایت ہے کہ میں نے یہ قاسم سے بیان کی تو فرمایا کہ انہوں نے حدیث ٹھیک بیان کی ہے۔

۞ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ جَاءَ تْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّىْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰى مَاتَتْ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّىْ

عَنۡهَا اَرَأَیۡتِ لَوۡ کَانَ عَلٰی اُمِّکِ دَیۡنٌ اَکُنۡتِ قَاضِیَةٌ اُقۡضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالۡوَفَاءِ.(بخاری، کتاب جزاء الصید رقم الحدیث:1852، راجع : 6699,7315)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جہینہ کی ایک عورت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئی کہ میری والدہ ماجدہ نے حج کرنے کی منت مانگی تھی لیکن وہ حج نہ کرسکی، یہاں تک کہ وہ فوت ہوگئی، کیا میں انکی طرف سے حج کروں؟ فرمایا: ہاں! تم انکی طرف سے حج کرو، اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اسکا حق ادا کیا جائے۔

۞ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا قَالَ جَاءَ تِ امۡرَأَةٌ مِّنۡ خَثۡعَمٍ عَامَ حَجَّةِ الۡوَدَاعِ قَالَتۡ یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِیۡضَةَ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ فِی الۡحَجِّ اَدۡرَکَتۡ اَبِیۡ شَیۡخًا کَبِیۡرًا اَلا تَسۡتَطِیۡعُ اَنۡ یَّسۡتَوِیَ عَلَی الرَّاحِلَةِ فَهَلۡ یَقۡضِیۡ عَنۡهُ اَنۡ اَحُجَّ عَنۡهُ ؟ قَالَ نَعَمۡ.

(بخاری کتاب جزاء الصید رقم الحدیث: 1854راجع: 1855,4399,6228)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حجۃ الوداع کے سال قبیلہ خثعم کی ایک عورت حاضر بارگاہ ہوکر عرض گزار ہوئی: یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے میرے والد ماجد بہت بوڑھے ہوگئے ہیں، سواری پر بیٹھنے کی استطاعت نہیں رکھتے، اگر میں حج کروں تو کیا انکی طرف سے ادا ہوجائے گا؟ فرمایا: ہاں۔

۞ عَنۡ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهَا قَالَتۡ اَنَّ رَجُلًا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اُمِّیَ افۡتُتِلَتۡ نَفۡسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوۡ تَکَلَّمَتۡ تَصَدَّقَتۡ فَهَلۡ لَهَا اَجۡرٌ اِنۡ تَصَدَّقۡتُ عَنۡهَا ؟ قَالَ نَعَمۡ .

(بخاری کتاب الجنائز رقم الحدیث : ,1388 راجع: 2760)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میری والدہ ماجدہ اچانک فوت ہوگئی ہے میرا خیال ہے کہ وہ گفتگو کرتی تو صدقہ دیتی اگر

میں اپنی ماں کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب ملے گا؟ فرمایا: ہاں۔

۞ 1955 - (2)

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ :كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ تَصَدَّقْتُ عَلٰى أُمِّيْ بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ " : وَجَبَ أَجْرُكَ وَرَدَّهَا عَلَيْكَ الْمِيْرَاثُ . " قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ " :صُوْمِيْ عَنْهَا . "قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ " :نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا . " رواه مسلم

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کرنے لگی: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)! میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی بطور صدقہ دی تھی، اب میری ماں فوت ہوگئی ہے (اب اس لونڈی کا کیا حکم ہے)؟ فرمایا: تیرا اجر ثابت ہوگیا اور میراث نے اس لونڈی کو تیری طرف لوٹا دیا، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)! میری ماں پر ایک ماہ کے روزے بھی تھے، کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھوں؟ فرمایا: ہاں رکھ لو۔

۞ عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَخَا بَنِيْ سَاعِدَةَ تُوُفِّيَتْ اُمُّهٗ وَهُوَ غَائِبٌ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْهَا فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا .

(بخاری کتاب الوصایا رقم الحدیث: 2762 ،راجع : 2756,2770)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی ساعدہ کی برادری سے تھے جب انکی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوا تو یہ انکے پاس موجود

نہ تھے، یہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ! میری والدہ محترمہ کا میری عدم موجودگی میں انتقال ہوگیا ہے اگر میں انکی جانب سے کچھ صدقہ خیرات کروں تو کیا انہیں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں، عرض کی تو میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا مخراف نامی باغ انکی طرف سے صدقہ ہے۔

۞ - 1912 (25)

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُمَّ سَعْد مَّاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ " :اَلْمَاءُ . "فَحَفَرَ بِئْرًا وَّقَالَ :هٰذِهٖ لِأُمِّ سَعْدٍ . رواه أبو داود والنسائی

ترجمہ: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کی: میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے (میں ان کی طرف سے صدقہ کرنا چاہتا ہوں آپ ارشاد فرمائیں کہ) کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پانی''۔ حضرت سعد نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ ''ام سعد'' کا کنواں ہے۔ ابوداؤد، نسائی

۞ - 1461 (9)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ :ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجَئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ " :إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ . "رواه أحمد وأبو داود وابن ماجه والدارمی وفی رواية لأحمد وأبی داود والترمذی :ذَبَحَ بِيَدِهٖ وَقَالَ ": بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِيْ "

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کے دن

(یعنی عید قرباں کے دن) دو دنبے جو سینگ دار ابلق اور خصی تھے ذبح کرنے چاہے تو ان کو قبلہ رخ کیا اور یہ پڑھا۔یعنی میں اپنا منہ اس ذات کی طرف متوجہ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اس حال میں کہ میں دین ابراہیم پر ہوں جو توحید کو ماننے والے تھے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں بلاشبہ میری نماز، میری تمام عبادتیں، میری زندگی اور میری موت (سب کچھ) اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں اے اللہ ! یہ قربانی تیری عطاء سے ہے اور خالص تیری ہی رضا کے لیے ہے تو اس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی امت کی جانب سے قبول فرما ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے۔اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کیا۔ "(احمد بن حنبل، سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ، دارمی) نیز مسند احمد سنن ابوداؤد اور جامع ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دونوں دنبے) اپنے ہاتھ سے ذبح کئے ہیں کہا بسم اللہ واللہ اکبر، اے اللہ ! یہ قربانی میری جانب سے ہے اور میری امت کے ہر اس فرد کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔ "

❁ - 1642 (10)

وَعَنْ حَنَش قَالَ :رَأَيْتُ عَلِيًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يُضَحِّى بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ :مَا هٰذَا ؟ فَقَالَ :(إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّيْ عَنْهُ . رواه أبو داود وروى الترمذی نحوه

ترجمہ: حضرت حنش سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی کو دو دنبوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ (یعنی ایک کی بجائے دو جانوروں کی قربانی کیوں؟) انھوں نے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ (میں آپکی وفات کے بعد) آپکی طرف سے بھی قربانی کروں۔پس یہ ایک قربانی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کر رہا ہوں۔

(16) 3403 -

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ عُمْرَةَ الانصاری :أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ فَأَخَّرَتْ ذٰلِکَ إِلٰی أَنْ تُصْبِحَ فَمَاتَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ :فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّد :أَيَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا ؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ :أَتٰی سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ " :إِنَّ أُمِّیْ هَلَکَتْ فَهَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :نَعَمْ . " رواہ مالک

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری فرماتے ہیں کہ میری ماں نے غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا، پھر اسمیں اتنی دیر لگائی صبح ہوگئی، اور وہ (آزاد کرنے سے پہلے ہی) فوت ہوگئی۔ عبدالرحمٰن نے کہا میں نے قاسم بن محمد کو کہا: اگر میں اپنی ماں کی طرف سے (غلام) آزاد کردوں تو یہ میری ماں کو نفع دے گا؟ قاسم نے کہا: سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)! میری ماں فوت ہوگئی ہے اگر میں اسکی طرف سے غلام آزاد کردوں تو کیا اس کو نفع دے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اس کو نفع دے گا۔

(8) 3077 -

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْب عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ بْنِ وَائِلٍ أَوْصٰی أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنَهُ هِشَام خَمْسِيْنَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌ وَأَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ :حَتّٰی أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِیْ أَوْصٰی أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِيْنَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً أَفَأُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ

بَلَغَهُ ذٰلِکَ . "　　رواه أبو داود

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ عاص بن وائل نے وصیت کی تھی کہ (میرے مرنے کے بعد) میری طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں، اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کیے، پھر اس کے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا کہ وہ بھی اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیں، لیکن انہوں نے کہا کہ میں پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے اس بارے میں پوچھ لوں، پس وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)! میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ میری طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں، ہشام نے پچاس آزاد کر دیئے ہیں اور عمرو (یعنی مجھ) پر پچاس باقی ہیں کیا میں بھی اسکی طرف سے آزاد کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتا اور پھر تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو اسے ثواب ضرور ملتا (لیکن چونکہ اب اس کی موت حالت کفر پر ہوئی لہذا اب ان اعمال کا کوئی فائدہ نہیں)۔

۞　2510 (6) -

وَعَنهُ قَالَ :اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ لَقِیَ رَکْبًا بِالرَّوحَاءِ فَقَالَ " :مَنِ الْقَوْمُ ؟ "قَالُوْا :اَلْمُسْلِمُوْنَ .فَقَالُوْا :مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ " :رَسُوْلُ اللّٰهِ "فَرَفَعَتْ إِلَیهِ امْرَأَةٌ صَبِیًّا فَقَالَتْ :أَلِهٰذَا حَجٌّ ؟ قَالَ " :نَعَمْ وَلَکِ أَجْرٌ . "　　رواه مسلم

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ''روحا'' میں ایک قافلہ سے ملے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم مسلمان ہیں۔ انہوں نے کہا آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، ایک عورت نے ایک بچہ آپ کی طرف اٹھایا اور عرض کی: کیا اس کے لیے حج ہے؟ فرمایا: ہاں! اور اس کا ثواب تیرے لیے ہے۔ مسلم

۞ - 3404 (17)

وَعَنْ يَحيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ :تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَوْمٍ نَامَهُ فَأَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ أُخْتُهُ رِقَابًا كَثِيْرَةً . رواه مالک

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر فوت ہوئے، رات کو سوتے وقت ان کی بہن عائشہ نے ان کی طرف سے بہت غلام آزاد کیے۔

۞ - 2354 (32)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ :يَا رَبِّ أَنّٰى لِيْ هٰذِهِ ؟ فَيَقُوْلُ : بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ . " رواه أحمد

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نیک آدمی کے لیے جنت میں درجہ بلند کرتا ہے۔ بندہ عرض کرتا ہے: اے میرے رب عزوجل (میرے اعمال تو میری موت کے سبب منقطع ہو چکے ہیں پھر) مجھے یہ درجہ کس وجہ سے عطا کیا گیا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تیرے بیٹے نے تیرے لیے استغفار کیا جسکی بدولت تجھے یہ رتبہ نصیب ہوا۔

۞ - 2355 (33)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاس قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ اَخٍ أَوْ صَدِيْقٍ فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى أَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَآءِ أَهْلِ الْاَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَآءِ إِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ . " رواه البيهقى فى شعب الإيمان

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: قبر میں مردہ کی حالت ایسے ہوتی ہے جیسے کوئی ڈوبنے والا اور (مصیبت کے وقت) فریاد کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ منتظر ہوتا ہے کہ اس کے ماں باپ، بھائی یا دوست کی طرف سے اسے کوئی دعا پہنچے۔ (اس لیے کہ) جب اسکے پاس دعا پہنچتی ہے تو یہ دعا اس کو دنیا و مافیہا سے پیاری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا قبر والوں کو پہاڑ کی مانند پہنچاتا ہے۔ زندہ لوگوں کا دعا کرنا مردہ لوگوں کے لیے تحفہ ہے۔ بیہقی شعب الایمان

❁ - 1658 (13)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ ": مَتٰى دُفِنَ هٰذَا ؟ "قَالُوا :الْبَارِحَة .قَالَ " :اَفَلَا آذَنْتُمُوْنِىْ ؟ "قَالُوْا :دَفَنَّاهُ فِى ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُّوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں رات کے وقت میت کو دفن کیا گیا تھا، آپ نے فرمایا: اسے کب دفن کیا گیا؟ صحابہ نے عرض کیا: گزشتہ رات، فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ عرض کی: ہم نے رات کی تاریکی میں اسے دفن کیا تھا، اس لیے ہم نے آپ کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا، پس آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں، پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

❁ - 1659 (14)

وَعَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابٌّ فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا :مَاتَ .قَالَ " :أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِىْ ؟ "قَالَ :فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ .فَقَالَ " :دُلُّوْنِىْ عَلٰى قَبْرِهِ "

فَدَلُّوهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا .قَالَ " :إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوَّةٌ ظُلْمَةً عَلٰى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ . " ولفظه لمسلم

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک کالی عورت تھی جو مسجد (نبوی) میں جھاڑو دیا کرتی تھی یا راوی کہتے ہیں کہ ایک جوان مرد تھا جو جھاڑو دیا کرتا تھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن اسے غائب پایا تو اس عورت، یا مرد کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ وہ کہاں ہے؟ بتایا گیا کہ وہ مرگئی یا وہ مرگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے کیوں نہیں بتایا گیا؟ تاکہ میں بھی اس کی نماز جنازہ پڑھتا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے اس عورت یا اس مرد کی موت کوئی اہمیت نہیں دی (کہ جس کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دی جاتی گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم مقصود تھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا مجھے اس کی قبر بتادو کہ کہاں ہے؟ آپ کو جب اس کی قبر بتائی گئی تو (آپ وہاں تشریف لے گئے اور) اس کی قبر پر نماز پڑھی اور پھر فرمایا کہ "یہ قبریں اپنے مردوں کے لیے تاریکیوں سے بھری ہوئی ہوتی ہیں ان قبروں پر میرے نماز پڑھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں روشن کردیتا ہے (اس روایت کو بخاری ومسلم نے نقل کیا ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

وسیلہ از روئے حدیث

❀ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ اَبِي طَالِب:

وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

(بخاری کتاب الاستسقاء رقم الحدیث : 1008,1009)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ابوطالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا: وہ سفید (رنگ والے) کہ جنکا رخ زیبا بارش کے لیے وسیلہ ہے، جو یتیموں کے والی اور بیواؤں کا سہارا ہے۔

۞ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ اِذَا قَحَطُوْا اسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا ﷺ فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَیُسْقَوْنَ.

(بخاری کتاب الاستسقاء رقم الحدیث : 1010، راجع: 3710)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمرؓ بن خطاب رضی اللہ عنہ بارش کی دعا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے کرتے اور کہتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی ﷺ کا وسیلہ پیش کیا کرتے تھے تو، تو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب، ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی ﷺ کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا، پس ان پر بارش برسنے لگی۔

۞ عَنْ مُصْعَبِ بنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰی سَعْدٌ اَنَّ لَہٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ھَلْ تُنْصَرُوْنَ وَ تُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِکُمْ.

(بخاری کتاب الجھاد والسیر رقم الحدیث : 2796)

ترجمہ: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے دل میں خیال آیا کہ انہیں ان لوگوں پر فضیلت ہے جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا یادرکھو تمہارے کمزور لوگوں کے سبب تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں روزی دی جاتی ہے۔

۞ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یَاْتِیْ زَمَانٌ یَغْزُوْفِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ فِیْکُمْ مَّنْ صَحِبَ النَّبِیَّ ﷺ ؟ فَیُقَالُ نَعَمْ ،فَیُفْتَحُ عَلَیْہِ ثُمَّ یَاْتِیْ زَمَانٌ فَیُقَالُ فِیْکُمْ مَّنْ صَحِبَ اَصْحَابَ النَّبِیِّ ﷺ ؟ فَیُقَالُ نَعَمْ فَیُفْتَحُ ثُمَّ یَاْتِیْ زَمَانٌ فَیُقَالُ فِیْکُمْ مَّنْ صَحِبَ صَاحِبَ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ ؟ فَیُقَالُ نَعَمْ فَیُفْتَحُ.

(بخاری کتاب الجھاد والسیر رقم الحدیث : 2897،راجع: 3594,3649)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب لوگ فوج درفوج ہو کر جہاد کریں گے ان سے پوچھا جائے گا کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی کریم ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہو؟ جواب دیا جائے گا: ہاں، پس وہ دشمنوں پر فتح پائیں گے پھر ایک وقت ایسا آئے گا جب لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے نبی کریم ﷺ کے اصحاب کی صحبت حاصل کی ہو؟ جواب دیا جائے گا: ہاں، تو یہ بھی فتح یاب ہونگے، پھر ایک زمانہ آئے گا جب پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے ساتھ کوئی ایسا شخص ہے جس نے اصحاب رسول عربی کی صحبت اختیار کرنے والوں کی صحبت حاصل کی ہو؟ کہا جائے گا: ہاں، پس یہ بھی فتحیاب ہو جائیں گے۔

۞ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّ تِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْأَلُ فَاَتٰی رَاھِبًا فَسَأَلَہٗ فَقَالَ لَہٗ ھَلْ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ لَا فَقَتَلَہٗ ،فَجَعَلَ یَسْأَلُ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ ائْتِ قَرْیَةَ کَذَا وَ کَذَا فَاَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَھَا فَاخْتَصَمَتْ فِیْهِ مَلٰئِکَةُ الرَّحْمَةِ وَ مَلٰئِکَةُ الْعَذَابِ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی ھٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی ھٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ وَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَھُمَا فَوُجِدَ اِلٰی ھٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَہٗ.

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء رقم الحدیث: 3470)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ننانوے قتل کیے تھے، پھر اسکا حکم پوچھنے کی غرض سے ایک راہب کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کہ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ راہب نے کہا: نہیں، اس نے راہب کو بھی قتل کر ڈالا (جہاں اتنے کیے ہیں ایک اور سہی) وہ اسی طرح مسئلہ پوچھتا رہا، یہاں تک کہ اس سے ایک آدمی نے کہا کہ تو فلاں (نیکوں کی) بستی میں چلا جا، قضائے الٰہی سے راستے میں اسے

موت آ گئی اور اس نے اپنا سینہ اس بستی کی جانب جھکا دیا (جدھر وہ توبہ کرنے جا رہا تھا) اب رحمت اور عذاب کے فرشتے آ کر جھگڑنے لگے پس جس بستی کی طرف وہ جا رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے نزدیک ہونے کا حکم دیا اور جس بستی سے وہ آیا تھا اسے پرے ہٹ جانے کا حکم فرمایا، پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ دونوں بستیوں کے درمیان پیمائش کرو، تو وہ اس بستی کے ایک بالشت زیادہ قریب پایا گیا (جدھر وہ جا رہا تھا) اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

۞ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِک قَالَ کَانَ اَبُو ذَرٍّ یُّحدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ قَالَ فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَیْتِیْ وَاَنَا بِمَکَّۃَ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامَ فَفَرَجَ صَدْرِیْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَاء زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَشْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِیءٍ حِکْمَۃً وَّ اِیْمَانًا فَاَفْرَغَهٗ فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَبِیَدِیْ فَعَرَجَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا قَالَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذا؟ قَالَ هٰذَا جِبْرِیْلُ قَالَ هَلْ مَعَکَ اَحَدٌ ؟قَالَ نَعَمْ مَّعِیَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ ءَ اُرسِلُ اِلَیْهِ ؟قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْیَا فَاِذَارَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰی یَمِینِهٖ اَسْوِدَۃٌ وَّعَلٰی یَسَارِہٖ اَسْوِدَۃٌ اِذَا نَظَرَ قِبَلَ یَمِیْنِهٖ ضَحِکَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَکٰی فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِیْلَ مَنْ هٰذَا ؟قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِہِ الْاَسْوِدَۃُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِیْهِ فَاَهْلُ الْیَمِیْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّۃِ وَالْاَسْوِدَۃُ الَّتِیْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَانَظَرَ عَنْ یَمِیْنِهٖ ضَحِکَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَآلِهٖ بَکٰی حَتّٰی عَرَجَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ الثَّانِیَۃِ فَقَالَ لِخَزَنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ اَنَسٌ فَذَکَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِی السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَ اِدْرِیْسَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَاِبْرَاهِیْمَ صَلَوٰتُ اللّٰه عَلَیْهِمْ وَلَمْ یُثْبِتْ کَیْفَ مَنَازِلُهُمْ غَیْرَ اَنَّهٗ ذَکَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِی السَّمَاءِ الدُّنْیَا وَاِبْرٰهِیْمَ فِی السَّمَاءِ السَّادِسَۃِ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامِ بِالنَّبِیِّ ﷺ بِاِدْرِیْسَ قَالَ مَرْحَباً بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ

الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا ؟قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا ؟قَالَ هٰذَا مُوْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَباً بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا؟قَالَ هٰذَا عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَباً بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا ؟قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِى ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ عَرَجَ بِىْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَّ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى اُمَّتِى خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى اُمَّتِكَ ؟قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُهُ فَقَالَ هِىَ خَمْسٌ وَّهِىَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَىَّ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَّبِّىْ ثُمَّ انْطَلَقَ بِىْ حَتّٰى انْتَهٰى بِىْ اِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَآ اَلْوَانٌ لَّا اَدْرِىْ مَا هِىَ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِيْهَا حَبَآئِلُ اللُّؤْلُؤِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ.

(بخاری، کتاب الصلوٰۃ، رقم الحدیث: 349، راجع: 1636,3342,)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میرے مکان کی چھت کھولی گئی اور جبریل علیہ السلام نازل ہوئے میرا سینہ کھولا گیا، پھر اسے آب زمزم سے دھویا گیا، پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا اور وہ میرے سینے میں انڈیل دیا گیا پھر اسے بند کر دیا گیا، پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان کی طرف لے چڑھے، پھر جب

میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے خازن سے کھولنے کے لیے کہا، اس نے کہا کون ہو؟ کہا میں جبریل ہوں۔ اس نے کہا کیا تمہارے ساتھ کوئی اور (بھی) ہے؟ کہا ہاں، میرے ساتھ محمد مصطفےٰ ﷺ ہیں۔ کہا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں۔ جب کھولا تو ہم آسمان دنیا کے اوپر گئے وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، جس کے دائیں اور بائیں بہت سے لوگ تھے جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتا تو ہنستا اور بائیں جانب دیکھتا تو روتا، اس نے کہا صالح نبی اور صالح بیٹے! خوش آمدید ہو۔ میں نے جبریل سے کہا یہ کون ہیں؟ کہا یہ حضرت آدم ہیں اور دائیں بائیں یہ جو صورتیں ہیں یہ انکی اولاد ہے۔ دائیں والے جنتی ہیں اور بائیں والے جہنمی ہیں۔ جب یہ دائیں جانب دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو روتے ہیں یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان تک لے گئے اور اس کے خازن سے کھولنے کے لیے کہا اور اس کے خازن سے وہی گفتگو ہوئی جو پہلے سے ہوئی تھی اس نے کھول دیا۔ حضرت انس نے فرمایا: کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نے آسمانوں میں حضرت آدم، حضرت ادریس، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات کی اور انکے مقامات یاد نہیں رہے ہاں! حضرت آدم آسمان دنیا پر ملے اور حضرت ابراہیم چھٹے آسمان پر۔ حضرت انس نے فرمایا: کہ جب نبی کریم ﷺ کو لیکر حضرت جبریل علیہ السلام حضرت ادریس کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید، میں نے کہا یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید، میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا یہ حضرت موسیٰ ہیں پھر میں حضرت عیسیٰ کے پاس سے گزرا انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید، میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ ہیں پھر میں حضرت ابراہیم کے پاس سے گزرا انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے خوش آمدید، میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا یہ حضرت ابراہیم ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے ابن حزم نے بتایا کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابوحبۃ الانصاری دونوں کہا کرتے

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے لے کر چڑھے یہاں تک کہ میں بہت بلند مقام پر پہنچ گیا جس میں قلموں کی آواز سنتا تھا۔ابن حزم اور حضرت انس بن مالک نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پس اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں میں اس کے ساتھ لوٹا اور حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر آپ کی امت کے لیے کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں، انہوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف واپس جایئے کیونکہ آپ کی امت میں یہ طاقت نہیں ہے میں واپس لوٹا تو انکا ایک حصہ کم کر دیا گیا، میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا اور کہا کہ ایک حصہ کم کر دیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف پھر جایئے کیونکہ آپ کی امت میں انکی طاقت نہیں ہے پس میں واپس گیا تو ایک حصہ مزید کم کر دیا گیا میں انکی طرف آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کی طرف جایئے کیونکہ آپ کی امت میں انکی طاقت بھی نہیں ہے میں واپس لوٹا تو فرمایا کہ یہ پانچ ہیں اور یہی پچاس ہیں میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوا کرتی میں حضرت موسی کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف جایئے میں نے کہا کہ مجھے اب اپنے رب سے حیا آتی ہے پھر مجھے لیکر چلے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہی پر پہنچے جس پر رنگ چھائے ہوئے تھے،نہیں معلوم کہ وہ کیا ہیں پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا جس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اسکی مٹی مشک ہے۔

۞ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّمْشِیْ فَاشْتَدَّ عَلَیْهِ الْعَطْشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا هُوَ بِکَلْبٍ یَّلْهَثُ یَاْکُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطْشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا مِثْلَ الَّذِیْ بَلَغَ لِیْ فَمَلَاَ خُفَّهٗ ثُمَّ اَمْسَکَهٗ بِفِیْهِ ثُمَّ رَقٰی فَسَقَی الْکَلْبَ فَشَکَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا؟ قَالَ: فِیْ کُلِّ کَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ .

(بخاری ،کتاب المساقاۃ ، رقم الحدیث: 2363، راجع: 173)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک

آدمی جارہا تھا کہ اسے پیاس لگی وہ ایک کنویں میں اترا اور اس سے پانی پیا جب باہر نکلا تو ایک کتے کو ہانپتے دیکھا جو پیاس سے مٹی چاٹ رہا تھا، دل میں کہا کہ اسے بھی اسی طرح پیاس لگی ہوگی جیسے مجھے پیاس لگی تھی اس نے (کنویں میں اتر کر) اپنا موزہ بھرا اور منہ میں لیکر نکلا اور کتے کو پلایا، اللہ تعالیٰ نے اسکی نیکی قبول کی اور اسے بخش دیا لوگ عرض گذار ہوئے: یارسول اللہ ﷺ! کیا جانوروں میں بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ ہر جاندار (سے صلہ رحمی) پر ثواب ملتا ہے۔

❁ عَنْ اَنَسِ بْنِ مٰلِکٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّبْسَطَ لَهُ رِزْقُهُ اَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ .

(بخاری، کتاب البیوع ،رقم الحدیث: 2067 راجع : 5986)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے رزق میں وسعت یا عمر میں درازی چاہے تو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔

❁ - 1902 (15)

وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ": غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُّوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَأْسِ رَكِيٍّ يَّلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ . "قِيْلَ :إِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ أَجْرًا ؟ قَالَ " : فِیْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَّطْبَةٍ اَجْرٌ "

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک بدکار عورت کو بخش دیا گیا کہ کنویں کے کنارے ایک کتے کے پاس سے گزری جو کہ اپنی زبان باہر نکالے ہانپ رہا تھا، قریب تھا کہ پیاس کی شدت سے وہ مر جائے، اس عورت نے اپنا موزہ اتارا اور موزے کو اپنے دوپٹے سے باندھ کر اس کے لیے پانی نکالا بس اسی عمل کی وجہ سے اس

کی بخشش کردی گئی۔عرض کیا گیا: (یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) کیا حیوانوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا بھی اجر وثواب ملتا ہے؟ فرمایا: ہر جان دار چیز کے نیک سلوک کرنے کا اجر (دیا جاتا) ہے۔

۞ - 1768 (7)

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَان يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا . "

رواه البيهقى فى شعب الإيمان مرسلا

ترجمہ: محمد بن نعمان، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جوشخص ہر جمعہ اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرتا ہے تو اسے بخش دیا جاتا ہے اور اسے (والدین کا) اطاعت گزار لکھا جاتا ہے۔شعب الایمان

۞ - 4325 (22)

وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ :أَنَّهَا أَخْرَجَتْ جُبَّةً طَيَالِسَةً كِسْرَوَانِيَّةٍ لَّهَا لِبْنَةُ دِيْبَاج وَفَرجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ وَقَالَتْ :هٰذِهِ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهَا . رواه مسلم

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے طیلسانی کا کسروانی جبہ نکالا، اس کے گریبان پر (سجاف یعنی گوٹ کے طور پر) ریشمی کپڑے کا ٹکڑا سلا ہوا تھا اور اس کی دونوں کشادگیوں پر بھی ریشمی بیل ٹکی ہوئی تھی پھر انہوں نے فرمایا کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا اور جب ان کی وفات ہوئی تو (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی میراث سے جو میری بہن تھیں) میرے قبضے میں آ گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس

جبہ کو (کبھی کبھی) پہن لیا کرتے تھے، ہم اس کو بیماروں کے لئے دھوتے ہیں (یعنی اس کے دھوئے ہوئے پانی کو بیماروں کو پلاتے ہیں) اور اس کے ذریعہ شفا حاصل کرتے ہیں۔ "(مسلم)

- 4568 (55)

وعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَقَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيهِ شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا . رواه البخاری

ترجمہ: حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب کہتے ہیں کہ ایک دن میرے گھر والوں نے مجھ کو پانی کا ایک پیالہ دے کر ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا۔ معمول یہ تھا کہ جب کسی کو نظر لگتی یا اور کوئی بیماری ہوتی تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پیالہ بھیجا جاتا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک نکالتیں جس کو وہ چاندی کی ایک نلکی میں رکھتی تھیں اور اس موئے مبارک کو پانی میں ڈال کر ہلاتیں اور پھر مریض اس پانی کو پی لیتا جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا فرما دیتا راوی کہتے ہیں کہ میں نے چاندی کی اس نلکی میں جھانک کر دیکھا تو مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی سرخ بال نظر آئے۔ ' ! (بخاری)

فائدہ: طیبی کہتے ہیں کہ اس موقع پر چاندی کا استعمال موئے مبارک کی تعظیم وتوقیر کے پیش نظر تھا، جیسا کہ کعبہ مکرمہ پر ریشمی کپڑے کا پردہ ڈالا جاتا ہے۔ جہاں تک ان بالوں کی سرخی کا تعلق ہے تو ہو سکتا ہے کہ موئے مبارک خلقی طور پر سرخ ہی تھے۔ یا تھے تو بھورے مگر دیکھنے میں سرخ معلوم ہوتے تھے، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان پر مہندی کا خضاب ہوگا جس کی وجہ سے وہ سرخ تھے۔ یا چونکہ ان کو خوشبوؤں میں رکھا جاتا تھا اس لئے ان خوشبوؤں کی وجہ سے ان کا رنگ متغیر ہوگیا تھا۔ اور وہ سرخ نظر آنے لگتے تھے۔

۞ - 4925 (15)

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :لَا يَرُدُّ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهُ. " رواه ابن ماجه

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے، نیکی عمر میں اضافہ کرتی ہے اور آدمی گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم کردیا جاتا ہے۔ ابن ماجہ

۞ - 4662 (35)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِإِذْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا آدَمُ اذْهَبْ إِلٰى أُولٰئِكَ الْمَلَائِكَةِ إِلٰى مَلَإٍ مِنْهُمْ جُلُوسٍ فَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ لَهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ اخْتَرْ أَيَّهُمَا شِئْتَ قَالَ اخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ مَا هٰؤُلَاءِ فَقَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمُرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَؤُهُمْ أَوْ مِنْ أَضْوَئِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا ابْنُكَ دَاوُدُ قَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمْرَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْهُ فِي عُمْرِهِ قَالَ ذَاكَ الَّذِي كَتَبْتُ لَهُ قَالَ أَيْ رَبِّ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمْرِي سِتِّينَ سَنَةً قَالَ أَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ أُسْكِنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا فَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ قَالَ فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ قَدْ عَجَّلْتَ قَدْ كُتِبَ لِي أَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰى وَلَكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ قَالَ فَمِنْ يَوْمِئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ " رواه الترمذی

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اوران میں روح پھونکی تو انہیں چھینک آئی۔انہوں نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔چنانچہ انہوں نے اللہ کے حکم سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا۔جس کے جواب میں انکے رب نے فرمایا یَرْحَمُکَ اللّٰہُ (اللہ تم پر رحم کرے) اے آدم ان فرشتوں کے پاس جاؤ جو بیٹھے ہوئے ہیں اور انہیں سلام کرو۔انہوں نے جواب دیا کہ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔وہ پھر اپنے رب کی طرف لوٹے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہاری اور تمہاری اولاد کی آپس میں دعا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کر کے فرمایا ان میں سے جسے چاہو اختیار کر لو۔انہوں نے عرض کیا میں نے اپنے رب کا دایاں ہاتھ اختیار کیا اور میرے رب کے دونوں ہاتھ ہی داہنے اور برکت والے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ نے ہاتھ کھولا تو اس میں آدم اور انکی ذریت (اولاد) تھی۔پوچھنے لگے کہ یا رب یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ تمہاری اولاد ہے اور ان سب کی پیشانیوں پر انکی عمریں لکھی ہوئی تھیں۔ان میں ایک شخص سب سے زیادہ روشن چہرے والا تھا۔پوچھا یہ کون ہے؟ فرمایا یہ آپ کے بیٹے داؤد ہیں۔میں نے انکی عمر چالیس سال لکھی ہے۔عرض کیا اے رب انکی عمر زیادہ کر دیجئے۔فرمایا اتنی ہی ہے جتنی لکھی جا چکی ہے۔عرض کیا! اللہ میں نے اپنی عمر سے اسے ساٹھ سال دیدیئے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہارا معاملہ ہے۔پھر وہ اللہ کی مشیت کے مطابق جنت میں رہے۔پھر وہاں سے اتارے گئے اور پھر اپنی عمر گننے لگے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں پھر ان کے (آدم علیہ السلام کے) پاس موت کا فرشتہ آیا۔تو آدم علیہ السلام ان سے کہنے لگے کہ تم جلدی آ گئے میری عمر ہزار سال ہے۔فرشتے نے عرض کیا کیوں نہیں۔لیکن آپ نے اس میں سے ساٹھ سال اپنے بیٹے داؤد علیہ السلام کو دے دیئے تھے۔اس پر آدم علیہ السلام نے انکار کر دیا۔چنانچہ ان کی اولاد بھی منکر ہوگئی اور آدم سے بھول ہوئی چنانچہ انکی اولاد بھی بھولنے لگی۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس دن سے لکھنے اور گواہ مقرر کرنے کا حکم ہوا۔

❁ 1510 - (14)

وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : "خَرَجَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِیْ فَإِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَّافِعَةٍ بَعْضٍ قَوَائِهِمَا إِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ :ارْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِيْبَ لَكُمْ مِّنْ أَجْلِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ . " رواه الدارقطنی

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا: انبیاء میں سے ایک نبی لوگوں کولیکر استسقاء کے لیے نکلے، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک چیونٹی اپنے پاؤں آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے (دعا مانگ رہی) ہے اللہ کے نبی علیہ السلام نے فرمایا: (اے لوگو!) واپس چلو اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول کرلی گئی ہے۔ دارقطنی

❁ 2495 - (14)

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَنِی قَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ إِنِّی تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیَ اللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ . "

رواه الترمذی وقال :هذا حديث حسن صحيح غريب

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے لئے عافیت کی دعا کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چاہو تو میں دعا کرتا ہوں اور اگر چاہو تو اسی (نابیناپن) پر صبر کرو۔ اور یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا، آپ میرے لئے دعا ہی کردیجئے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کرنے کے بعد اس طرح دعا کرو یعنی اے اللہ ! میں تجھ سے تیرے نبی محمد (صلی اللہ

علیہ وسلم) کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جو نبی رحمت ہیں ۔(یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) میں اپنے پروردگار کی طرف آپ کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں اے اللہ ! میرے بارے میں ان کی شفاعت قبول فرما) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

شفاعت از روئے قرآن

۞ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗۤ اِلَّا بِاِذْنِہٖ (البقرۃ:255)

ترجمہ: وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر اس کے حکم کے

۞ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۔ (النسآء: 64)

ترجمہ: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب ! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

فائدہ: اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ضامن نجات ہے۔

مطلب یہ ہے کہ ہر زمانہ کے رسول کی تابعداری اس کی امت پر اللہ کی طرف سے فرض ہوتی ہے منصب رسالت یہی ہے کہ اس کے سبھی احکامات کو اللہ کے احکام سمجھا جائے، حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں باذن اللہ سے یہ مراد ہے کہ اس کی توفیق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے اس کی قدرت ومشیت پر موقوف ہے، جیسے اور آیت میں ہے(وَلَقَدْ صَدَقَکُمُ اللّٰہُ وَعْدَہٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَھُمْ بِاِذْنِہٖ حَتّٰۤی اِذَا فَشِلْتُمْ وَ تَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَعَصَیْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰکُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ) (آلِ عمران:152)

یہاں بھی اذن سے مراد امر قدرت اور مشیت ہے یعنی اس نے تمہیں ان پر غلبہ دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ عاصی اور خطا کاروں کو ارشاد فرماتا ہے کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنا چاہیے اور خود رسول سے بھی عرض کرنا چاہیے کہ آپ ہمارے لئے دعائیں

کیجئے جب وہ ایسا کریں گے تو یقیناً اللہ ان کی طرف رجوع کرے گا انہیں بخش دے گا اور ان پر رحم فرمائے گا ابومنصور صباغ نے اپنی کتاب میں جس میں مشہور قصے لکھے ہیں لکھا ہے کہ عتبی کا بیان ہے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربت کے پاس بیٹھا ہوا تھا جبکہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا اسلام علیکم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے قرآن کریم کی اس آیت کو سنا اور آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ کے سامنے اپنے گناہوں کا استغفار کروں اور آپ کی شفاعت طلب کروں پھر اس نے یہ اشعار پڑھی

یاخیر من دفنت بالقاع اعظمہ

فطاب من طیبھن القاع والاکم

نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ

فیہ لعاف وفیہ الجودو الکرم

جن جن کی ہڈیاں میدانوں میں دفن کی گئی ہیں اور ان کی خوشبو سے وہ میدان ٹیلے مہک اٹھے ہیں اے ان تمام میں سے بہترین ہستی، میری جان اس قبر پر سے صدقے ہو جس کا ساکن تو ہے جس میں پارسائی سخاوت اور کرم ہے، پھر اعرابی تو لوٹ گیا اور مجھے نیند آ گئی خواب میں کیا دیکھتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے فرما رہے ہیں جا اس اعرابی کو خوش خبری سنا اللہ نے اس کے گناہ معاف فرما دیئے۔ (بحوالہ: تفسیر ابن کثیر)

✿ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ (الانبیآء: 28)

ترجمہ: اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لیے جسے وہ پسند فرمائے اور وہ اس کے خوف سے ڈر رہے ہیں۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء صالحین کے علاوہ فرشتے بھی سفارش کریں گے۔ حدیث صحیح سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، لیکن یہ سفارش انہی کے حق میں ہوگی جن کے لئے اللہ تعالیٰ پسند فرمائے گا۔

﴿ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَه قَوْلًا. (طٰه:109)

ترجمہ: اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی، مگر اس کی جسے رحمٰن نے اذن دے دیا ہے اور اس کی بات پسند فرمائی۔

فائدہ: یعنی اس دن کسی کی سفارش کسی کو فائدہ نہیں پہنچائے گی، سوائے ان کے جن کو رحمٰن شفاعت کرنے کی اجازت دے گا، اور وہ بھی ہر کسی کی سفارش نہیں کریں گے بلکہ صرف ان کی سفارش کریں گے جن کی بابت سفارش کو اللہ پسند فرمائے گا اور یہ کون لوگ ہونگے؟ صرف اہل توحید، جن کے حق میں اللہ تعالیٰ سفارش کرنے کی اجازت دے گا۔

﴿ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَرْضٰى. (النجم: 26)

ترجمہ: اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ ان کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر جبکہ اللہ اجازت دے دے جس کے لیے چاہے اور پسند فرمائے۔

شفاعت از روئے حدیث

﴿ عَنْ اٰدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًا كُلُّ اُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ : اشْفَعْ حَتّٰى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذٰلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ.

(بخاری کتاب التفسیر سورہ بنی اسرائیل رقم الحدیث : 4718)

ترجمہ: آدم بن علی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ گروہ در گروہ اپنے اپنے نبی کی خدمت میں حاضر ہونگے اور عرض کریں گے کہ حضور! ہماری شفاعت فرمائیے یہاں تک کہ شفاعت کی بات نبی کریم ﷺ تک آ پہنچے گی پس اس روز (شفاعت کے لیے) اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔

﷽ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اُوْتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْہِ الذِّرَاعُ وَکَانَتْ تُعْجِبُہٗ ،فَنَھَسَ مِنْھَا نَھْسَۃً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَھَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ ذٰلِکَ ؟ یَجْمَعُ اللّٰہُ النَّاسَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فِیْ صَعِیْدٍ وَّ احِدٍ یُسْمِعُھُمُ الدَّاعِی وَ یَنْفُذُھُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُوا الشَّمْسُ فَیَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَ الْکَرْبِ مَالَا یُطِیْقُوْنَ وَلَا یَحْتَمِلُوْنَ فَیَقُوْلُ النَّاسُ اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْبَلَغَکُمْ ؟اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ یَّشْفَعُ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ فَیَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَیْکُمْ بِاٰدَمَ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ اَنْتَ اَبُوالْبَشَرِ خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَنَفَخَ فِیْکَ مِنْ رُّوْحِہٖ وَاَمَرَ الْمَلَائِکَۃَ فَسَجَدُوْا لَکَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا نَحْنُ فِیْہِ ؟ اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا قَدْ بَلَغَنَا فَیَقُوْلُ اٰدَمَ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَّمْ یَغْضَبْ قَبْلَہٗ مِثْلَہٗ وَلَنْ یَّغْضَبَ بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ وَاِنَّہٗ نَھَانِی عَنِ الشَّجَرَۃِ فَعَصَیْتُہٗ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ ،اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ ،اِذْھَبُوْا اِلٰی نُوْحٍ فَیَاْتُوْنَ نُوْحًا فَیَقُوْلُوْنَ یَا نُوْحُ اِنَّکَ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاکَ اللّٰہُ عَبْدًاشَکُوْرًا اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا نَحْنُ فِیْہِ ؟ فَیَقُوْلُ لَھُمْ اِنَّ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَّمْ یَغْضَبْ قَبْلَہٗ مِثْلَہٗ وَلَنْ یَّغْضَبَ بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ وَاِنَّہٗ قَدْ کَانَتْ لِیْ دَعْوَۃً دَعَوْتُھَا عَلٰی قَوْمِیْ ،نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ، اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِی ، اِذْھَبُوْااِلٰی اِبْرَاھِیْمَ فَیَاْتُوْنَ اِبْرَاھِیْمَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا اِبْرَاھِیْمُ اَنْتَ نَبِیُّ ا للّٰہِ وَخَلِیْلُہٗ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ اِلٰی تَرٰی اِلٰی مَانَحْنُ فِیْہِ ؟ فَیَقُوْلُ لَھُمْ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَّمْ یَغْضَبْ قَبْلَہٗ مِثْلَہٗ وَلَنْ یَّغْضَبَ بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ وَاِنِّیْ قَدْ کُنْتُ کَذَّبْتُ ثَلَاثَ کَذِبَاتٍ فَذَکَرَھُنَّ اَبُوْ حَیَّانَ فِی الْحَدِیْثِ نَفْسِیْ نَفْسِی نَفْسِیْ ،اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ، اِذْھَبُوْا اِلٰی مُوْسٰی فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی ،فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُوْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَضَّلَکَ اللّٰہُ بِرِسَالَتِہٖ وَبِکَلَامِہٖ عَلَی النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا نَحْنُ

فِيهِ؟ فَيَقُولُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَّمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ ، اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ،اِشْفَعْ لَنَا اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ ،اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ ،اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰه لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّکَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْطَلِقُ فَاٰتِىْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِّرَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مُحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَّمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِیْ ثُمَّ، يُقَالُ يَامُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَکَ سَلْ تُعْطَهٗ،وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَأْسِیْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِیْ يَا رَبِّ اُمَّتِیْ يَا رَبِّ ،فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِکَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِّنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِکَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَ حِمْيَرَ اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى.

(بخاری ،کتاب التفسیر سورہ بنی اسرائیل، رقم الحدیث : 4712)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت (بھنا ہوا) لایا گیا، چنانچہ ایک دستی اٹھا کر آپ کے لیے پیش کی گئی کیونکہ دستی کا گوشت آپکو بہت پسند تھا پس آپ نے اس میں سے تناول فرمایا اوراس کے بعد ارشاد ہوا کہ قیامت کے روز سب لوگوں کا سردار میں ہوں کیا تم اس کی وجہ جانتے ہو؟ سنو! اگلے پچھلے سارے انسانوں کوایک ہی میدان میں

جمع کر لیا جائے گا جو ایسا ہوگا کہ پکارنے والے کی آواز سن سکیں گے اور سب کو دیکھ سکیں گے اور سورج لوگوں کے اتنا قریب آجائے گا کہ گرمی کی شدت سے تڑپنے لگیں گے اور وہ ناقابل برداشت ہو جائے گی تو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تم اپنی حالت نہیں دیکھتے؟ پھر تم ایسی ہستی کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے پاس تمہاری شفاعت کرے؟ چنانچہ لوگ دوسروں سے کہیں گے کہ تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں جانا چاہیئے پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست خاص سے بنایا ہے آپ کے اندر اس نے اپنی جانب سے روح پھونکی تھی اور اس نے فرشتوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے آپ کے لیے سجدہ کیا تھا لہٰذا اب آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمایئے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ حضرت آدم فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا نہ اس سے پہلے کبھی فرمایا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا فرمائے گا بیشک اس نے مجھے ایک درخت سے روکا تھا لیکن مجھ سے لغزش ہوگئی لہٰذا مجھے اپنی فکر ہے، نفسی، نفسی، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت نوح کے پاس چلے جاؤ، پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے حضرت نوح علیہ السلام! آپ زمین والوں کی طرف سب سے پہلے آنے والے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو عبدِ شکور فرمایا ہے آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمایئے، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ ان سے فرمائیں گے کہ آج میرے رب عزوجل نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے ایسا اظہار فرمایا اور نہ کبھی اس کے بعد ایسا اظہار فرمائے گا، بے شک میرے رب نے مجھے ایک مقبول دعا کی اجازت دی تھی تو میں نے وہ دعا اپنی قوم کے خلاف استعمال کی لہٰذا نفسی، نفسی، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، پس لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے ابرہیم علیہ السلام! آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور

زمین والوں میں سے اسکے خلیل ہیں آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں؟ وہ ان لوگوں سے فرمائیں گے کہ بیشک میرے رب نے غضب کا آج ایسا اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا کیا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کرے گا اور بے شک مجھ سے تین سچی باتیں ایسی واقع ہوئیں جو ظاہری صورت کے خلاف تھیں ابوحیان نے اپنی روایت میں ان تینوں کا ذکر بھی کیا ہے لہذا نفسی، نفسی، نفسی تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت موسیٰ کے پاس چلے جاؤ پس لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے حضرت موسی علیہ السلام! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت اور ہمکلامی کے ساتھ دوسرے انبیاء کرام پر فضیلت دی تھی آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ میرے رب نے آج غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے ایسا کیا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کرے گا، بے شک میں نے ایک آدمی کو جان سے مار دیا تھا جبکہ مجھے اس کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا، لہذا نفسی، نفسی، تم کسی اور کے پاس جاؤ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، چنانچہ لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے عیسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ کے رسول اور اسکا کلمہ ہیں جو اس نے (آپ کی والدہ ماجدہ) حضرت مریم کی جانب القاء فرمایا نیز آپ اس کی جانب کی روح ہیں اور آپ نے پنگھوڑے کے اندر بچپن میں لوگوں میں سے باتیں کی تھی لہذا آپ ہماری شفاعت فرمائیں کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ حضرت عیسی علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے نہ اس سے پہلے ایسا غضب فرمایا اور نہ اس کے بعد ایسا فرمائے گا وہ اپنی کسی کالغزش کا ذکر نہیں فرمائیں گے بلکہ فرمائیں گے کہ نفسی، نفسی، نفسی، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، ارے تم محمد مصطفےٰ ﷺ کے حضور جاؤ، چنانچہ لوگ محمد مصطفےٰ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہونگے: اے محمد مصطفےٰ ﷺ آپ

اللہ کے رسول اور انبیاء کرام میں سب سے آخری ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے تھے لہذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے کیا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ پس میں (محمد ﷺ) اس کام کے لیے چل پڑوں گا اور عرش عظیم کے نیچے آکر اپنے رب عزوجل کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤنگا پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی ایسی حمدیں اور حسن ثناء ظاہر فرمائے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر ظاہر نہیں فرمائی ہونگی۔ پھر مجھ سے فرمایا جائے گا: اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائے گی پس میں اپنا سر اٹھا کر عرض کرونگا اے رب! میری امت، اے رب میری امت، پس فرمایا جائے گا: اے محمد ﷺ! اپنی امت کے ان لوگوں کو جنکا ہم نے حساب نہیں لینا، باب الایمن سے جنت میں داخل کردو جو اس کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ دوسرے دروازوں سے بھی جاسکتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہے بے شک جنت کے ہر دروازے کی چوڑائی اتنی ہے جتنا مکہ مکرمہ اور حمیر کے درمیان فاصلہ ہے یا مکہ معظّمہ سے بصریٰ جتنی دور ہے۔

❁ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیّ ﷺ قَالَ یَجْمَعُ اللّٰہُ الْمؤْمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰی رَبِّنَا حَتّٰی یُرِیْحَنَا مِنْ مَّکَانِنَا ھٰذَا فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا اٰدَمُ اَمَا تَرَی النَّاسَ خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَاَسْجَدَ لَکَ مَلَائِکَتَہٗ وَعَلَّمَکَ اَسْمَاءَ کُلِّ شَیْءٍ شَفِّعْ لَنَا اِلٰی رَبِّنَا حَتّٰی یُرِیْحَنَا مِنْ مَّکَانِنَا ھٰذَافَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکَ وَیَذْکُرُ لَھُمْ خَطِیْئَۃَ الَّتِیْ اَصَابَ وَلٰکِنِ ائْتُوْا نُوْحًا فَاِنَّہٗ اَوَّلُ رَسُوْلٍ بَعَثَہُ اللّٰہُ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَیَأْتُوْنَ نُوْحًا فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہُ الَّتِیْ اَصَابَ وَلٰکِنِ ائْتُوْا اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلَ الرَّحْمٰنِ فَیَاْتُوْنَ اِبْرٰھِیْمَ فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ لَھُمْ خَطَایَاہُ الَّتِیْ اَصَابَھَا وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُوْسٰی عَبْدًا اٰتَاہُ اللّٰہُ التَّوْرَاۃَ وَکَلَّمَہٗ تَکْلِیْمًا فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ

لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيْئَتَهُ الَّتِى اَصَابَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهُ وَكَلِمَتَهُ وَرُوْحَهُ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَيَاْتُوْنِىْ فَانْطَلِقُ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّىْ فَيُؤْذَنُ لِىْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُ رَبِّىْ وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِىْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِىْ ثُمَّ يُقَالُ لِى : ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَحْمَدُ رَبِّىْ بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيْهَا ثُمَّ اشْفَعُ فَيَحُدُّ لِىْ حَدًّا فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ ارْجِعُ فَاِذَا رَاَيْتُ رَبِّىْ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِىْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِىْ ثُمَّ يُقَالُ : ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَحْمَدُ رَبِّىْ بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيْهَا رَبِّىْ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِىْ حَدًّا فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ ارْجِعُ فَاِذَا رَاَيْتُ رَبِّىْ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِىْ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِىْ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَحْمَدُ رَبِّىْ بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيْهَا ثُمَّ اشْفَعُ فَيَحُدُّ لِىْ حَدًّا فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ ارْجِعُ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِىَ فِى النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَايَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً.

(بخاری ،کتاب التوحید ، رقم الحدیث: 7410)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اکٹھا کرے گا پس وہ کہیں گے کہ کیوں نہ ہم کسی ایسے شخص کو تلاش کریں جو ہمارے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر کے ہمیں اس مقام سے نجات دلائے ۔پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے؛ اے حضرت آدم علیہ السلام! کیا آپ لوگوں کو

دیکھتے نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کے لیے فرشتوں سے سجدہ کروایا اور آپ کو ہر ایک چیز کا نام سکھایا گیا ہمارے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے اور ہمیں اس جگہ سے نجات دلائیے؟ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس کام نہیں آ سکتا اور اپنی ایک لغزش کو بیان کریں جوان سے سرزد ہوئی ہوگی بلکہ تم حضرت نوح کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے پہلے رسول ہیں جنہیں اہل زمین کی طرف مبعوث فرمایا گیا، پس وہ حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس کام کے لائق نہیں اور اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جوان سے سرزد ہوئی ہوگی بلکہ تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں وہ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوجائیں گے وہ فرمائیں گے کہ میں کام نہیں آ سکتا اور اپنی لغزش کا ذکر کریں گے جوان سے سرزد ہوئی ہوگی بلکہ تم حضرت موسی کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے تورات مرحمت کی اور ان سے کلام فرمایا، پس وہ حضرت موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہونگے وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ مقصد پورا نہیں ہوگا اور اپنی کسی لغزش کا ذکر کریں گے جوان سے سرزد ہوئی ہوگی بلکہ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول، اسکا کلمہ اور اسکی طرف سے روح ہیں، پس وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوجائیں گے وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا بلکہ تم محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں جاؤ وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ان کے اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے، پس وہ میرے پاس آئیں گے تو میں جا کر اپنے رب سے اجازت طلب کرونگا چنانچہ مجھے اس کی اجازت مرحمت فرمادی جائے گی پس جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ ریز ہوجاؤنگا پس میں سجدے میں رہوں گا جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر مجھ سے فرمایا جائے گا: اے محمد ﷺ! سر اٹھاؤ اور کہو تمہیں سنا جائے گا اور مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت منظور کی جائے گی، پس میں اپنے رب کی وہ حمدیں بیان کرونگا جو مجھے سکھائی جائیں گی پھر میں شفاعت کرونگا تو میرے لیے

ایک حد مقرر فرمادی جائے گی پھر میں انہیں جنت میں داخل کر کے واپس لوٹوں گا چنانچہ جب اپنے رب کو دیکھونگا تو سجدہ ریز ہو جاؤنگا پس میں سجدے میں رہونگا جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر مجھ سے کہا جائے: اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہیں سنا جائے گا اور مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت منظور کی جائے گی پس میں اپنے رب کی ایسی تعریفیں بیان کرونگا جو مجھے میرے رب نے سکھائی ہونگی پھر میں شفاعت کرونگا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی پس جب میں انہیں جنت میں داخل کر کے واپس لوٹوں گا تو اپنے رب کو دیکھ کر سجدہ میں چلا جاؤنگا چنانچہ میں سجدہ میں رہوں جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر کہا جائے گا: اے محمد ﷺ! سر اٹھاؤ کہو تمہیں سنا جائے گا اور مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت منظور کی جائے گی پس میں اپنے رب کی ایسی تعریفیں بیان کرونگا جو مجھے سکھائی جائیں گی پھر شفاعت کرونگا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی جب میں انہیں جنت میں داخل کر کے واپس لوٹونگا تو عرض کرونگا: اے رب! جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا مگر جس کو قرآن کریم نے روکا ہوا ہے اور انہیں ہمیشہ ہی وہاں رہنا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جہنم سے وہ بھی نکل آئے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اسکے دل میں جو کے برابر بھی بھلائی ہوگی، پھر جہنم سے وہ بھی نکل آئے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دل میں دانہ گندم کے برابر بھی بھلائی ہوگی، پھر جہنم سے وہ بھی نکل آئے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ذرہ کے برابر بھی بھلائی ہوگی۔

❁ عَنْ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَاُرِيْدُ اِنْشَاءَ اللّٰهِ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(بخاری، کتاب التوحید، رقم الحدیث: 7474 ، راجع: 6304)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے پس میں نے چاہا کہ اپنی دعا کو محفوظ رکھ چھوڑوں تا کہ قیامت کے روز

اپنی امت کی شفاعت کروں۔

۞ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْد الْمُقْبِرِىّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة اَنَّهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْ لَّا يَسْاَلَنِىْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَحَدٌ اَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِىْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ. (بخاری ، کتاب العلم، رقم الحدیث : 99 ,راجع: 6570)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! قیامت کے روز آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہوگا ؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میرا ابھی یہی خیال تھا کہ اس چیز کے بارے میں تم سے پہلے کوئی مجھ سے سوال نہیں کرے گا کیونکہ میں نے حدیث میں تمہارا ذوق وشوق دیکھا ہے قیامت کے روز میری شفاعت کا مستحق وہ ہوگا جس نے دل وجان سے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔

۞ عَنْ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلِىْ وَمَثَلَ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَ تْ مَا حَوْلَهٗ جَعَلَ الْفِرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَّابُ الَّتِىْ تَقَعُ فِى النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَزَعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهٗ فَيَقْتَحِمْنَ فِيْهَا فَاَنَا اٰخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقْتَحِمُوْنَ فِيْهَا .

(بخاری ،کتاب الرقاق، رقم الحدیث : 6483)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے آگ جلائی ، جب اس نے اپنے ماحول کو روشن کیا تو پروانے اور آگ میں گرنے والے کیڑے اس میں گرنے شروع ہو گئے پس وہ انہیں اس سے ہٹانے لگا لیکن وہ اس پر غالب آ کر اس میں گرتے ہی رہے۔ پس میں کمر سے پکڑ کر

تمہیں آگ سے کھینچ رہا ہوں اور تم ہو کہ اس میں گرتے ہی جا رہے ہو۔

(12) 5577 -

وعن عمرو بن العاص أن النبي صلى الله عليه وسلم تلا قول الله عز وجل في إبراهيم (رب إنهن أضللن كثيرا من الناس فمن تبعني فإنه مني)الآية وقال عيسى عليه السلام (إن تعذبهم فإنهم عبادك وإن تغفر لهم فإنك أنت العزيز الحكيم)فرفع يديه وقال اللهم أمتي أمتي وبكى فقال الله عز وجل يا جبريل اذهب إلى محمد وربك أعلم فسله ما يبكيك فأتاه جبريل عليه السلام فسأله فأخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم بما قال وهو أعلم فقال الله يا جبريل اذهب إلى محمد فقل إنا سنرضيك في أمتك ولا نسوءك . " رواه مسلم

ترجمہ: "اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی مجلس میں لوگوں کے سامنے) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں (یہ بیان کرنے کے لئے کہ وہ قیامت کے دن اپنی امت کے متعلق بارگاہ رب ذوالجلال میں کیا عرض کریں گے) یہ آیت پڑھی، اور پوری آیت کا ترجمہ یوں ہے کہ میرے پروردگار ! یہ بت بہت سے لوگوں کی گمراہی کا سبب بنے ہیں، پس ان لوگوں میں سے جنہوں نے میری اطاعت قبول کی ہے، یعنی توحید، اخلاص اور توکل کو اختیار کیا وہ میرے اپنے اور میرے تابعدار ہیں اور جنہوں نے میری نافرمانی کی ہے تو، تو معاف کرنے والا رحیم ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسی سلسلہ میں) حضرت عیسی علیہ السلام کے تعلق سے یہ آیت پڑھی (جس میں یہ بیان ہے کہ وہ قیامت کے دن اپنی امت کے حق میں پروردگار سے کیا عرض کریں گے) پوری آیت کا ترجمہ یوں ہے "اگر تو ان کو عذاب میں مبتلا کرے تو بہرحال وہ تیرے ہی بندے ہیں "یعنی تو ان کا مطلق مالک ہے وہ تیرے حکم کے خلاف کر ہی کیا سکتے ہیں اور ان کو عذاب میں مبتلا کرنے سے تجھے کون

روک سکتا ہے۔ "اگر تو ان کو بخش دے تو بے شک تو غالب حکمت والا ہے۔ "یعنی تجھ پر کوئی غالب نہیں ہے، تو جو چاہے حکم کر سکتا ہے، کوئی بھی تیرے حکم کو پس پشت ڈالنے کی طاقت نہیں رکھتا پھر یہ کہ تیری حکمت و دانائی میں بھی ذرہ برابر شبہ نہیں، تو ہر ایک کے بارے میں وہی حکم کرتا ہے جس کا وہ مستحق و مستوجب ہوتا ہے اور ہر چیز کو وہی جگہ دیتا ہے جہاں کی وہ سزاوار ہے) اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ پرودگار میری امت کو بخش دے، میری امت پر رحم فرما اور (یہ دعا کرتے ہوئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، اور حالانکہ اے جبرائیل تمہارا پرورد گار خوب جانتا ہے (اس کو کچھ مطلق دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہے) مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دلجوئی اور پروردگار کی عنایت و توجہ کے اظہار کی خاطر) ان سے پوچھو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں روتے ہیں (یہ حکم سنتے ہی) حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رونے کا سبب پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے الفاظ میں انہیں بتادیا (کہ اپنی امت کے بارے میں خوف خداوندی نے مجھ پر رقت طاری کردی ہے) پھر (حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ کبریائی میں واپس گئے اور صورت حال عرض کی اور تب) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور کہو کہ (جب وقت آئے گا تو) ہم یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بارے میں راضی وخوش کر دینگے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز رنجیدہ نہیں ہونے دیں گے۔ "(مسلم)

5572 (7) -

وَعَنْ أَنَس أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُهِمُّوا بِذٰلِکَ فَيَقُولُونَ لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ خَلَقَکَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَأَسْكَنَکَ جَنَّتَهُ وَأَسْجَدَ لَکَ

مَلائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ لِتَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا قَالَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ قَالَ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَكِنْ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ قَالَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَلِمَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلَكِنْ ائْتُوا مُوسٰى عَبْدًا آتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا قَالَ فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلَكِنْ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ وَرُوحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ قَالَ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ

فَأَرْفَعُ رَأْسِی فَأُثْنِی عَلَی رَبِّیْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِیدٍ یُعَلِّمُنِیهِ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِی حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ یَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰی مَا یَبْقَی فِی النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَیْ وَجَبَ عَلَیْهِ الْخُلُودُ قَالَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآیَةَ(عَسَی أَنْ یَبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَحْمُودًا)قَالَ وَهَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِی وُعِدَهُ نَبِیُّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "   متفق علیه

ترجمہ: حضرت انس فرماتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا قیامت کے دن مومن روکے جائیں گے یہاں تک کہ وہ اس کے سبب سے لوگ غمگین ہوں گے تو کہیں گے کہ ہم اپنے پروردگار کے پاس سفارش کرائیں تاکہ ہمیں اس جگہ سے نجات ملے، چنانچہ یہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ آدم، آدمیوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کو جنت میں جگہ دی، اور فرشتوں کو آپ کے سامنے سجدہ کرایا، اور آپ کو تمام چیزوں کے نام بتائے لہذا آپ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کریں کہ ہمیں اس جگہ سے نجات ملے، حضرت آدم جواب دیں گے کہ میں آج اس کے لائق نہیں ہوں، اور اس غلطی کو یاد کریں گے جو انہوں نے کی تھی یعنی درخت کا کھانا، جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور کہیں گے کہ تم حضرت نوح کے پاس جاؤ، وہ پہلے نبی تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے زمین والوں کی طرف بھیجا تھا چنانچہ یہ لوگ نوح کے پاس آئیں گے، وہ کہیں گے کہ میں آج اس قابل نہیں ہوں اور اپنی غلطی کو یاد کریں گے جو انہوں کی تھی یعنی اپنے رب سے بغیر علم کے سوال کرنا (پھر کہیں گے) لیکن تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ، وہ لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جائیں گے تو وہ جواب دیں گے کہ میں آج اس لائق نہیں ہوں اور اپنی تین باتیں یاد کریں گے جو انہوں نے کہی تھیں، لیکن تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ، وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تورات دی اور ان سے ہم کلام ہوا اور ان کو نزدیک کر کے سرگوشی کی، وہ جواب دیں گے کہ میں آج اس قابل نہیں اور قتل نفس کی غلطی کو یاد کر کے کہیں گے کہ

حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اللہ کی روح اور اس کے کلمہ ہیں، لوگ حضرت عیسیٰ کے پاس آئیں گے وہ جواب دیں گے کہ میں آج اس قابل نہیں مگر تم محمد کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ نے ان کے لیے ان کے اگلوں پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں، (آپ فرماتے ہیں کہ) وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہوں گا، مجھے اجازت ملے گی جب میں اسے دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا جس قدر اللہ کو منظور ہوگا مجھے اسی حال میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا کہ محمد سر اٹھاؤ کہو سنا جائے گا شفاعت کرو قبول ہوگی اور مانگو دیا جائے گا آپ نے فرمایا میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب تعالیٰ کی حمد وثنا کروں گا جو اللہ مجھے سکھائے گا پھر میرے لیے ایک حد مقرر فرمائے گا میں جا کر ان لوگوں کو جنت میں داخل کروں گا اور قتادہ نے کہا کہ میں نے انس کو یہ بھی کہتے سنا کہ میں جا کر ان کو دوزخ سے نکال لونگا اور بہشت میں داخل کروں گا، پھر میں لوٹ کر آؤں گا اور اللہ کے گھر داخلہ کی اجازت چاہوں گا، مجھے اجازت ملے گی، جب میں اسے دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا جتنی دیر تک اللہ کو منظور ہوگا مجھے اسی حال پر چھوڑ دے گا، پھر فرمائے گا اے محمد سر اٹھاؤ اور کہو سنا جائے گا، شفاعت کرو قبول ہوگی، مانگو دیا جائے گا، آپ نے فرمایا کہ میں اپنا سر اٹھاؤنگا اور اپنے رب کی حمد وثنا کرونگا جو اللہ مجھے سکھائے گا، آپ نے فرمایا کہ میں شفاعت کروں گا اور میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی تو میں جا کر ان کو داخل کروں گا۔ قتادہ نے کہا کہ انس کو کہتے سنا کہ میں جا کر ان کو دوزخ سے نکال لوں گا اور بہشت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری بار لوٹ آؤں گا اور اپنے رب سے اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت ملی گی، جب میں اس کو دیکھو گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا اور جب تک خدا کو منظور ہوگا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا پھر فرمائے گا اے محمد سر اٹھاؤ، کہو سنا جائے گا، سفارش کرو، قبول ہوگی، مانگو دیا جائے گا آپ نے فرمایا میں سر اٹھاؤ گا اور اپنے رب کی حمد وثنا کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا، آپ نے فرمایا کہ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی،

میں جا کر انہیں جنت میں داخل کراؤں گا۔قتادہ نے کہا کہ میں انس کو کہتے ہوئے سنا کہ میں ان کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا یہاں تک کہ دوزخ میں کوئی بھی باقی نہیں رہے گا، بجز انکے جن کو قرآن نے روک رکھا ہوگا یعنی (قرآن کی روسے) جن پر دوزخ میں رہنا واجب ہے۔ انس کا بیان ہے کہ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا اور فرمایا کہ یہی مقام محمود ہے جس کا تمہارے نبی سے وعدہ کیا گیا تھا۔متفق علیہ

۞ (9) 5574 -

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ :لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْنَفْسِهٖ " رواه البخاری

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میری شفاعت کے ساتھ سب لوگوں سے بڑھ کر وہ شخص ہوگا جس نے خالص دل یا خالص نفس کے ساتھ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا ہو۔ بخاری

۞ (12) 3996 -

وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْم فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ " :لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِیْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ بَعِيْر لَّهٗ رُغَاءٌ يَّقُوْلُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِیْ فَأَقُوْلُ :لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ .لَا أُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِیْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَّهٗ حَمْحَمَةٌ فَيَقُوْلُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِیْ فَأَقُوْلُ :لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِیْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَّهَا ثُغَاءٌ يَقُوْلُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِیْ فَأَقُوْلُ :لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِیْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَّهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِیْ فَأَقُوْلُ :لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِیْءُ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِىْ فَأَقُوْلُ :لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِىْ فَأَقُوْلُ :لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ . "

وهذا لفظ مسلم وهو أتم

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمارے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا اور (اس خطبہ کے دوران) مال غنیمت میں خیانت کا ذکر فرمایا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بہت بڑا گناہ بتایا اور بڑی اہمیت کے ساتھ اس کو بیان کیا اور پھر فرمایا کہ ”خبردار! میں تم سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ دیکھوں کہ وہ اپنی گردن پر بلبلاتے ہوئے اونٹ کو لادے ہوئے (میدان حشر میں) آئے (یعنی جو شخص مال غنیمت میں سے مثلا اونٹ کی خیانت کرے گا وہ شخص میدان حشر میں اس حالت میں آئے گا کہ اس کی گردن پر وہی اونٹ سوار ہوگا اور بلبلا رہا ہوگا) اور پھر مجھ سے یہ کہے کہ یارسول اللہ ! میری فریادرسی (شفاعت) کیجئے اور میں اس کے جواب میں یہ کہہ دوں کہ میں (اب) تمہاری کسی چیز کا ذمہ دار نہیں ہوں کیونکہ میں نے تمہیں شریعت کے احکام پہنچا دیئے تھے (یعنی تمہیں پہلے ہی آگاہ کر دیا گیا تھا کہ مال غنیمت میں خیانت یا کسی چیز میں ناحق تصرف بہت بڑا گناہ ہے) ۔(اور خبردار) میں تم سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ دیکھوں کہ وہ اپنی گردن پر ممیاتی ہوئی بکری لادے ہوئے (میدان حشر میں) آئے اور پھر مجھ سے یہ کہے کہ یارسول اللہ ! میری فریادرسی کی جائے اور میں اس کے جواب میں یہ کہہ دوں کہ میں (اب) تمہاری کسی چیز کا ذمہ دار نہیں ہوں کیونکہ میں نے تمہیں شریعت کے احکام پہنچا دیئے تھے۔(اور خبردار!) میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ دیکھوں کہ وہ اپنی گردن پر کسی چلاتے ہوئے آدمی کو (یعنی اس غلام یا باندی کو جو اس نے غنیمت کے قیدیوں میں سے خیانت کر کے لئے ہو) لادے ہوئے (میدان حشر میں) آئے اور پھر مجھ سے

یہ کہے کہ یارسول اللہ !میری فریادرسی کیجئے اور میں اس کے جواب میں یہ کہہ دوں کہ میں (اب) تمہاری کسی چیز کا ذمہ دار نہیں ہوں کیونکہ میں نے تمہیں شریعت کے احکام پہنچا دیئے تھے۔(اور خبردار !میں تم سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ دیکھوں کہ وہ اپنی گردن پر لہراتے ہوئے کپڑے رکھے ہو(میدان حشر میں) آئے اور پھر مجھ سے یہ کہے کہ یارسول اللہ !میری فریادرسی کیجئے اور میں اس کے جواب میں یہ کہے دوں کہ میں (اب) تمہاری کسی چیز کا ذمہ دار نہیں ہوں کیونکہ میں نے تمہیں شریعت کے احکام پہنچا دیئے تھے۔(خبردار !) میں تم میں کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ دیکھوں کہ وہ اپنی گردن پر سونا چاندی لادے ہوئے (میدان حشر میں) آئے اور پھر مجھ سے یہ کہے کہ یارسول اللہ !میری فریادرسی کیجئے اور میں اس کے جواب میں یہ کہہ دوں کہ میں (اب) تمہاری کسی چیز کا ذمہ دار نہیں ہوں کیونکہ میں نے تمہیں شریعت کے احکام پہنچا دیئے۔ "اس روایت کو(معنی ومضمون کے اعتبار سے) بخاری ومسلم دونوں نے نقل کیا ہے،الفاظ مسلم کے ہیں جو بخاری کے الفاظ کی بہ نسبت) پورے ومکمل ہیں۔"

متفرق واقعات

اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاس كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهُ .

(بخاری ،کتاب الصلوٰۃ، رقم الحدیث: 841)

ترجمہ: ابومعبد مولی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جبکہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہوجاتے یہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں رائج تھا،حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں لوگوں کے (نماز سے)فارغ ہونے کو اسی سے جان لیتا جبکہ اس (بلند آواز سے ذکر کرنے) کو سنتا۔

۞ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ مَلَائِکَةٌ بِاللَّیْلِ وَ مَلَائِکَةٌ بِالنَّهَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْئَالُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَا هُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَا هُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ.

(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ ، رقم الحدیث: 555 ، راجع:3223,7429,7486)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے تم میں باری باری آتے رہتے ہیں اور نماز فجر وعصر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں پھر جو تمہارے پاس آئے تھے وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں تو انکا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ انہیں خوب جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ عرض کرتے ہیں ہم نے اس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

۞ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰی عَلَیْهِ الدَّیْنُ فَیَسْاَلُ : هَلْ تَرَکَ لِدَیْنِهٖ فَضْلاً فَاِنْ حَدَّثَ اَنَّهٗ تَرَکَ لِدَیْنِهٖ وَفَاءً صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِیْنَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَرَکَ دَیْنًا فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ .

بخاری، کتاب الکفالۃ، رقم الحدیث: 2298، راجع: 5371 ,2398,4781 ,2399 ,6731 ,6745,6763)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ پوچھتے کیا اس کے پاس قرض ادا کرنے کے لیے کچھ ہے؟ لوگ ہاں کرتے تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا دیتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے کہ اپنے بھائی پر نماز پڑھو، جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثرت سے مال دے دیا تو فرمایا کہ میں مسلمانوں کا انکی جانوں سے بھی

زیادہ مالک ہوں پس جو مسلمانوں میں سے فوت ہو جائے اور قرض چھوڑے تو یہ مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑے کرے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔

تقلید از روئے قرآن

۞ وَلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا O وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا O ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا O

(پ: والمحصنٰت، س: النساء: 68 تا 70)

ترجمہ: اور ضرور پہنچاتے ہیں انہیں سیدھے راستے تک۔ اور جو اطاعت کرتے ہیں اللہ اور (اس کے) رسول کی تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ نے انعام فرمایا: یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور کیا ہی اچھے ہیں یہ ساتھی یہ (محض) فضل ہے اللہ تعالیٰ کا اور کافی ہے اللہ تعالیٰ جاننے والا۔

۞ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ط وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ط وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا O (پ: والمحصنٰت، س: النساء: 83)

ترجمہ: اور جب آجاتی ہے ان کے پاس کوئی بات اطمینان یا خوف کی تو چرچا کرنے لگتے ہیں اس کا اور اگر لوٹا دیتے اسے رسول (کریم ﷺ) کی طرف اور با اقتدار لوگوں کی طرف اپنی جماعت سے تو جان لیتے اس خبر (کی حقیقت) کو وہ لوگ جو نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں بات کا ان میں سے۔ اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر اور (نہ ہوتی) اس کی رحمت تو ضرور تم اتباع کرنے لگتے شیطان کی سوائے چند آدمیوں کے۔

۞ وَمَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الۡهُدٰی وَیَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصۡلِهٖ جَهَنَّمَؕ وَسَآءَتۡ مَصِیۡرًا O اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِهٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُؕ وَمَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیۡدًاO

(پ:والمحصنٰت،س: النساء: 115, 116)

ترجمہ: اور جو شخص مخالفت کرے (اللہ کے) رسول کی اس کے بعد کہ روشن ہوگئی اس کے لیے ہدایت کی راہ، اور چلے اس راہ پر جو الگ ہے مسلمانوں کی راہ سے تو ہم پھیر دینگے اسے جدھر وہ خود پھرا ہے اور ڈال دینگے اسے جہنم میں اور یہ بہت بری پلٹنے کی جگہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا اس (جرم عظیم) کو کہ شریک ٹھہرایا جائے اس کے ساتھ اور بخش دیتا ہے اس کے ماسوا جتنے جرائم ہوں جس کے لیے چاہتا ہے اور جو شریک ٹھہرائے (کسی کو) اللہ کے ساتھ تو وہ بہت دور کی گمراہی میں گمراہ ہوا۔

۞ وَمَا کَانَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لِیَنۡفِرُوۡا کَآفَّةًؕ فَلَوۡلَا نَفَرَ مِنۡ کُلِّ فِرۡقَةٍ مِّنۡهُمۡ طَآئِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوۡا فِی الدِّیۡنِ وَلِیُنۡذِرُوۡا قَوۡمَهُمۡ اِذَا رَجَعُوۡۤا اِلَیۡهِمۡ لَعَلَّهُمۡ یَحۡذَرُوۡنَ O

(پ:یعتذرون ،س: التوبہ:122)

ترجمہ: اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ مومن نکل کھڑے ہوں سارے کے سارے۔ تو کیوں نہ نکلے ہر قبیلے سے چند آدمی تاکہ تفقہ حاصل کرسکیں دین میں اور ڈرائیں اپنی قوم کو جب لوٹ کر آئیں ان کی طرف تاکہ وہ بچیں۔

۞ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّکۡرِ اِنۡ کُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَO (پ: اقترب للناس،س:الانبیاء: 7)

ترجمہ: اور نہیں رسول بنا کر بھیجا ہم نے (اے حبیب ﷺ) آپ سے پہلے مگر مردوں کو ہم نے وحی بھیجی ان کی طرف۔ پس (اے منکرو!) پوچھو اہل علم سے اگر تم (خود حقیقت حال کو) نہیں جانتے۔

﴿ وَاِنۡ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنۡ تُشۡرِكَ بِىۡ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ ۙ فَلَا تُطِعۡهُمَا وَصَاحِبۡهُمَا فِى الدُّنۡيَا مَعۡرُوۡفًا ۚ وَّاتَّبِعۡ سَبِيۡلَ مَنۡ اَنَابَ اِلَىَّ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ O

(پ:اتل ما اوحی ،س: لقمن : 15)

ترجمہ: اور اگر وہ دباؤ ڈالیں تم پر کہ تو میرا شریک ٹھہرائے اس کو جس کا تجھے علم تک نہیں، تو ان کا یہ کہنا نہ مان، البتہ گزر بسر کروان کے ساتھ دنیا میں خوبصورتی سے اور پیروی کرو اس راستہ کی جو میری طرف مائل ہوا۔ پھر میری ہی طرف تمہیں لوٹنا ہے، پس میں آ گاہ کرونگا تمہیں ان کاموں سے جو تم کیا کرتے تھے۔

تقلید از روئے حدیث

﴿ عَنۡ اَبُوۡ اَيُّوۡبَ الۡاَنۡصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الۡغَائِطَ فَلَا يَسۡتَقۡبِلِ الۡقِبۡلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهۡرَهٗ شَرِّقُوۡا اَوۡ غَرِّبُوۡا.

(بخاری ، کتاب الوضوء رقم الحدیث: 144، راجع: 394)

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرے۔

﴿ اَخۡبَرَنِىۡ اَنَسُ بۡنُ مَالِكِ نِ الۡاَنۡصَارِيُّ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الۡاَيۡمَنُ قَالَ اَنَسٌ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهُ فَصَلّٰى لَنَا يَوۡمَئِذٍ صَلٰوةً مِّنَ الصَّلٰوتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيۡنَا وَرَاءَهٗ قُعُوۡدًا ثُمَّ قَالَ لَمَّا اَسۡلَمَ اِنَّمَا جُعِلَ الۡاِمَامُ لِيُؤۡتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوۡا قِيَامًا وَاِذَا رَكَعَ فَارۡكَعُوۡا وَاِذَا رَفَعَ فَارۡفَعُوۡا وَاِذَا سَجَدَ

فَاسُجُدُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ .

(بخاری، کتاب الاذان ، رقم الحدیث: 732، راجع: 378)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے اور دایاں پہلو زخمی ہو گیا پس ہمیں ایک نماز آپ نے بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھی، پھر سلام پھیر کر فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اسکی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہو۔

۞ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ.

(بخاری ، کتاب الاذان، رقم الحدیث: 734، راجع: 722)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہو، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر (نماز) پڑھو۔

۞ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فِی حَدِیْثِ مَرَضِ النَّبِی ﷺ : ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَ ﷺ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً ،فَخَرَجَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْ بَکْرٍ یُصَلِّی بِالنَّاسِ ،فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَکْرٍ ذَهَبَ لِیَتَاَخَّرَ ،فَاَوْمَا اِلَیْهِ النَّبِی ﷺ بِاَنْ لَّا یَتَاَخَّرَ،قَالَ : اَجْلِسَانِیْ اِلٰی جَنْبِهٖ ،فَاَجْلَسَاهُ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ :

فَجَعَلَ اَبُوْبَکْر یُصَلِّی وَھُوَقَائِمٌ بِصَلَاۃِ النَّبِیّ ﷺ وَالنَّاس بِصَلَاۃِ اَبِیْ بَکْر ،وَالنَّبِیُّ ﷺ قَاعِدٌ . (بخاری ،کتاب الاذان ، رقم الحدیث : 687)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی ﷺ کے حالت مرض کی حدیث مروی ہے: پھر نبی ﷺ نے اپنے مرض میں تخفیف پائی، پس دوشخصوں کے درمیان کہ ان دو میں سے ایک عباس رضی اللہ عنہ تھے، آپ ظہر کی نماز کے لیے تشریف لے گئے اور ابوبکر لوگوں کونماز پڑھارہے تھے، پس جب ابوبکر نے آپ ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے، نبی ﷺ نے انکی طرف اشارہ فرمایا کہ نہ ہٹیں اور آپ ﷺ نے ان دونوں مردوں کوفرمایا کہ تم دونوں مجھے انکی جانب میں بٹھادو، پس ان دونوں نے بٹھادیا، راوی نے کہا تو حضرت ابوبکر نماز میں حضور ﷺ کی اقتداء کرنے لگے اور لوگ ابوبکر کی اقتداء کررہے تھے، اور نبی ﷺ بیٹھے ہوئے (نمازادا کررہے) تھے۔

۞ وفی روایة مسلم قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھَا فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ جَالِسًا وَاَبُوْبَکْر قَائِمًا یَّقْتَدِیْ اَبُوْبَکْر بِصَلوٰۃِ النَّبِیّ ﷺ وَیَقْتَدِی النَّاسُ بِصَلوٰۃ اَبِیْ بَکْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ .

(رواہ مسلم ،کتاب الصلوٰۃ ،رقم الحدیث: 941)

ترجمہ: اورامام مسلم کی روایت میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر جماعت کرارہے تھے اور حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نمازادا کررہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر کی تکبیرات پرنمازادا کررہے تھے۔

۞ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیّ ﷺ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ . (بخاری ،ابواب العمرۃ، رقم الحدیث: 1837، راجع: 4258,4259,5114)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا۔

۞ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّان اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکَحُ وَلَا یَخْطُبُ . (صحیح مسلم،کتاب النکاح: 3448)

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محرم (احرام باندھنے والا) نہ تو خود نکاح کرے نہ ہی کسی دوسرے کا کرے اور نہ ہی منگنی کرے۔

۞ عَنْ شَدَّادِ بْن اَوْس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتٰی عَلٰی رَجُلٍ بِالْبَقِیْعِ وَهُوَ یَحْتَجِمُ وَهُوَ اٰخِذٌ بِیَدِی لِثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ ،فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ .

(ابو داؤد ،رقم الحدیث: 2369، ابن ماجه: 1681،)

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر بقیع (قبرستان مدینہ طیبہ) کی طرف تشریف لائے وہاں ایک آدمی سینگی کھنچوا رہا تھا۔رمضان المبارک کی اٹھارہ تاریخ تھی،آپ نے فرمایا: سینگی کھینچنے والے اور کھنچوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

۞ عَنِ ابْنِ عَبَّاس : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ .

(سنن ابو داؤد: 2373)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حالت احرام میں بھی سینگی کھنچوائی اور حالتِ روزہ میں بھی سینگی کھنچوائی۔

۞ عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِی قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ ثَلَاثٌ لَّا یُفْطِرْنَ الصَّائِمُ : الْحِجَامَةُ وَالْقَیْءُ وَالْاِحْتِلَامُ . (جامع ترمذی: 719)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں روزہ دار کا روزہ نہیں توڑتیں۔سینگی لگوانا، قے اور احتلام۔

۞ عَنْ مُغِیْرَة بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاکِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

وَالْمَاشِيُ حَيْثُ شَآءَ مِنْهَا، وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ.

(سنن نسائی، کتاب الجنائز: 1944، جامع ترمذی، کتاب الجنائز: 1031)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل چلنے والا آگے اور پیچھے بھی چل سکتا ہے اور کچے بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔

❁ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ. (جامع ترمذی، کتاب الجنائز: 1032)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کچے بچے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے نہ تو وہ وارث ہوگا اور نہ ہی کوئی اسکا وارث بن سکے گا۔ یہاں تک کہ آواز کرے۔

❁ عن زهری عن سالم عن ابيه قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَابَابَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ. (سنن ابو داؤد، کتاب الجنائز: 3179، جامع ترمذی، کتاب الجنائز: 1007)

ترجمہ: حضرت زہری حضرت سالم سے اور وہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا یہ سب حضرات جنازے کے آگے آگے چلتے تھے۔

❁ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ، لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا.

(جامع ترمذی، کتاب الجنائز: 1011، سنن ابو داؤد، کتاب الجنائز: 3184، سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز: 1484)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنازہ متبوع ہے (یعنی اس کے پیچھے پیچھے چلو، اس کو پیچھے نہیں رکھا جاتا، یاد رکھو) جو شخص جنازے

کے آگے آگے چلے وہ اس کے ساتھ ہی نہیں ہے،

۞ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِی ﷺ فِی جَنَازَةٍ فَرَأَی نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ: اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ ؟ اِنَّ مَلٰئِكَةَ اللّٰهِ عَلٰی اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰی ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ.

(جامع ترمذی، کتاب الجنائز : 1012 ,سنن ابن ماجه: 1480، سنن ابو داؤد: 3177)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں نکلے تو آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو سوار دیکھا (جو جنازے کے ساتھ جا رہے تھے) تو آپ نے فرمایا: کیا تمہیں اللہ کے فرشتوں سے حیا نہیں آتی کہ وہ تو اپنے قدموں پر چل رہے ہیں مگر تم جانوروں کی پیٹھ پر سوار ہو۔

فضائلِ مدینہ منوّرہ

۞ عَنْ اَنَس عَنِ النَّبِی ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ . (بخاری، کتاب فضائل المدینه، رقم الحدیث: 1885)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! مدینہ منورہ میں اس سے دوگنی برکت رکھ، جتنی تو نے مکہ مکرمہ میں رکھی ہے۔

۞ عَنْ اَنَس اَنَّ النَّبِی ﷺ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَر فَنَظَرَ اِلٰی جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰی دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا.

(بخاری ، کتاب فضائل المدینه، رقم الحدیث: 1886،راجع: 1802)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سفر سے واپس آتے اور مدینہ کے در و دیوار کو دیکھتے تو اپنی سواری کو تیز کر دیتے اور اگر دوسرے جانور پر سوار ہوتے تو اس کی محبت میں اسے ایڑ لگاتے۔

۞ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرِی

وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ .

(معجم کبیر طبرانی: 411، معجم اوسط: 3507، فالحدیث حسن صحیح،قد صح هذا الحدیث ابن السکن،وعبدالحق و تقی الدین سبکی)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

۞ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ اَوْ قَالَ مَنْ زَارَنِیْ کُنْتُ لَهُ شَفِیْعًا اَوْشَهِیْدًا، وَمَنْ مَاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَهُ اللّٰه عَزَّوَجَلّ فِی الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.رواه ابو داؤد طیالسی وابو جعفر العقیلی ولفظه مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

(قال السبکی هو مرسل جید.وفاء الوفاء: 399:2)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی یا یوں فرمایا کہ جس نے میری زیارت کی قیامت کے روز میں اسکا سفارشی یا اس کے حق میں گواہ ہونگا اور جو شخص مکہ یا مدینہ کے کسی حرم میں مرے گا تو قیامت کے روز ایسے لوگوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا جو خدا کی حفظ وامان میں ہونگے ابو جعفر عقیلی کے الفاظ ہیں جو شخص بالقصد میری زیارت کرے گا وہ قیامت کے روز میرے پڑوس میں ہوگا۔

حقیقت اور مجاز

حقیقت اور مجاز کو سمجھنے کے لیے ہم سب سے پہلے ایک مثال پر غور کرتے ہیں: ایک شخص اگر بیمار ہو جائے اور پھر کسی طبیب یا کسی ڈاکٹر کی دوائی سے اسے آرام آجائے تو اس کے ملنے والے اس سے پوچھتے ہیں بھئی تمہیں کیسے آرام آیا تو وہ بیمار کہتا ہے فلاں طبیب یا ڈاکٹر کی دوائی سے مجھے آرام آیا۔اب ذرا غور کریں، آرام یا شفاء دینے والی ذات تو اللہ تعالیٰ کی ہے لیکن شفاء پانے والا مریض

اسے ڈاکٹر کی طرف منسوب کر رہا ہے اور ایسا کہنے والے پر کوئی مفتی یا مولوی فتوی نہیں لگا تا، اسکی کیا وجہ ہے؟

جب وہ مریض کہتا ہے مجھے فلاں کی دوائی سے آرام آیا تو یہ نسبت مجازی ہے۔اور جب وہ مریض کہتا ہے مجھے اللہ تعالیٰ کی جانب سے شفاء ملی ہے تو یہ نسبت حقیقی ہے اس لیے کسی شخص پر نسبت مجازی کی وجہ سے کفر کا فتوی لگانا حرام ہے۔

اسی طرح جب ہم کہتے کہ ہمیں بارگاہ مصطفیٰ ﷺ سے یہ شے عنایت ہوئی ہے یہ نسبت مجازی ہے اور نسبت مجازی کی وجہ سے کوئی شخص بدعتی یا مشرک نہیں ہوجاتا اور اس کے ساتھ ساتھ بحمد اللہ تعالیٰ ہمارا یہ عقیدہ بھی ہے کہ حقیقتاً ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اسکی مرضی اور رضا کے بغیر کچھ بھی نہیں کہا جاسکتا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن وحدیث میں کئی جگہ نسبت مجازی کا ذکر ہوا ہے۔چند ایک مثالیں یہاں ذکر کی جاتی ہیں۔

ح: قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ○ (سورة الزمر: 44، پ: 24)

ترجمہ: آپ فرمادیجیے کہ تمام شفاعتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

م: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ انا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّ مُشَفَّعٍ. (جامع ترمذی: 3616)

ترجمہ: میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور جس کی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔

ح: اِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ ○

(سورة القصص :56،پ:20)

ترجمہ: آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے۔ بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

م: وَاِنَّکَ لَتَهْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ (الشوریٰ: 52)

ترجمہ: اور بے شک آپ ضرور سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتے ہیں۔

م: قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رِبِّکِ ق لِاَھَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا ○

(پ: قال الم، س: مریم : 19)

ترجمہ: جبریل نے کہا میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔ تاکہ میں عطا کروں تجھے ایک پاکیزہ فرزند۔

ح،م: اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا ج وَاِنْ تَظٰھَرَا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ج وَالْمَلٰئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌ ○

التحریم: 4، پ: 28

ترجمہ: اور اگر تم دونوں اللہ کے حضور توبہ کرو اور تمہارے دل بھی (توبہ کی طرف) مائل ہو چکے ہیں (تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے) اور اگر تم نے ایکا کرلیا آپ کے مقابلہ میں تو (خوب جان لو) کہ اللہ تعالیٰ آپکا مددگار رہے جبریل اور نیک بخت مومنین بھی آپکے مددگار ہیں اور ان کے علاوہ سارے فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں۔

م: وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ○

سورۃ الانفال: 2،پ:9

ترجمہ: اور جب اللہ کی آیت ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیات انکے ایمان کو اور زیادہ کرتے ہیں اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

ح: وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْھَا صَعِیْدًا جُرُزًا ○ (پ:سبحن الذی، س:الکھف: 8)

ترجمہ: اور ہم ہی بنانے والے ہیں ان چیزوں کو جو زمین پر ہیں (ویران کرکے) چٹیل میدان، غیر آباد

م: وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَکَانَ اَبَوٰہُ مُؤْمِنَیْنِ فَخَشِیْنَآ اَنْ یُّرْھِقَھُمَا طُغْیَانًا وَّ کُفْرًا ○

(پ:سبحن الذی، س:الکھف: 80)

ترجمہ: اور وہ جو لڑکا تھا تو (اس کی حقیقت یہ ہے کہ) اس کے والدین مومن تھے پس ہمیں اندیشہ ہوا کہ وہ (اگر زندہ رہا تو) مجبور کردیگا انہیں سرکشی اور کفر پر۔

م: يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا (المزمل:17،پ:29)

ترجمہ: وہ دن جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔

ح : اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا (الزمر:42،پ:24)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان کی موت کے وقت روح قبض فرماتا ہے۔

م: قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِىْ وُكِّلَ بِكُمْ (السجدۃ:11،پ:21)

ترجمہ: فرمادیجئے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تمہاری روح قبض کرے گا۔

م: خُذْمِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا (التوبۃ:103)

ترجمہ: (اے حبیب ﷺ) آپ انکے مالوں سے زکوٰۃ لیجئے جس کے ذریعے آپ انہیں پاک کریں گے اوران کے باطن کو صاف کریں گے۔

م: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ اَنَا عَامِرٌ ،قَالَ غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ قَالَ وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاِنْسَانٍ يَخُصُّهُ اِلَّا اسْتُشْهِدَ قَالَ فَنَادٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ لَوْلَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ .

(صحیح مسلم، کتاب الجہاد، رقم الحدیث: 4678)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا میں عامر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے، حضرت ابن اکوع کہتے ہیں: حضور ﷺ جس کے لیے بھی استغفار کرتے وہ شہید ہو جاتا تھا، ابن اکوع کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی اور وہ اونٹ پر سوار تھے: اے اللہ کے نبی ﷺ آپ نے ہمیں عامر سے فائدہ کیوں نہ اٹھانے دیا۔ (یعنی آپ انہیں زندہ رکھتے تاکہ ہم ان سے فائدہ اٹھاتے۔)

اسی طرح سورہ یوسف کی آیت: 39,41,42 میں اور سورہ بنی اسرائیل کی آیت: 24 میں لفظ رب مخلوق کے لیے ذکر ہوا ہے۔

خلاصہ: بندوں کی طرف افعال کی نسبت ایسی ہی ہے جیسے مسبب کی نسبت واسطہ یا سبب کی طرف اور اس میں کچھ منافاۃ نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہی واسطہ کو پیدا کرنے والا ہے اور اس نے اس میں وساطت کی صلاحیت رکھی ہے۔ کیونکہ اگر اللہ جل شانہٗ اس میں واسطہ کی صلاحیت نہ رکھتے تو وہ واسطہ کیسے بن سکتا تھا۔ اب وساطت کا تعلق چاہے بے سمجھ اشیاء سے ہو جیسے جمادات، افلاک، بارش، آگ وغیرہ یا اہل عقل سے جیسے فرشتے، انسان، جن وغیرہ۔ (یہ سب ممکنات میں سے ہے۔ لہٰذا ثابت یہ ہوا اگر کسی فعل کو مجازی طور پر کسی بندے کی طرف منسوب کر دیا جائے تو یہ ممکن ہے اور ایسا کرنے والے کو بدعتی، کافر یا مشرک کہنا پرلے درجے کی حماقت ہے) ملخص از اصلاح مفاہیم مؤلفہ: الشیخ سید محمد بن علوی خادم العلم بالحرمین الشریفین، مصدّقہ از محمد مالک کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور، مولانا یوسف بنوری مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، مولانا عزیز الرحمٰن خلیفہ مجاز مولانا زکریا، مولانا عزیز الرحمٰن حقانی، سید محمد عبد القادر آزاد صدر مجلس علماء پاکستان وخطیب بادشاہی مسجد لاہور وکثیر علماء کبار مکہ مکرمہ، مصر، متحدہ عرب امارات، کویت، سوڈان، مراکش۔

شانِ اولیاء

۞ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (سورہ یونس: 62)

ترجمہ: سنو! اللہ کے ولیوں پر نہ کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہونگے۔

۞ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ: مَنْ عَادَ لِیْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِیْ يَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ، فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِیْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ يَمْشِیْ بِهَا، وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِيَنَّهٗ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِيْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ

الْمُؤْمِنِ ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَآءَ تَهُ.

(بخاری ،کتاب الرقاق،رقم الحدیث: 6502)

قال العینی وزاد عبد الواحد فی روایته "وفؤاده الذی یعقل به ولسانه الذی یتکلم به " . (عمدة القاری شرح بخاری ج: 15،ص: 577)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے، میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔ جس چیز سے بھی بندہ میرا تقرب حاصل کرتا ہے اس میں سب سے زیادہ محبوب مجھے وہ عبادت ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل سے میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں، اور جب میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان ہوجاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور میں اس کی آنکھیں ہوجاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کے ہاتھ ہوجاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پیر ہوجاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اس کو ضرور عطا فرماتا ہوں، اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اس کو ضرور پناہ دیتا ہوں، اور میں جس کام کو بھی کرنے والا ہوں کسی کام میں اتنا تردّد (اتنی تاخیر) نہیں کرتا جتنا تردّد (جتنی تاخیر) میں مومن کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اسے رنجیدہ کرنے کو ناپسند کرتا ہوں۔ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ عبدالواحد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں اس کا دل ہوجاتا ہوں جس سے وہ سوچتا ہے اور میں اس کی زبان ہوجاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔

۞ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلم عَنْ اَبِيْه عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّاب اَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا اِلَى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ مُعَاذَبْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِيْ .فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ ؟ قَالَ يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ،سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

يَـقُـوْلُ : اِنَّ يَسِيْـرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَاِنَّ مَنْ عَادَى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰه بِالْمُحَارَبَة اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَالْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَاغَابُوْالَمْ يُفْتَقَدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْالَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوْاقُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ.

(سنن ابن ماجه،كتاب الفتن ، رقم الحديث: 3989)

ترجمہ: زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں گئے ، وہاں دیکھا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس بیٹھے رورہے تھے۔انہوں نے کہاتم کس وجہ سے رو رہے ہو؟ حضرت معاذ نے کہا: اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تھوڑا سا ریا بھی شرک ہے اور بے شک جس شخص نے بھی میرے ولی سے عداوت رکھی اس نے اللہ سے اعلان جنگ کر دیا ، بے شک اللہ ان نیک متقی بندوں سے محبت کرتا ہے جو چھپے رہتے ہیں، اگر وہ غائب ہوں تو ان کو تلاش نہیں کیا جاتا ، اور اگر وہ حاضر ہوں تو ان کو بلایا نہیں جاتا نہ پہچانا جاتا ہے، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں وہ ہر غبار آلود اندھیروں سے نکل آتے ہیں۔

۞ عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنْهَـا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَيَرْوِيْهِ عَنْ رَبِّه عَزَّوَجَلَّ قَالَ : مَنْ آذٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدِ اسْتَحَلَّ مَحَارَبَتِي .

(حلية الاولياء، رقم الحديث: 2)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور انہوں نے اپنے رب (عزوجل) سے یہ روایت فرمائی کہ جس نے میرے ولی کو ایذاء پہنچائی ،اس سے میری جنگ حلال ہوگئی۔

۞ عَـنْ عَـمْـرِو بـن الجَمُوْحِ يَقُوْلُ ،اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : اِنَّ اَوْلِيَائِيْ مِنْ عِبَادِيْ وَاحِبَّائِيْ مِنْ خَلقِي الَّذِيْنَ يُذْكَرُوْنَ بِذِكْرِيْ وَاُذْكَرُ

بِذِكْرِهِمْ .　　(حلیة الاولیاء، رقم الحدیث: 5، مسند احمد ،کنز العمال)

ترجمہ: حضرت عمرو بن الجموح بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میرے اولیاء میرے بندے اور میرے محبوب ہیں، یہ میری مخلوق میں سے وہ لوگ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں انکا ذکر کرتا ہوں۔

۞ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ،فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰه .　　(جامع ترمذی، کتاب التفسیر، رقم الحدیث: 3127)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی (باطنی) فراست سے بچو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

۞ عَنْ اَسْمَاءِ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ ؟ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَالَ: خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوا ،ذُكِرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلّ .　　(سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، رقم الحدیث: 4119)

ترجمہ: اسماء بنت یزید بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اخیار کے بارے خبر نہ دوں؟ تمام نے عرض کی: کیوں نہیں (ضرور دیجئے)، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے باکمال وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ کا ذکر جاری ہو جائے۔

۞ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بن غَنَم رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِی ﷺ خِيَارُ عِبَادُ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللّٰه ،وَشَرَّ عِبَادُ اللّٰه الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ،الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ،الْبَاغُوْنَ الْبَرآء العنت.　　(مسند امام احمد، ج 3 ،ص 430)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی ہے جو نبی کریم ﷺ تک پہنچتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اولیاء اللہ وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے شریر وہ ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں، دوستوں کے درمیان

تفریق پیدا کرتے ہیں اور گناہ سے بری لوگوں کو گناہ کا الزام دیتے ہیں۔

حرمتِ مومن

۞ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْھُنَّ ج وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ط بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ج وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَO (الحجرت: 11)

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ مذاق اڑائے مردوں کی ایک جماعت دوسری جماعت کا شاید وہ ان مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں مذاق اڑایا کریں دوسری عورتوں کا شاید وہ مذاق اڑانے والیوں سے بہتر ہوں اور نہ عیب لگاؤ ایک دوسرے کو اور نہ کسی کو برے القاب سے بلاؤ کتنا ہی برا نام ہے مسلمان ہونے کے بعد فاسق کہلانا اور جو لوگ باز نہ آئیں تو وہی بے انصاف ہیں۔

۞ عَنْ اَنَس اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اِنِّیْ حَامِلُکَ عَلٰی وَلَدِ نَاقَۃٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَھَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ؟ ھذا حدیث صحیح غریب. (جامع ترمذی، کتاب البر والصلة: 1991)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سواری مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار کرونگا، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا۔ آپ نے فرمایا: کیا اونٹوں کو اونٹنیوں کے علاوہ بھی کوئی جنتا ہے۔ (یعنی تمام اونٹ اونٹنیوں کے بچے ہیں)

۞ عَنْ اَبِیْ حُذَیْفَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ حَسْبُکَ مِنْ صَفِیَّۃَ کَذَا وَکَذَا قَالَ غَیْرُ مُسَدَّدٍ تَعْنِیْ قَصِیْرَۃً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ کَلِمَۃً لَوْ مُزِجَ بِھَا الْبَحْرَ لَمَزَجَتْہُ

قَالَتْ وَحَكَيْتُ لَهٗ اِنْسَانًا فَقَالَ مَا اُحِبُّ اَنِّیْ حَکَیْتُ اِنْسَانًا وَاَنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا.

(سنن ابو داؤد، کتاب الادب، رقم الحدیث: 4875)

ترجمہ: ابوحذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ آپ کے لیے حضرت صفیہ کی فلاں فلاں خوبیاں کافی ہیں۔مسدّد کے سوا دوسروں نے کہا کہ انکا پست قد ہونا۔آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسے سمندر میں گھولا جائے تو وہ بھی رنگین ہو جائے۔عرض گزار ہوئیں کہ میں نے تو ایک انسان کی حکایت ہی کی ہے،فرمایا کہ میں کسی انسان کی حکایت کرنے کو بھی پسند نہیں کرتا خواہ مجھے اتنا مال ملے۔

۞ عَنْ اَبِیْ بُرْزَةَ الْاَسْلَمِی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا مَعْشَرَ مَنْ اٰمَنَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ قَلْبَهٗ : لَا تَغْتَابُوْا لْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ یَتَّبِعُ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ ، وَمَنْ یَتَّبِعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ یَفْضَحْهُ فِیْ بَیْتِهٖ.

(سنن ابو داؤد، کتاب الادب،رقم الحدیث: 4880)

ترجمہ: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جو زبانی تو ایمان لے آئے لیکن ایمان جن کے دلوں میں داخل نہیں ہوا تم مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو اور ان کی عزت کے در پے ہوا کرو کیونکہ جو انہیں بے عزت کرے گا تو اللہ اسکی عزت کے در پے ہو جائے گا تو جس کے اللہ در پے ہو جائے گا اس کو گھر میں بیٹھے کو ذلیل کر دے گا۔

۞ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَطُوْفُ بِالْکَعْبَةِ وَیَقُوْلُ مَا اَطْیَبَکِ وَاَطْیَبَ رِیْحَکِ مَا اَعْظَمَکِ وَاَعْظَمَ حُرْمَتَکِ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ (ﷺ) بِیَدِهٖ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ حُرْمَةً مِّنْکِ مَالِهٖ وَدَمِهٖ وَاَنْ نَّظُنَّ بِهٖ اِلَّا خَیْرًا . (سنن ابن ماجه. کتاب الفتن، رقم الحدیث: 3932)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: تو کیا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کس قدر اچھی ہے تو کتنا صاحب عظمت ہے اور تیری حرمت کتنی عظیم ہے ۔اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے مومن کی حرمت، اسکے مال و جان کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے عظیم تر ہے اور مومن کے ساتھ بدگمانی بھی اسی طرح حرام ہے (جس طرح تیری توہین) اور ہمیں مسلمان کے بارے میں صرف بھلائی کا ہی گمان کرنا چاہیے۔

۞ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَرَّ رَجُلٌ مُّصَابٌ عَلٰى نِسْوَةٍ فَتَضَاحَكْنَ بِهٖ يَسْخَرْنَ ،فَأُصِيبَ بَعْضُهُنَّ . (ادب المفرد للبخاری : 887)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک مصیبت زدہ آدمی عورتوں پر سے گزرا، وہ اسکا مذاق اڑاتے ہوئے آپس میں ہنسنے لگیں۔لہذا ان میں سے بعض عورتیں اسی تکلیف میں مبتلا ہو گئیں جس میں وہ شخص مبتلا تھا جسکا مذاق اڑایا تھا۔

۞ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: عَجَبْتُ مِنَ الرَّجُلِ يَفِرُّ مِنَ الْقَدْرِ وَهُوَ مُوَاقِعُهُ .وَيَرَى الْقَذَاةَ فِيْ عَيْنِ اَخِيْهِ وَيَدَعُ الْجِذْعَ فِيْ عَيْنِهٖ،وَيُخْرِجُ الضَّغْنَ مِنْ نَّفْسِ اَخِيْهِ وَيدَعُ الضِّغْنَ فِي نَفْسِهٖ. وَمَا وَضَعْتُ سِرِّىْ عِنْدَ اَحَدٍ فَلُمْتُهُ عَلٰى اِفْشَاءِهٖ ، وَكَيْفَ اَلُوْمُهُ وَقَدْ ضِقْتُ بِهٖ ذرْعًا . (ادب المفرد للبخاری: 886)

ترجمہ: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایسے آدمی سے تعجب کرتا ہوں جو تقدیر سے بھاگتا ہے اور وہ واقع ہونے والی ہے اور اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا تو دیکھ لیتا ہے اور اپنی آنکھ میں شہتیر کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے بھائی کے دل سے کینہ کو نکالنا چاہتا ہے اور اپنے دل میں کینہ کو چھوڑ دیتا ہے اور جب میں نے اپنے راز کو کسی کے پاس رکھا (یعنی اسکو اپنا راز دار بنایا) پھر میں نے اس کو افشاء کرنے پر ملامت کی، (لیکن میرا ملامت کرنا صحیح نہیں، اگر مجھے راز محفوظ رکھنا تھا تو دوسرے

سے کہنا ہی نہ تھا) اب میں اسے کیونکر ملامت کروں حالانکہ میں (اپنے راز کو محفوظ رکھنے سے) تنگ دل ہو گیا تھا۔

۞ عَنْ اَبِی هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰه تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَفٰی بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ یُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ . (صحیح مسلم ،رقم الحدیث: 5)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے جھوٹے ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کردے۔

۞ عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ: اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَذْكُرَ عُیُوْبَ صَاحِبِکَ فَاذْكُرْ عُیُوْبَ نَفْسِکَ . (ادب المفرد للبخاری: 328)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تو اس بات کا ارادہ کرے کہ اپنے ساتھی کے عیب ذکر کرے تو تو اپنے عیبوں کو یاد کر لیا کر۔

۞ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِی ﷺ قَالَ: لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیّ. (جامع ترمذی، کتاب البر و الصلة،رقم الحدیث: 1977)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن (کبھی بھی) طعن کرنے والا اور لعنت بکنے والا اور فحش گو اور بدزبان نہیں ہوتا۔

حقوق العباد اور رزق حلال

۞ وَاعْبُدُو اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَامَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا. (النساء: 36)

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت داروں، یتیموں اور مسکینوں اور قرابت دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور مجلس کے ساتھی اور مسافر اور جن

کے تم مالک ہو، (ان سب) کے ساتھ نیک برتاؤ کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ مغرور متکبر کو پسند نہیں فرماتا۔

۞ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بنَ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ : اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ قَالَ وَحَسِبْتُ اَنْ قَدْ قَالَ: وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ .

(بخاری، کتاب الجمعة: 893، راجع: 2409,2554,2558,2751,5188,5200)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیان فرماتے سنا کہ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اسکی رعیت کی پرسش ہوگی، امیر نگہبان ہے اس سے (قیامت کے دن) اسکی رعایا کے بارے پرسش ہوگی اور مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اس سے اسکی رعیت کے بارے پرسش ہوگی اور عورت اپنے خاوند کے مال کی محافظ ہے اس سے اسکی رعیت کی پوچھ گچھ ہوگی اور نوکر اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اس سے اسکی رعیت کے بارے پرسش ہوگی راوی نے کہا کہ میں میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا: اور مرد اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے اسکی رعیت کی پرسش ہوگی غرضیکہ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اسکی رعیت کے بارے پوچھا جائے گا۔

۞ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ، فَقَالَ يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صٰلِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ (المؤمنون: 51) وَقَالَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (البقرة: 172) ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ، اَشْعَثَ اَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ، يَارَبِّ! يَارَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ

حَرَامٌ وَغُذِّیَ بِالْحَرَامِ،فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ؟

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ رقم الحدیث : 224)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاک چیز کے سوا اور کسی چیز کو قبول نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو حکم دیا تھا اور فرمایا: اے رسولانِ عظام! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو، میں تمہارے کاموں سے باخبر ہوں، اور فرمایا: اے مسلمانو! ہماری دی ہوئی چیزوں سے پاک چیزیں کھاؤ پھر آپ نے ایسے شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے اس کے بال غبار آلودہ ہیں وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے یارب! یارب! اور اس کا کھانا پینا حرام ہو اور اسکا لباس حرام ہو اور اس کی غذا حرام ہو تو اس کی دعا کہاں قبول ہوگی؟

قرض اور سود

۞ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرة : 280)

ترجمہ: اور اگر (مقروض) تنگ دست ہے تو اسے اسکی فراخ دستی تک مہلت دو اور (قرض کو معاف کرکے) تمہارا صدقہ کرنا زیادہ بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

۞ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا ، قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهُ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ.

(بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم الحدیث: 3480، راجع: 2078)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اس نے اپنے کارندے سے کہہ رکھا تھا کہ جب کسی تنگ دست کے

پاس (قرضہ وصول کرنے) جاؤ تو اس سے درگزر کرنا شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے۔فرمایا: جب اس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی (اسکا انتقال ہوا) تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا۔(یعنی اسے معاف فرمادیا)

۞ عَنْ مُحَمَّد بن جحش قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدًا حَيْثُ تُوْضَعُ الْجَنَائِزِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ ثُمَّ خَفَضَ بَصَرَهُ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ التَّشْدِيْد،قَالَ فَعَرَفْنَا وَسَكَتْنَا حَتّٰى اِذَا كَانَ الْغَدُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ مَاالتَّشْدِيْدُ الَّذِیْ نَزَلَ؟قَالَ: فِی الدَّيْنِ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّد بِيَدِهٖ لَوْ قُتِلَ رَجُلًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَقْضِیَ دَيْنَهٗ. مستدرک ،کتاب البیوع، رقم الحدیث: 2259

وَفِی رِوَايَةِ الْمشكوٰة لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاش ثُمَّ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاش ثُمَّ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَقْضِیْ دَيْنَهٗ.

ترجمہ: محمد بن جحش سے روایت ہے،فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس جگہ تشریف فرما تھے جہاں جنازے رکھے جاتے تھے۔آپ علیہ السلام نے سر انور آسمان کی طرف اٹھایا پھر نظریں جھکالیں اوراپنا دست مبارک پیشانی اقدس پر رکھ لیا۔پھر فرمایا: سبحان اللہ،سبحان اللہ،کتنی سختی نازل فرمائی گئی ہے،راوی فرماتے ہیں ہم یہ سن کر گھبرا گئے مگر خاموش رہے حتی کہ اگلے روز میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ہم نے عرض کی: کیا سختی نازل فرمائی گئی ہے؟ ارشادفرمایا: قرض کے بارے، مجھے قسم ہے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے (شہید ہوجائے) پھر زندہ ہواوراسکے سر قرضہ ہو وہ جنت میں داخل نہ ہوسکے گا جب تک کہ اپنا قرضہ نہ ادا کرے۔اور مشکوٰۃ کی روایت میں ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے پھر زندہ ہو پھر قتل کیا جائے، پھر زندہ ہو پھر قتل کیا جائے، پھر زندہ ہواوراس پر قرضہ ہو تو جب

تک قرضہ ادا نہ کرے جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

۞ اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ط (البقرة: 275)

ترجمہ: جولوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن صرف اس شخص کی طرح کھڑے ہونگے جس کو شیطان نے چھوکر مخبوط الحواس کر دیا ہو،

۞ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : الرِّبَا سَبْعُوْنَ جُزْءًا اَیْسَرُهَا اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ .

(ابن ماجه، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا ؛رقم الحدیث: 2274)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سود کے (گناہ کے) ستر درجے ہیں اور ان میں سب سے کم درجہ (گناہ) یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے۔

یہ

ں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد
ے ہی سفر شروع کر دیتا ہے۔ اور جو
تا ہے۔'' اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ
اللہ کا مال ومتاع بہت قیمتی ہے (جسے
ا ہی میں نیک اعمال کا سفر شروع کر
ت ہے۔ (ترمذی)